ہر حاجی اور ہر حج تربیتی کیمپ کے لئے ایک نیا تحفہ

ایک تازہ اہم خط بسلسلۂ

حجِ بیت اللہ / عمرہ اور زِیارتِ مدینہ منورہ

کا آسان ترین طریقہ

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ -لَبَّیْک لَا شَرِیْکَ لَکَ
لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

موجودہ بے تحاشہ بھیڑ بھاڑ میں خیر و عافیت سے سفرِ حج کا آسان ترین طریقہ۔

(مولانا) اقبال احمد غواص بلگامی کا خط مع چند تصاویر مشاعرِ حج:

ایک قافلۂ حج کے نام

باسمہ تعالیٰ

موجودہ ہنگامی حالات، بے تحاشہ بھیڑ بھاڑ میں اپنی جان اور ایمان بچاتے ہوئے، بشاشت واطمینان سے فرائض وواجبات کی رعایت کے ساتھ حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ پاک کے سب سے آسان طریقہ کی رہبری کرنے والی پہلی تازہ کتاب از:

یہ خط حج کے موجودہ ہنگامی حالات میں، اس کی افادیت کے پیشِ نظر، جوں کا توں کتابی شکل میں احباب کے اِصرار پر بنامِ خدا شائع کیا جارہا ہے۔ تمتع کرنے والے حضرات کے نام یہ خط تھا، اِس لئے اِفراد و قِران کا اس میں اگرچہ نام نہیں آیا مگر یہ اِفراد و قِران والوں کے لئے بھی ہے۔ ہاں! مسائل کے سلسلہ میں وہ رابطہ قائم فرمائیں

آئندہ مرسل وکاتب کی طرف سے مزید ترمیم واضافہ کے ساتھ اسے پھر شائع کیا جاسکے گا انشاء اللہ۔ پوری تحریر اطمینان کے ساتھ پڑھنے کے بعد آپ حضرات اس سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے آگاہ کرتے رہیں تاکہ اسے اور زیادہ مفید بنایا جاسکے۔ جزاکم اللہ خیراً پتہ رابطہ کے لئے

IQBAL AHMAD GAWWAS

,Belgaum -Karnataka,INDIA.

Email :iqbalahmedgawwas@gmail.com

باسمہ تعالیٰ

محترمین مکرمین ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے مزاج بعافیت ہوں۔

آپ حضرات کے اصرار پر جلدی میں یہ صفحات سپرد قرطاس کئے گئے۔ وقت کی کمی کی وجہ سے بہت سی دعائیں نہیں لکھی جاسکیں۔ اور آج کل کے بیچارے حاجی تو دین کے، حج کے ارکان واحکام سیکھنے سمجھنے کے بجائے بہت ساری دعائیں یاد کرنے کو بڑی چیز سمجھتے ہیں، حالانکہ پورے حج میں کسی دعاء کا پڑھنا فرض نہیں ہے۔ توحید، ایمان واخلاص کے ساتھ علمِ نبوت کی روشنی میں ارکانِ حج ادا کرنا فرض ہے۔ فرائض وواجبات کو نہ سیکھتے ہیں نہ سمجھتے ہیں نہ یاد کرتے ہیں، بس مستحبات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اِسی بناء پر اکثروں کا حج تو ادا ہوتا ہی نہیں اور فریضہ اُن کے ذمہ جیسا کے ویسا باقی رہتا ہے۔ آج کل وہاں بے تحاشہ بھیڑ بھاڑ کے حالات میں، کوئی اللہ کا بندہ صحیح طور پر حج کے فرائض وواجبات ہی ادا کرلے تو ہی بڑی بات ہے

موجودہ ہنگامی حالات میں شرعی حدود وگنجائشوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے حج کیسے کیا جائے؟ (کہ پریشانی نہ ہو، جان بھی سلامت رہے، ایمان بھی۔ نہ دَم دینا پڑے، نہ دَم نکلے) یہ عام کتابوں میں ابھی آنا باقی ہے۔ اور آئندہ آئے گا انشاءاللہ۔

اب تک کی حج کا طریقہ بتانے والی عام کتابوں میں معتدل حالات کے زمانہ کا حج اور اس کا طریقہ لکھا گیا ہے۔ حجاج اُنہی کتابوں کو خریدتے اور پڑھتے ہیں اور موجودہ ہنگامی حالات میں بھی اُسی پر عمل کرنے جاتے ہیں، پریشان ہوتے ہیں، جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے یا پھر وہ عمل ہی اُلٹ پلٹ ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اب وہاں کے حالات بہت ہی ہنگامی بن چکے ہیں اپنی بے بضاعتی کے اعتراف کے ساتھ یہ اوراق پیشِ خدمت ہیں۔ خوب غور سے پڑھئے۔ جو نہ سمجھ میں آئے کسی ایسے جانکار عالم سے پوچھئے جو واقعی عالم ہو اور موجودہ ہنگامی حالات میں اس نے متعدد تازہ حج کئے ہوں۔ اُمید ہے کہ یہ اوراق فرائض وواجبات کے ساتھ موجودہ ہنگامی حالات میں شرعی حدود وگنجائشوں کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے حج مکمل کرنے کے آپ کے قافلہ کے شائقین کے لئے کافی ہوں گے انشاءاللہ۔ فوراً پوری تحریر ایک ساتھ پڑھکر سنا کر ہی سفر کی تیاریاں کیجئے۔ نوٹ: پہلے اطمینان سے فہرست پڑھ لیجئے پھر مضمون۔

مگر یاد رکھئے کہ فہرست، اور تفصیل کے ساتھ لائی جانی تھی وہ نہیں لائی جاسکی۔ براہ کرم پورا مضمون دیکھ لیجئے۔ خط کے اصلی اور ذیلی عنوانات کے دیکھنے سے بھی اس کی ضرورت اور اہمیت کا کافی اندازہ ہوگا۔ اہم جگہوں پر مکررات عام حاجیوں کی آسانی کے لئے لائی گئی ہیں۔

سب کو سلام عرض کر دیجئے اور سفر بھر دعاء کی اور روضۂ اُقدس ﷺ پر صلوٰۃ وسلام اور درخواستِ دُعاء وسفارش عرض فرمانے کی درخواست ہے۔ فقط والسلام محتاج وطالبِ دعاء: اقبال احمد بن محمد بن قمرالدین غوّاص بلگامی۔ بلگام، کرناٹک۔ الہند/

IQBAL AHMAD GAWWAS,Belgaum-Karnataka,INDIA.. Email:iqbalahmedgawwas@gmail.com

نوٹ: خط ہے جو زیراکس کاپی کرتے کرتے باقاعدہ کتاب کی شکل اِختیار کر گیا ہے۔

؎ الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا غواص کو مطلب ہے گوہر سے کہ صدف سے؟

فہرست مع صفحہ

فہرست پڑھنے کے بعد' اب سب سے پہلے یہ تمام صفحات ضرور پڑھئے 4

فہرست پڑھنے کے بعد اب اگلے صفحات دھیان سے پڑھئے۔

﴿الف﴾ کچھ شرعی گنجائشوں کی طرف صرف اِشارات (کہ ایسا بھی کیا جاسکتا ہے)۔

﴿ب﴾ ۱۰ ذوالحجہ کے ایک ہی دن میں چار کام کرنا شریعت نے فرض نہیں کیا ہے۔ 4

﴿ج﴾ ۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/ ذوالحجہ صبح صادق سے شروع ہوکر اگلے صبح صادق تک۔ 5

جمرات کی رمی : چاروں دن کنکریاں مارنے کے اوقات میں گنجائش :5

ہر حاجی کو کنکری مارنے کی جگہ خود جانا واجب ہے۔ 6

﴿د﴾ مجبوری' فقر وفاقہ اور تنگی کی وجہ سے قربانی نہ کرسکے تو دس روزے رکھے 6

﴿ھ﴾ بیچارے کسی غریب و نادار سے بھول میں ترتیب چھوٹ جائے تو اُس پر دم نہیں 6

﴿و﴾ کوئی عورت طوافِ زیارت کئے بغیر مکہ مکرمہ سے ہرگز نہ نکلے 6-

حج سے پہلے توحید و ایمان کا مطالبہ ہے 7

حج سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری رسول اور اُن کی تعلیمات کو حق جاننا اور اُن پر عمل کرنا 7

حج سے پہلے آخرت کا یقین 7

حج / عمرہ اور زیارتِ مدینہ منورہ کا آسان ترین طریقہ 8

کچھ فضائل عمرہ کے, حج کا حکم 9

کچھ فضائل حج 10

انتہائی اہم مسئلہ 11

شرک سے پاک ہوکر توحید کو اندر میں بسا کر حج کرنا 11

پورے سفرِ حج عمرہ کی روح اور جان یہی توحید ہے 11

گھر کی عبادت نہیں کرنے جارہے بلکہ اُس گھر کے مالک' ربّ البیت یعنی اللہ کی عبادت کرنے جارہے ہیں 11

قرب ووصال ...... ؎ وصالِ یار ہے مطلوب 12

خلوص وللٰہیت 12

سامان نہیں' ایمان لانا ہے 12

توحید وسنت کی جدوجہد 13

بازار نہیں' اُس سے بیزار 13

بے شرمی' گناہوں اور لڑائی سے بچنا 13

زندگی بدلنے کی نیت 13

سفرِ حج سے پہلے کی کچھ اور بہت ہی اہم ضرورتیں 14

حجِ تمتع میں : پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ عمرہ ادا کیا جاتا ہے 15

پھر ایامِ حج میں حج کے احرام سے حج کیا جاتا ہے۔ 15

عمرہ میں چار (۴) چیزیں لازمی ہیں 15

کہ اُن میں کی ایک بھی چھوٹ گئی تو عمرہ نہیں ہوگا۔ دو فرض ہیں اور دو واجب 16

(۱) اِحرام: یہ شرط ہے (باہر کا) فرض ہے: 16

(۲) خانۂ کعبہ کے گرد طواف: یہ عمرہ میں فرض ہے 16

ِطواف کے چند مسنون و مستحب اعمال 16

(۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی 17

سعی کے چند واجب و لازم کام 17

سعی کے چند مسنون و مستحب اعمال 17

(۴) حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا): یہ عمرہ میں واجب ہے۔ 17

چوتھائی سر کا حلق یا قصر واجب ہے۔ 17

حلق یا قصر کے چند واجب و لازم کام 17

یہ چار کام تو عمرہ کے فرائض و واجبات ہیں۔ اِن میں سے کوئی چھوٹ جائے تو عمرہ ہی نہیں ہوگا 17

عمرہ سے پہلے کچھ فضائل عمرہ کا پھر استحضار کر لیجئے 18

عمرہ کا آسان ترین طریقہ 18

اِحرام کی تیاری 19

(۱) اِحرام: (اصل اِحرام کیا ہے؟) 19

عورتوں کا احرام (حیاء، شرم، سادگی کے ساتھ) 19

جنایات (ممنوعات) 20

اِحرام کی جنایات (ممنوعات) 20

حرم کی جنایات (ممنوعات) 20

جنایات کے ارتکاب پر کب دَم یا کوئی جرمانہ لازم ہوتا ہے؟ 20

قاعدہ کلیہ: 20

احکام حج بہت آسان ہیں، بات بات پر دَم واجب نہیں ہوتا۔ 21

اِحرام میں بالوں کا مسئلہ: 21

اِحرام میں سِلا ہوا کپڑا پہننا 21

اِحرام میں سر یا چہرہ ڈھانکنا 21

اِحرام میں شرعی عذر والے معذوروں اور بیماروں کی رعایت شریعت میں ہے 21

سفر اور مکہ مکرمہ کا داخلہ 22

فریجڈ/فورین کے پیک گوشت سے پرہیز 22

مکہ مکرمہ اتر کر 22

مسجدِ حرام...... بیت اللہ شریف پر نظر 23

(۲) بیت اللہ شریف کے گرد طواف: طواف کا طریقہ 23

اِس طواف کے چند واجب و لازم اعمال 24

طواف کے چند مسنون و مستحب اعمال 24
(۳) سعی صفا و مروہ کے درمیان: سعی کا طریقہ 25
اِس سعی کے چند واجب اور لازم کام 26
سعی کے چند مسنون و مستحب اعمال 26
(۴) حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا): یہ عمرہ میں واجب ہے۔ چوتھائی سر کا حلق یا قصر واجب ہے 26
حلق یا قصر کے چند واجب و لازم کام
یہ چار کام تو عمرہ کے فرائض و واجبات ہیں۔ اِن میں سے کوئی چھوٹ جائے تو عمرہ ہی نہیں ہوگا 26
ایک اہم مشورہ 26
عمرہ کے بعد (حج سے پہلے) ہماری مصروفیاتِ حرم شریف 27
اور اُس سے متعلق بہت ہی ضروری باتیں 27
☆ عمرہ کے بعد وقت ضائع نہ کریں 27
☆ آجکل بیت اللہ شریف کو دیکھتے بیٹھنا ' (بے اُصولی والے عمرے اور نفل طواف سے بہتر ہے) 28
☆ حرم میں اندر جگہ خالی رہتی ہے 28
☆ مستورات سے بچتے ہوئے طواف و نماز کا آپ مضبوط ارادہ اور عزمِ مصمم کریں، اپنی سی تدبیر و دعاء کریں۔ 28
ہر ہر جگہ یہ فکر و تدبیر و دعاء لازم ہے۔ عورتوں سے بچے بغیر حج اور عمرہ برباد ہوتا ہے۔ 28
☆ مستورات کے لئے طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وداع (طوافِ وداع بھی جب جبکہ کوئی اُن کو ناپاکی کا عذر نہ ہو) یہ تین یا دو طواف تو لازمی ہیں۔ باقی کوئی طواف عورتوں پر لازم نہیں، اِسی طرح حرم کی نماز بھی اُن پر لازم نہیں 28
اشراق : عربی میں طلوعِ آفتاب 28
احتیاطِ اِستنجاء 28
کموڈ (کرسی والا بیت الخلاء) کا استعمال حج 29
حج میں تین فرض ہیں۔ (کوئی ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہی نہیں ہوا) 30
﴿۱﴾ حج کا اِحرام حج کا اِحرام باندھنے کا مطلب ﴿۲﴾ وقوفِ عرفہ ﴿۳﴾ طوافِ زیارت 30
اس اہم طواف کے چند واجبات ولوازمات 30
حج کے واجبات (کوئی ایک بھی واجب چھوٹ جائے تو دَم واجب ہوگا) 31
حج کے یہ واجبات سب کو یاد کرائیے 33+32+31
﴿۱﴾ وقوفِ مزدلفہ ﴿۲﴾ جمرات کی رمی : کنکریاں مارنا ﴿۳﴾ قربانی ﴿۴﴾ حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا) ﴿۵﴾ سعی صفا و مروہ (حج کی) ﴿۶﴾ طوافِ وداع
ایک اور واجب 33
آسان ترین حج کا طریقہ 34
حج کا اِحرام 34
(حِج تمتع والے ۷ یا ۸ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ اپنی قیام گاہ/ بلڈنگ ہی میں حج کا اِحرام باندھتے ہیں) 34
اصل میں اِحرام دو چیزوں کا نام ہے: (۱) نیت کرنا۔ 3
(۲) پوری لبیک (لبیک یاد نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر) پڑھنا۔ 34
حج کا اِحرام یکم شوال سے ۹ ر ذوالحجہ تک کبھی بھی باندھا جاسکتا ہے 34

مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی : صبح سے ظہر تک بلکہ دن بھر گاڑیاں ہیں 34
بغیر لڑائی کی جب ملے گاڑی......تب ہی ہو بس، منیٰ روانگی 34
مِنیٰ 35
عازمینِ حج منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے نظم کا مشورہ کرلیں 36
منیٰ کی مصروفیت 36
۸؍ذوالحجہ " منیٰ " میں پورا دن گزار کر 37
تکبیرِ تشریق 37
منیٰ سے......عرفات روانگی ہو......مگر بغیر لڑائی بھڑائی 37
(صبح سے ظہر تک گاڑیاں ہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں) 37
منیٰ سے عرفات روانگی کے وقت ساتھ میں صرف اتنا سامان لیجئے : 37
۹؍ذوالحجہ یومِ عرفہ حج کا خلاصہ 38
' میدانِ عرفات '' دو اہم شہادتوں، گواہیوں اور قَسَمَوں کا تاریخی میدان بھی ہے 39
میدانِ عرفات میں نمازِ عصر 40
عرفات میں غروبِ آفتاب......مغرب چاہے نہ پڑھی جائے مگر مزدلفہ والی سواری کے انتظار میں اطمینان سے ذکر فکر، تلاوت ودعاء، تعلیم وتعلم کا وقت باقی ہے اُس میں مشغول ہوا جائے 41
۱۰؍ذوالحجہ وقوفِ مزدلفہ 41
گنجائش : بھیڑ بھاڑ اور ہنگامی حالات میں طلوعِ آفتاب کے بعد تاخیر سے نکلنا جائز ہے، اِس تاخیر سے کوئی دَم واجب نہیں ہو 42
کنکریاں چنے کے دانے یا کھجور کی چھوٹی گٹھلی کے برابر 42
۱۰؍ذوالحجہ سورج طلوع ہونے کے وقت (بھیڑ وغیرہ عذر کی وجہ سے کچھ دیر بعد) مزدلفہ سے واپسی
............منیٰ اپنی قیام گاہ کی طرف 42
اگلے اعمالِ حج کے متعلق یہ ہماری تحریر کا اہم ترین حصہ ہے، اس کو ضرور پڑھئے اور سب کو سنائیے 42
تاکہ بیچاروں کی جانیں بھی بچیں اور اعمال بھی صحیح ادا ہوکر حج قبول ہوجائے، نہ اُن کا دَم نکلے اور نہ ہی اُنہیں دَم دینا پڑے۔ 43
ایک اہم بات 43
شریعت کی آسانیاں اور گنجائشیں پہلے خود سمجھئے کہ یہ چار کام ۱۰؍ذوالحجہ ایک ہی دن میں کرنے کے بجائے تین دن میں کئے جاسکتے ہیں 43
۱۰ ذوالحجہ کے ایک ہی دن میں یہ چار کام کرنا شریعت نے فرض نہیں کیا ہے۔ 44
پہلا کام - جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں مارنے کا وقت 44
دوسرا کام - قربانی کا وقت 44
تیسرا کام - حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) کا وقت 44
چوتھا کام - طوافِ زیارت 44
قانونی بات :بہت ہی اہم رہبری 44:
ہمدردانہ دردمندانہ شرعی گنجائشوں والے مشورے 44
تفصیل : دس/۱۰ ذوالحجہ کی رمی کا طریقہ **مع نقشۂ اول** خیموں سے نکل کر صرف جمرۂ عقبیٰ کی رمی دس/۱۰ ذوالحجہ کی شام؍رات میں 45
پہلی کنکری پر تلبیہ ختم 46 قربانی پھر حلق وقصر ۱۱ ذوالحجہ کی صبح کی جاسکتی ہے 46

طوافِ زیارت انتہائی درجہ آسانی کے ساتھ کرنے کا بہترین وقت: ۱۱ ذوالحجہ اور ۱۲ ذوالحجہ کی درمیانی رات 46

تفصیل :۱۱/ ذوالحجہ تینوں جمرات کی رمی : 47

گیارہ/۱۱۔ ذوالحجہ کا دن گزار کر بعد مغرب یا عشاء تینوں جمرات کی رمی **مع نقشہ ٔ دوم** اور وہیں سے طوافِ زیارت کے لئے روانگی 48

طوافِ زیارت حج کا اہم رکن ہے۔ جلد بازی بالکل نہیں بلکہ خوب اطمینان کے ساتھ کرنا ہے ورنہ سارا حج برباد ہو جائے گا۔ 48

اِس طواف کے چند واجب ولازم کام 48

اِس طواف کے چند مسنون ومستحب اعمال 49

سعی کا طریقہ 49

اس سعی کے چند واجب اور لازم کام 49

سعی کے چند مسنون ومستحب اعمال 50

حج کی اِس سعی سے آپ جب فارغ ہو چکے تو منیٰ اپنے خیموں میں چل کر وہیں رات گزارنی مسنون ہے 50

بارہ/۱۲ ذوالحجہ۔ آج کی بھی تینوں جمرات کی رمی اپنا سامان ساتھ لے کر آج بارہ/۱۲ ذوالحجہ کی مغرب یا عشاء بعد کیجئے۔ اور رات مسجدِ خیف میں رات گزاریئے 50

بارہ/۱۲ ذوالحجہ تینوں جمرات کی رمی کا **نقشہ ٔسوم** رمی کر کے رات مسجدِ خیف میں رات گزاریئے 51

جن کو مکہ مکرمہ میں جلدی جانے کا تقاضہ ہے' وہ بارہ/۱۲ ذوالحجہ رات کو رمی کر کے ۱۳/ کی صبح صادق سے پہلے پہلے مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں 52

۱۳ ذوالحجہ کی رمی کا وقت ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق سے اُس دن کے غروب تک ہے ۔نقشہ ٔ چہارم خیف سے جمرات پھر مکہ مکرمہ واپسی 53

طوافِ وداع 53

ایک اہم مشورہ 54

مستورات کو اپنے تفصیلی مسائل ماہر علماء سے معلوم کر لینے چاہئیں 54

کوئی عورت بغیر طوافِ زیارت گھر واپس ہر گز نہ جائے۔ مسئلہ کا حل کیا ہے؟ خواتین کا اہم صفحہ 54

وطن واپسی 55

سفرِ مدینہ طیّبہ 56

نبی ﷺ 56

مُہاجرین 56

انصار 57

مدینہ پاک

قرآن وسنت

سفر مدینہ طیبہ

دین کو گلے لگانا 58

سنتِ رسول ﷺ

مدینہ طیبہ عالمی مرکزِ دعوت وعلم وذکر

تنقید نہ کرو 59

مدینہ طیبہ میں داخلہ 60

مقصود...... نبیؐ اور مسجد نبوی (نہ کہ بازار و عمارات)

مسنون دعائیں

مدینہ طیبہ کی اصل اور مسنون زیارت گاہیں چار ہیں 61

(۱) مسجدِ نبوی مع روضۂ رسول ﷺ مع نقشۂ زیارت (۲) جنت البقیع (۳) مسجدِ قُباء (۴) شہداءِ اُحد 61+62

قیامِ مدینہ میں اصل توجہ حضور ﷺ کی طرف رہے 63

بقیع یہاں حاضری میں بھی کہئے 64

آخری گزارش 65

اس نسخہ کی وجہِ اشاعت 66

فہرست پڑھنے کے بعد اب سب سے پہلے یہ تمام صفحات ضرور پڑھیے

﴿الف﴾ کچھ شرعی گنجائشوں کی طرف صرف اِشارات (کہ ایسا بھی کیا جاسکتا ہے‘ جائز ہے)

(پریشان نہ ہوجیۓ......تفصیلات کتاب کے اندرونی صفحات میں اِطمینان کے ساتھ ملاحظہ فرمائیۓ)

حج کا اِحرام حج کا اِحرام ۷؍ذوالحجہ کو یا اُس سے پہلے بھی باندھا جاسکتا ہے۔ (یکم شوال سے حج کے اِحرام کا وقت شروع ہوجاتا ہے)

منیٰ ۷ ذوالحجہ کی رات کو بھی جایا جاسکتا ہے۔

عرفات ۸؍ذوالحجہ کی رات کو بھی جایا جاسکتا ہے۔

مزدلفہ اپنا خیمہ اگر مزدلفہ میں ہو تو اُس میں وقوفِ مزدلفہ ہوسکتا ہے۔

عورتیں اور واقعی معذور ضعیف و کمزور وقوفِ مزدلفہ چھوڑ سکتے ہیں۔

رمی **۱۰؍ذوالحجہ جمرۂ عقبیٰ کی رمی** ۱۰؍ذوالحجہ کی رات کو بھی کی جاسکتی ہے‘ ۱۱؍ کی صبح صادق تک۔

قربانی ۱۱؍ذوالحجہ کی صبح قربانی کی جاسکتی ہے‘ ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک۔

حلق وقصر ۱۱؍ذوالحجہ کی صبح قربانی کے بعد حلق وقصر کیا جاسکتا ہے۔ ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک۔

جمرۂ عقبیٰ کی رمی‘ قربانی‘ حلق وقصر میں ترتیب اور احرام کی پابندی لازم ہے۔

۱۱؍ذوالحجہ کی رمی ۱۱؍ذوالحجہ کی رات کو بھی کی جاسکتی ہے‘ ۱۲؍ذوالحجہ کی صبح صادق تک۔

طوافِ زیارت ۱۱؍ذوالحجہ کی رات کو بھی جایا جاسکتا ہے‘ ۱۲؍ کے غروبِ آفتاب تک۔

۱۲؍ذوالحجہ کی رمی ۱۲؍ذوالحجہ کی رات کو بھی کی جاسکتی ہے‘ ۱۳؍ذوالحجہ کی صبح صادق تک۔

اگر واقعی جلدی ہو تو ۱۳؍ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے پہلے منیٰ سے نکل سکتے ہیں

۱۳؍ذوالحجہ کی رمی ۱۳؍ذوالحجہ صبح صادق سے ۱۳؍ذوالحجہ غروبِ آفتاب تک کبھی بھی کی جاسکتی ہے۔

﴿ب﴾ ۱۰اذوالحجہ کے ایک ہی دن میں چار کام کرنا شریعت نے فرض نہیں کیا ہے۔

جمرۂ عقبیٰ کی رمی‘ قربانی‘ حلق وقصر اور طوافِ زیارت یہ چار کام ۱۰؍ذوالحجہ کے ایک ہی دن میں کرنا شریعت نے فرض نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان چاروں کاموں کے لئے شریعت نے بہت لمبا چوڑا وقت دے رکھا ہے :

پہلا کام : جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں مارنے کا وقت : ۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۱؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں اِحرام کی حالت میں مار سکتے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے میں کسی بھی وقت۔

دوسرا کام : قربانی کا وقت : ۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں اِحرام کی حالت میں قربانی (تمتع اور قران والے) دے سکتے ہیں۔ ۶۰ گھنٹے میں کسی بھی وقت۔

تیسرا کام: حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) کا وقت: ۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں اِحرام کی حالت میں سر کے بال منڈا یا کترا سکتے ہیں۔ ۶۰ گھنٹے میں کسی بھی وقت۔

چوتھا کام : طوافِ زیارت : ۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک رات دن میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۶۰ گھنٹے کا وقت ہے

﴿ج﴾ قانونی بات ۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/ ذوالحجہ صبح صادق سے شروع ہوکر اگلے صبح صادق تک۔

جن حضرات نے حج کا اِحرام باندھا ہے' اُن کے حق میں :۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/ ذوالحجہ کی تاریخوں میں بعد والی راتیں' اس کے پہلے والے دن کے تابع ہوتی ہیں۔ گویا یہ تاریخیں صبح صادق سے شروع ہوکر اگلے صبح صادق تک رہتی ہیں۔ اس میں کی ہر تاریخ کے دن میں جس عمل کا حکم ملتا ہے' اُس حکم کو پورا کرنے کی اجازت و گنجائش کم از کم اگلی صبح صادق تک رہتی ہے۔ ...... جب یہ قاعدہ ذہن میں رہے گا تو ہماری باتوں اور اِس تحریر میں آپ کو شک شبہ نہیں رہے گا' کیوں کہ تفصیلی علم کی کمی کی وجہ سے شکوک وشبہات' حرج اور تنگیاں پیش آتی ہیں۔

﴿د﴾ جمرات کی رمی : چاروں دن کنکریاں مارنے کے اوقات میں گنجائش :

﴿۱﴾ ۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۱؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت صرف جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں اِحرام کی حالت میں خود اپنے ہاتھوں سے مارنا

﴿۲﴾ ۱۱ ذوالحجہ زوالِ آفتاب سے ۱۲؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات اس طرح کُل ۲۱ کنکریاں

﴿۳﴾ ۱۲؍ذوالحجہ زوالِ آفتاب سے ۱۳؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات اس طرح کُل ۲۱؍کنکریاں۔

﴿۴﴾ (۱۳؍ ذوالحجہ کی صبحِ صادق منیٰ کی حدود کے اندر گزری تو) ۱۳؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات کُل ۲۱ کنکریاں۔

ہر حاجی کو کنکری مارنے کی جگہ خود جانا واجب ہے۔

کنکری مارنے کے لئے ہر حاجی کو کنکری مارنے کی جگہ خود جانا واجب ہے۔

تینوں دن کی کنکری راتوں میں مار کر آ سکتے ہیں۔ وہاں کی راتیں روشنی سے جگمگاتی ہیں۔ رات بھر گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ کوئی خوف، کوئی ڈر نہیں۔ اس لئے روز مغرب بعد/عشاء بعد کنکری مارنے لئے قافلہ کے ہر فرد کو لے چلئے۔

مگر ہاں! کسی کو ایسی بیماری یا کمزوری ہو جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو یا جمرات تک سوار ہو کر بھی جانے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کے شدت اختیار کرنے کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور ایسی سواری نہ ملتی ہو جس پر سوار ہو کر جمرات تک جا سکتے ہوں تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ وہ اپنی طرف سے دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے۔ بغیر اِن اعذار کے دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں اور دَم بھی لازم واجب ہوتا ہے۔

﴿ہ﴾ مجبوری، فقر و فاقہ اور تنگی کی وجہ سے قربانی نہ کر سکے تو دس روزے رکھے

روزہ تمتع کرنے والے کے پاس ایسی مجبوری، فقر و فاقہ اور تنگی کا وقت آئے اور وہ دمِ تمتع کی کسی طرح اپنے اندر ہمت نہ پائے تو وہ ایامِ حج میں تین روزے رکھے گا (دس ذوالحجہ سے پہلے) اور حج سے واپسی میں سات روزے رکھے گا۔ اس کا مطلب ظاہر ہے کہ جمرۂ عقبیٰ کی رمی کے بعد وہ حلق یا قصر سے فارغ ہوگا۔

﴿و﴾ بیچارے کسی غریب و نادار سے بھول میں ترتیب چھوٹ جائے تو اُس پر دَم نہیں

رخصت جمرۂ عقبیٰ کی رمی، اس کے بعد قربانی پھر حلق یا قصر ان تینوں میں ترتیب واجب ہے، عام حالات میں بے ترتیبی پر دم آتا ہے مگر انتہائی درجہ ہنگامی حالات میں اگر بیچارے کسی غریب و نادار سے یہ نادانی، خطا، چوک بھول ہو گئی تو لاحرج پر اسے رخصت حاصل ہوتی ہے۔ باقی لوگوں پر ایسی غلطی پر دَم لازم ہوگا۔

﴿ز﴾ کوئی عورت گھر جانے کے لئے طوافِ زیارت کئے بغیر مکہ مکرمہ سے ہرگز نہ نکلے۔ جس حال میں ہے اُسی حال میں طوافِ زیارت اُس پر فرض ہے۔

حیض و نفاس کے مشکل ترین حالات میں کس طرح وہ فریضۂ طوافِ زیارت سے فارغ ہوتا کہ وطن جا سکے، اس کتاب میں ضرور پڑھ لیجئے۔

﴿ح﴾ البتہ ایسی حالت میں اُس حیض و نفاس والی عورت پر سے طوافِ وداع ساقط ہو جائیگا جب کہ (پاک ہو کر طوافِ وداع کرنے سے پہلے) اُس کو وطن واپسی کا سفر پیش آئے۔

﴿ط﴾ ہجوم و ہنگاموں میں عورتوں اور واقعی کمزوروں، مریضوں، معذوروں سے وقوفِ مزدلفہ چھوٹ جائے تو دَم واجب نہیں۔

حج سے پہلے توحید وایمان کا مطالبہ ہے

ایمانِ مُجمَلُ ایمانِ مُفَصَّلُ کی تفصیلات کا سیکھنا سکھانا اوراس کودل کی گہرائیوں میں اُتارنا۔ شرک وکفر ونفاق کی تفصیلات معلوم کرنا اور اُن کو جڑوں سے نکال پھینکنا۔

حج سے پہلے محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری رسول اور اُن کی تعلیمات کو حق جاننا اور اُن پر عمل کرنا

رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور ختمِ نبوت کو دل سے تسلیم کرنا' اُن کی تعلیمات (قرآن وحدیث) کو سیکھنا سکھانا' سمجھنا سمجھانا اور عملی طور پر زندگیوں میں اپنانا۔ بدعات' خرافات' رسوم ورواج کو زندگیوں سے نکال کر پھینکنا کہ اُن میں سے کسی کی بو وباس بھی باقی نہ رہے۔

حج سے پہلے آخرت کا یقین

آخرت کی زندگی' قبر وقیامت میں حساب کتاب' جنّت ودوزخ پر کامل یقین رکھنا ایمان کا کمال' نماز کی صفات' روزہ کی صفات اور زکوٰۃ کی صفات اپنے اندر کامل طور پر پیدا کر کے حج کا سفر کرنا

حاجی کی مشغولیت خشوع وخضوع والی نماز' تلاوتِ قرآن وذکر اللہ کی کثرت' موت کا استحضار' صبح شام کی اور' ہر موقع کی سنتوں ودعاؤں نیز توبہ استغفار' دورد شریف'' کلماتِ تسبیح وتمجید اور دعاء ومناجات کا اہتمام ہو۔ دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر ہو۔ پورے سفر میں لغو باتوں اور لغو کاموں اور بازار کی فضاء سے بچا جائے

یادرکھنے کی بات حرم مکہ مکرمہ میں حجرِ اسود کو چومنا' طواف کی دو رکعت مقام اِبراہیم پر پڑھنا اور حرمِ مدینہ منورہ میں جنت کی کیاری میں نماز پڑھنا' یہ سب کچھ نہ فرض ہیں نہ واجب۔ اِن کے لئے حرمین شریفین میں لڑنا جھگڑنا' بے پردگی اور گناہوں کا ارتکاب کرنا حرام ہے۔ ان تینوں کی فکر بالکل نہ کیجئے۔ ان کے حاصل نہ ہونے پر آپ کے حج پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔ دور سے استیلام اور دونوں حرم میں کہیں بھی نماز بس ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

کوئی جی لگانے کے لائق نہیں سوائے ایک اَللّٰہُ کے

کوئی عبادت کے قابل نہیں سوائے ایک اَللّٰہُ کے۔

حضرت مُحَمَّدٌ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔

ایک تازہ اہم خط بسلسلۂ

حج / عمرہ اور زیارتِ مدینہ منورہ کا آسان ترین طریقہ

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ -لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

حاضر ہوں، میرے اللہ! میں حاضر ہوں۔ حاضر ہوں (اس عقیدہ کے ساتھ کہ آپ کی تنہا ذات ایسی ذات ہے جو ہر قسم کی تمام خوبیوں اور کمالات سے متصف ہے، ہر قسم کے عیب اور کمزوری سے پاک ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی، آپ نے ہی اپنے ارادہ اور قدرت سے سب کو پیدا کیا اور آپ ہی سب کے مالک ہیں۔ آپ کی پاک ذات اور پاکیزہ صفات میں) آپ کا کوئی شریک اور پارٹنر نہیں (اس پاک توحیدی عقیدہ کے ساتھ میں آپ کے پاک دربار میں) حاضر ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر قسم کی تمام تعریفیں آپ کو سزاوار ہیں۔ جس کے پاس جس قسم کی جو نعمتیں ہیں وہ سب آپ ہی کی دی ہوئی ہیں، آپ ہی نے انہیں دے رکھی ہیں۔ ان تمام نعمتوں اور سب ملکیتوں کے اصل مالک تنِ تنہا آپ ہی ہیں، (ان میں سے کسی بھی صفت میں) اے اللہ! آپ کا ہرگز کوئی شریک اور پارٹنر نہیں۔

کچھ فضائل عمرہ کے: **و اتموا الحج و العمرة لله** پورا پورا ادا کیا کرو حج اور عمرہ کو خالص اللہ کے واسطے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ افضل ترین عمل نیکی والا حج یا نیکی والا عمرہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی حصہ کے لئے کفارہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ جل شانہ کا وفد ہیں، اگر وہ لوگ دعاء مانگیں تو اللہ جل شانہ ان کی دعاء قبول کرتا ہے۔ اور اگر وہ مغفرت چاہیں تو اللہ جل شانہ ان کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرہ کے کہ وہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

حج کا حکم: اللہ ہی کو خوش کرنے کے لئے خانۂ کعبہ کا حج فرض ہے اُن لوگوں پر جو وہاں جانے کی تیاری اور طاقت رکھتے ہوں۔ اور جو کوئی انکار کرے تو (اس انکار و کفر کا خود نقصان بھگتے گا) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تو سارے جہانوں سے غنی اور لاپرواہ ہے، اُس کو کسی کے حج وغیرہ کی بالکل کوئی احتیاج و ضرورت نہیں۔ (خلاصۂ قرآن)

حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرے : جو شخص ایسے توشہ اور سواری (وغیرہ سامانِ سفر) کا مالک ہے جو اُسے خانۂ کعبہ پہنچا سکے پھر بھی وہ حج نہ کرے تو وہ یہودی بن کے مرے یا نصرانی بن کر اللہ کو اُس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (خلاصۂ حدیث)

کچھ فضائل حج کے : جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طور پر کہ اُس میں فحش و بے شرمی اور دیگر تمام گناہوں سے بچے تو وہ حج سے فارغ ہو کر گناہوں سے پاک صاف ہو کر ایسا لوٹتا ہے جیسا کہ وہ بچہ جو آج ہی دنیا میں آیا ہے (اور وہ ہر گناہ سے پاک صاف آتا ہے) (خلاصۂ حدیث)۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ نیکی والے حج کا بدلہ سوائے جنت کے کچھ نہیں۔ روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکی والا حج یہ ہے کہ اس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، سلام کو پھیلایا جائے اور نرم بات چیت کی جائے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں بائیں جو درخت ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی لبیک کہتے ہیں اور اسی طرح یہ سلسلہ زمین کی منتہاء تک پہنچتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حج کا ارادہ کر کے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) جو ایک قدم رکھتی ہے یا اٹھاتی ہے تو تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو اور صفا مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے اور عرفات کے میدان میں جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ دنیا کے آسمان پر نزول فرما کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دور دور سے پراگندہ بال آئے ہیں میری رحمت کے امید وار ہیں۔ پھر حق تعالیٰ شانہٗ بندوں سے خطاب فرماتے ہیں : اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذروں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کر دئے۔ میرے بندو ! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ تمہارے گناہ بھی معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کروان کے بھی گناہ معاف ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (شیطانوں کو کنکریاں مارنے) رمی جمرات کا حال یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کر دینے والا ہو، معاف ہوتا ہے اور قربانی کا بدلہ اللہ کے یہاں تمہارے لئے ذخیرہ ہے اور احرام کھولنے کے وقت سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اس سب کے بعد جب آدمی طوافِ زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور ایک فرشتہ اس کے مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سرنو اعمال کر تیرے پچھلے سب گناہ معاف ہو چکے ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔ (یعنی ایک روپیہ کا بدلہ سات سو روپے)

وہ حج اللہ کو پسند ہے جس میں زور زور سے لبیک پڑھی جائے اور اچھے سے اچھے جانور کو ذبح کر کے اُس کا خوب خون بہایا جائے۔ (خلاصۂ حدیث)

وہ حاجی اللہ کو پسند ہے جس کے بال پراگندہ ہوں اور جس کے (احرام کے کپڑے میلے کچیلے ہوں (احرام کی طوالت کی وجہ سے)۔ (خلاصۂ حدیث)

حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج برابر کرتے رہنا گناہوں اور فقر و محتاجی کو دور کرتا ہے۔ (خلاصۂ حدیث)

ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہ معاف ہوتے ہیں (خلاصۂ حدیث) ۔ وغیرہ حج وعمرہ کے فضائل پر مشتمل بے شمار نصوص ہیں۔ اختصار کے پیشِ نظر ان چند پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

اتنا ہی نہیں بلکہ حج اور عمرہ کی ہر ہر حرکت اور ہر ہر عمل پر (بشرطیکہ وہ ایمان واحتساب کے ساتھ ہو) بے شمار نیکیاں ملتی ہیں اور بے شمار گناہ معاف ہوتے ہیں، خدا تعالیٰ کا قرب ووصال حاصل ہوتا ہے، دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔

حج نہ کرنے والے کے لئے سخت وعید حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص تندرست ہو اور پیسہ والا ہو کہ حج کو جاسکے اور پھر حج کیے بغیر مر گیا تو قیامت میں اس کی پیشانی پر ”کافر“ لکھا ہوا ہوگا اس کے بعد انہوں نے یہ آیت **ومن کفر فان الله غنی عن العٰلمین** پڑھی

ائمہ اربعہ کے نزدیک حج کا انکار کرنے سے (کسی بھی حکم شریعت کا انکار کرنے سے) آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ ورنہ نہیں مگر جو وعیدیں اوپر ذکر کی گئیں ہے وہ کیا کم ہیں۔

انتہائی اہم مسئلہ :

شرک سے پاک ہوکر توحید کو اندر میں بسا کر حج کرنا

شرک سے پاک ہوکر ایمان وتوحید کو دِل کی گہرائیوں میں اُتار کر حج وعمرہ کرنے کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ اِس لئے کہ قرآن کریم میں اعلان ہے کہ اے ایمان والو: شرک کرنے والے تو نجس' ناپاک اور پلید ہیں' اُن کو خانۂ کعبہ کی پاک مسجد کے قریب (بھی) نہیں آنا چاہیئے۔

اس لئے ہر قسم کے شرک کی تمام گندگیوں سے پاک ہوکر اُس سے سچی پکی توبہ کر کے ایمان وتوحید کی مکمل پاکیزگی کو اپنے اندرون میں پیوست کر کے حج وعمرہ کی نیت کی جانی چاہیئے۔ **لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ۔لَبَّیک لا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیک**

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیکَ لَک

میں اِسی توحید کا بار بار اِقرار واثبات اور شرک کا سوفیصد اِنکار ہے

پورے سفرِ حج عمرہ کی روح اور جان یہی توحید ہے۔ غیر اللہ کا انکار اور اللہ کا اقرار۔

مثلاً ۹۔ ذوالحجہ عرفات کے میدان کی حاضری حج کا خلاصہ ہے' وہاں کیا کرنا ہے؟ شرک سے انکار اور توحید کے اقرار کا کلمہ پڑھنا ہے جس کو سارے نبیوں نے پڑھا ہے۔ وہ ہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ

یعنی وہ ذات جس سے جی لگایا جائے' جس کی عبادت وبندگی کی جائے' جس کو حالات اور مصیبتوں میں پکارا جائے' جس پر کامل بھروسہ کیا جائے' جس سے آس اور اُمید لگائی جائے' جس سے دُعاء اور بھیک مانگی جائے......وہ تنِ تنہا ایک اللہ کی ذات ہے اور کوئی (اُس کی ذات وصفات میں) اُس کا شریک نہیں۔ آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات اور چیزوں کا اصل (خالق و) مالک وہی اکیلا ہے۔ ہر طرح کی حمد وستائش اُسی ایک کو زیب دیتی ہے' ہر قسم کی تعریف وشکر کا اصل میں وہی اکیلا مستحق ہے۔ اور وہ ہر مخلوق اور ہر چیز پر پورا قابو اور پوری قدرت رکھتا ہے۔ (اگر کسی نے عمرہ اور حج کرتے وقت اپنے ہر عمل میں اِسی ایک کلمہ کا دھیان سے ورد رکھا تو بھی کافی ہے)

اس طرح پورے حج کا خلاصہ توحید ہی توحید نکلا۔

گھر کی عبادت نہیں کرنے جارہے بلکہ اُس گھر کے مالک' ربّ البیت یعنی اللہ کی عبادت کرنے جارہے ہیں

(فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ) :

قرآن کریم میں ہے کہ لوگوں کو چاہیئے کہ اس گھر (خانۂ کعبہ) کے رب اور مالک کی عبادت کریں (نہ کہ اس گھر کی)۔ خوب یاد رہے کہ یہ حجاج کے قافلے خانۂ کعبہ (بیت اللہ) کی عبادت' خانۂ کعبہ کو سجدہ اور بذاتِ خود خانۂ کعبہ ہی کا طواف کرنے نہیں جارہے' بلکہ خانۂ کعبہ کے پروردگار اور مالک کے طواف اور رب البیت کی عبادت کے لئے جارہے ہیں۔ اِسی لئے خانۂ کعبہ کی (ملتزم پر) دیواروں یا

پردوں کو چمٹ کر جو دُعاء پڑھی جاتی ہے‘ وہ دُعاء اس طرح شروع ہوتی ہے: اَللّٰھُمَّ یَا رَبَّ ھٰذَا الْبُیُتِ الْعَتِیُقِ اے اس مقدس گھر کے رب! ہماری گردنوں کو آگ سے آزاد کر۔ خانۂ کعبہ کا پردہ پکڑ کر یا اللہ! یا اللہ نہیں کہیں گے بلکہ یوں کہیں گے: یَا رَبَّ الْبُیُتِ یَا رَبَّ الْبُیُتِ اے اِس مبارک مقدس گھر کے مالک! ہم کو معاف کر دیجئے اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا لیجئے وغیرہ۔

قرب و وصال ...... ؎ وصالِ یار ہے مطلوب:

کسی کے گھر اِسی لئے جایا جاتا ہے کہ اُس گھر والے سے ملاقات ہو۔ خود گھر والا‘ گھر کا مالک‘ مقصود و مطلوب ہوتا ہے‘ نہ کہ صرف گھر۔ بیت اللہ (اللہ کے گھر) اس لئے جا رہے ہیں کہ رب البیت (اِس گھر کے مالک) سے ملاقات کرنی ہے۔ اور بات صاف ہے کہ مقصودِ زندگی یہی ہے کہ اپنے پروردگار کا انتہائی قرب و وصال‘ ہمہ وقت اُس کا استحضار اور اُس کی خوشنودی و رضاء میں بقاء و استمرار حاصل ہو۔ اِسی مقصدِ حقیقی کی نیت کی جائے‘ اُس کے حصول کی تدبیریں اور دُعائیں ہمیشہ مسلسل کی جاتی رہیں۔

خلوص و للٰہیت :

اللہ کو خوش کرنے‘ اُس کی رضاء اور قرب حاصل کرنے کی نیت سے حج و عمرہ کیا جائے گا۔ اللہ کا یہی حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت خالص اُسی کے لئے کی جائے (اُس میں کوئی اور نیت شامل نہ کی جائے) (خلاصۂ قرآن)۔

جس نے دکھاوے کے لئے عبادت کی اُس نے شرک کیا۔ (خلاصۂ حدیث)۔

جس نے شہرت اور ناموری کے لئے اپنی جان قربان کی اور شہید ہوا اور جس نے شہرت اور ناموری کے لئے اپنے پورے مال کی سخاوت کی اور جس نے شہرت اور ناموری کے لئے علم سکھایا اور دین سمجھایا یہ لوگ سب سے پہلے منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (خلاصۂ حدیث)۔ قیامت کے قریب کچھ لوگ شہرت اور ناموری کے لئے‘ کچھ لوگ سیر و تفریح کے لئے‘ کچھ لوگ تجارت کے لئے کچھ لوگ بھیک مانگنے کے لئے حج کیا کریں گے۔ (خلاصۂ حدیث)۔ اُن میں سے کسی نے نیت خالص اللہ کو خوش کرنے کی نہیں بلکہ اپنے نفس کو اور مخلوق کو خوش کرنے اور لوگوں سے دنیوی عارضی فانی اغراض حاصل کرنے کی ہے۔ افسوس صد افسوس کہ انہوں نے اتنے عظیم الشان عمل کو حقیر اغراض کے لئے استعمال کیا‘ جس کے نتیجہ میں وہ خدا کی نظر سے گر گئے اور ہمیشہ ہمیش کی ذلّت و رسوائی اور نقصان و گھاٹا اُنہوں نے خود خرید لیا۔

سامان نہیں‘ ایمان لانا ہے :

یہ بھی اخلاص میں شامل ہے کہ وہاں سے کچھ دنیوی سامان لانے کی ہرگز نیت نہ ہو۔ دنیا بھر کے ملکوں کا بنا سامان لانے کے لئے ایسے مقدس دیار میں ہم جائیں؟ توبہ توبہ بار بار توبہ۔ ایمان کی بستی اور توحید کے مرکز سے تو ہمیں توحید و ایمان اپنے قلوب میں بھر کر لانے کی تدبیروں اور دُعاؤں میں وہاں دن رات لگے رہنا ہے‘ نہ کہ ایمان کی بستی سے سامان بھر کر لانے کی تدبیروں میں دن رات لگے رہیں۔ اِسی طرح اسلامی صفات‘ اخلاق و اعمال کی بستی سے اسلامی صفات‘ اخلاق و اعمال اپنی زندگی میں بسا کر لانے کے بجائے وہاں سے دنیوی اسباب‘ اشیاء و اموال کو جمع کر کے لانا عقل و انصاف اور دین و شریعت کے بالکل خلاف ہے۔

توحید وسنت کی جدو جہد:

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے توحید وسنت اور توحید وسنت کو دنیا بھر میں عام کرنے کی جدو جہد سیکھ کر اُسے اپنے ساتھ لانا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ذرہ ذرہ میں توحید وسنت اور اُس کو عام کرنے کی بے مثال قربانیوں کی طویل داستان چھپی ہوئی ہے۔ (ہاں! توحید کی نسبت کا زمزم اور سنت کی نسبت کے کھجور کا تحفہ برکت حاصل کرنے کے طور پر ضمناً لایا جا سکتا ہے۔ انشاء اللہ)

بازار نہیں، اُس سے بیزار :

اس نیک نیتی کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ کوئی حاجی بازاروں میں ہرگز نظر نہیں آئے گا۔ وہ ہر وقت دعوتِ توحید وایمان کی فضاؤں میں، قرآن و سنت کے سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں، نماز (فرائض ونوافل)، ذکرِ الٰہی (اللہ تعالیٰ کی تسبیح وپاکی، اُسی کی حمد و ثناء وتعریف، اُسی کے ایک ہی ایک الٰہ اور معبودِ حقیقی ہونے کا بار بار اقرار، اُسی کی عظمت و بے انتہاء بڑائی کا قول وقرار، اپنے زندگی بھر کے گناہوں کا پورا پورا اعتراف، خوب ندامت وشرمندگی اور آئندہ نہ کرنے کے مضبوط ارادہ سے بار بار توبہ واستغفار اور حبیبِ خدا، سید الانبیاء، آخری رسول اللہ، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر بار بار بیشمار درود وسلام نیز ہر وقت کے اللہ کے حکم کو نبی پاک ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں اور دُعاؤں کے مطابق اللہ ہی کے دھیان سے پورا کرنے)، قرآنِ کریم کی تلاوت (صبح شام، ہر نماز کے پہلے اور بعد نیز موقع نکال نکال کر تھوڑا تھوڑا پڑھتے پڑھتے اور بار بار پورا کرنے) اور آہ وزاری والی لمبی لمبی دُعاؤں میں مشغول نظر آئے گا بلکہ وہ اپنی حکمتِ عملی اور دعوت سے دوسرے حاجیوں کو بھی ان مقصدی اعمال میں ہر وقت مشغول رکھے گا اور بازاروں کی ایمان سوز فضاؤں میں سانس لینے سے خود بچے گا نیز اوروں کو بچائے گا۔

بے شرمی، گناہوں اور لڑائی سے بچنا :

جس نے نیت کر کے اور لبیک پڑھ کے حج یا عمرہ کا احرام باندھا۔ اب اُس کو فحش بات اور فحش کام (بے حیائی و بے شرمی کی تمام لائنوں)، خدا اور اُس کے رسول کی ہر نافرمانی اور ہر قسم کی تو تو میں میں، لڑائی جھگڑے سے بالکل بچنا ہے۔ (خلاصۂ قرآن) اُس سفر میں ان گناہوں کے زیادہ مواقع اور خطرات پیش آتے ہی ہیں اس لئے قرآن نے پہلے سے آگاہ کیا ہے۔ یہیں سے ان گناہوں سے بچنے کی دِل میں نیت اور عادت کر لی جائے تو بچنا آسان ہوتا ہے (ورنہ پورا حج وعمرہ برباد ہوتا ہے)۔ اور یہ نیت اور عادت پوری زندگی کام دیتی ہے۔

زندگی بدلنے کی نیت :

اس حج کے سفر سے اپنی پوری زندگی بدلنے کی نیت کی جانی چاہیئے۔ نیت کا اثر عمل پر پڑتا ہے۔ عمل میں جس چیز کی نیت کی جاتی ہے وہی چیز حاصل ہوتی ہے (خلاصۂ حدیث)۔

حقیقی توحیدوایمان، قرآن وحدیث، شریعت وسنت کو سیکھنے سمجھنے اوراس کے مطابق زندگی گزارنے اوراُسی پر مرنے نیز اُس کو دنیا بھر میں پھیلانے کے پختہ ارادوں اور مضبوط نیتوں پر ہی مسلمانوں کے خود کے حالات سدھر سکتے ہیں اور پورے عالم کا نقشہ اِسی نیت پر پلٹا کھا سکتا ہے انشاء اللہ۔ ہمارے اندر حق قائم ہو، پورے عالم کے چپہ چپہ میں حق قائم ہو اور ہمارے اندر کا اور عالم کا باطل ٹوٹ جائے، اس نیت سے حج کیا جائے۔

سفرِ حج سے پہلے کی کچھ اور بہت ہی اہم ضرورتیں :

اپنے اندر کا کفر، شرک، یہودیت، نصرانیت ، باطل (عقائد، افکار، نظریات) ، دنیا کی ناپاک محبت، تکبر، کینہ، بغض، حسد، حبّ جاہ ، حبّ مال، مخلوق کی حرص وہوس وغیرہ تمام رذائل کو نکال باہر کر کے اُن سے پاک ہو کر سفر کرنا ہے۔

- تمام ہی گناہوں کو چھوڑنے کی پختہ نیت کر کے، اُن کو چھوڑتے ہوئے، سچی توبہ واستغفار کرتے ہوئے سفر کرنا ہے۔
- توحید وسنت، دین وشریعت کی مکمل تابع داری اور اسلامی تہذیب ومعاشرت کے ساتھ یہ سفر کرنا ہے۔
- اللہ کی عظمت، اُس کے رسول کی عظمت، اُس کے مقدس گھر کی اور شعائر اللہ کی عظمت دِل میں بسا کر سفر کرنا ہے۔
- اللہ کے حقوق اور اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتے ہوئے، بقیہ کو بھی ادا کرنے کی پکی نیت کرتے ہوئے سفر کرنا ہے
- ظاہری طہارت پاکی، ناپاکی، غسل، وضو، تیمّم وغیرہ کے فرائض، سنن، نواقض وغیرہ معتبر علماء سے سیکھ سمجھ کر سفر کرنا ہے۔
- نماز کے باہر اور اندر کے فرائض، اس کے واجبات، سنن ومستحبات ، مفسدات ومکروہات کو اچھی طرح علماء اور کتابوں کے ذریعہ یاد کر کے، اسی طرح سفر میں قصر نماز اور وہ بھی مختصر اور نمازِ جنازہ (دونوں کی ضرورت پڑتی ہے) سیکھ کر سفر کرنا ہے۔
- ہر کام میں حضور ﷺ کا مبارک طریقہ اور آپ ﷺ کی بتائی ہوئی دُعاء یاد کر کے اُس پر عمل کرتے ہوئے سفر کرنا ہے
- پاک اور حلال کمائی سے یہ سفر کرنا ہے جو جائز اور حلال طریقہ سے حاصل ہو، حرام کمائی اور حرام ذریعہ سے نہ ہو۔ کمائی بھی حلال ہو اور حاصل بھی حلال ذریعہ سے ہوئی ہو۔
- بانی ٔملّتِ حنفی حضرتِ ابراہیم علیہ السلام اور خاتم ومتمِّم ملت حضرت محمد ﷺ کی مکمل سیرت پڑھ کر سفر کرنا ہے۔
- سفر سے پہلے دعوتیں کھا کر اپنی صحت خراب نہ کی جائے۔ طبیعت خراب ہونے پر اعمالِ حج میں بہت تکلیف ہوگی۔
- سفر کا سامان جتنا کم ہوگا اتنی ہی زیادہ راحت رہے گی۔ مگر ضرورت کی بڑی چھوٹی چیزیں ضرور ساتھ لے لینی چاہیئں، نہ اوروں سے مانگنا پڑے نہ خریدنا پڑے
- قبلہ نما، جائے نماز، مسواک، تسبیح، لوٹا، ٹارچ، کنگھی، آئینہ، قینچی، سوئی، تاگا، گھڑی، احرام کے دوتین جوڑ کپڑے، دوتین جوڑ، چپل جوتے، چپلوں کی حفاظت کے لئے کپڑے کی تھیلی، خراب نہ ہونے والی کھانے کی چیزیں، ضروری بستر، چند جوڑ کپڑے، دستر خوان، پلیٹ، چمچ ، گلاس، آڑ اور پردہ کے لئے بڑا کپڑا، اس کے ساتھ رسّی اور چمٹے، گلے کی چھوٹی بیاگ ساتھ رہیں
- سردی کے ایامِ حج میں خوب گرم (مگر وزن میں ہلکی) چادریں، سوئٹر، موزے، دستانے ، گرم رومال ہر جگہ ساتھ رہیں۔

- زبان کے سوال، اِشراف (دِل کے سوال)، فضول خرچی اور کسی کی کوئی چیز بغیر اس کی اجازت استعمال سے بچنا ہے۔
- کھانے پینے میں، سونے میں، استنجاء خانوں میں اور انتہائی ضروری بات چیت میں بھی کم سے کم وقت لگانا ہے۔
- گلے میں لٹکائی جانے والی چھوٹی تھیلی میں قرآنِ کریم (ہو سکے تو معتبر تفسیر والا)، سیرت و سنت کی معتبر کتابیں، مسنون اذکار و دُعاؤں کی معتبر کتابیں، حزب الاعظم، مناجاتِ مقبول۔ ارکانِ اسلام و فرائض خصوصاً حج کے فضائل و مسائل کی معتبر کتابیں معہ پاسپورٹ ٹکٹ اور پیسے پورے سفر میں ریل میں، بس اور کار میں، ہوائی جہاز میں، حرمین شریفین میں ہر جگہ آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔
- خوشبو سے بچنا اِحرام کی حالت میں بہت ہی ضروری ہے، اِس لئے ہوائی جہاز میں جو خوشبودار کاغذ کا رومال perfumed tissues دیا جاتا ہے اُس کو ہرگز اِستعمال نہ کیا جائے۔ اِسی طرح ٹوتھ پیسٹ tooth paste اور خوشبودار صابون سے بچنا لازمی ہے

حجِ تمتع میں : پہلے اپنے وطن سے عمرہ کے احرام کے ساتھ عمرہ ادا کیا جاتا ہے پھر ایامِ حج میں حج کے احرام سے حج کیا جاتا ہے۔

حجِ تمتع ہو یا حجِ اِفراد ہو یا حجِ قِران ہو' ترتیب کا فرق ہے مگر اُس میں کئے جانے والے اعمال کا ایک ہی طریقہ ہے۔

عام طور سے لوگ حجِ تمتع کرتے ہیں اِس لئے یہاں پہلے عمرہ اور اُس کے بعد حج کے فرائض' واجبات پھر شرعی گنجائشوں کی روشنی میں عمرہ اور حج کے انتہائی آسان طریقے پیش کرنے کا اِرادہ ہے کہ موجودہ وہاں کی بے تحاشا بھیڑ بھاڑ اور بدلتے ہوئے حالات نیز ضروریاتِ دین اور ضروریاتِ حج سے عمومی ناواقفیت کے اس ماحول میں اس کی شدید ضرورت ہے۔ جان بھی بچی رہے اور اعمال بھی صحیح ہوں یہ تبھی آسان ہے جب فرائض' واجبات اور شرعی گنجائشوں کا پورا پورا علم ہو' اِس علم کی کمی کی وجہ سے ہر سال سینکڑوں حاجیوں کی بے دریغ جانیں جا رہی ہیں یا اپنی جان بچانے کی فکر میں اعمالِ حج برباد ہو رہے ہیں

حضراتِ علماء کرام کی بہر حال ذمہ داری ہے کہ قرآن وسنت کی روشنی میں وہ موقع بموقع ہر ہر معاملہ اور مرحلہ میں اُمت کی رہبری و رہنمائی کی تدبیریں کرتے رہیں ورنہ دیگر لوگ اس رہبری و رہنمائی کی گاڑی کی اسٹیرنگ کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے تو پھر...... مستقبل کے حوادث کا انتظار حال ہی میں رہے گا اور سب ہی زد میں آئیں گے۔ خدا ہی بچائے رکھے۔

عمرہ میں چار (۴) چیزیں لازمی ہیں

کہ اُن میں کی ایک چیز بھی چھوٹ گئی تو عمرہ نہیں ہوگا بغیر تدارک کے۔

دو فرض ہیں اور دو واجب

(۱) اِحرام: یہ شرط یعنی (باہر کا) فرض ہے :

میقات کی حد شروع ہونے سے پہلے پہلے اِحرام فرض ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اپنے وطن سے ہو۔ دو کام اِحرام میں فرض ولازم ہیں' جن کے بغیر اِحرام کا فرض ادا نہیں ہوتا: ایک (یہاں عمرہ کی) نیت کرنا۔ دوسرا لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک ۔ لَبَّیْک لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْک ۔ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ پڑھنا (یہ یاد نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ' اللہ اکبر پڑھنا)۔ باقی کام غسل' وضو' دو رکعت وغیرہ اِحرام کے پہلے کی سنن ومستحبات ہیں' وہ اِحرام نہیں ہے' بلکہ اِحرام کی تیاری ہے۔ اِحرام تو نیت اور لبیک کو کہتے ہیں۔ (حیض ونفاس والیاں اور جن پر غسل فرض ہے' وہ بھی اپنی اُسی حالت میں نیت کر کے لبیک پڑھ لیں تو اُن کا اِحرام صحیح ہوگیا)۔ نیت کر لینے اور لبیک پڑھ لینے کے بعد اِحرام کی پابندیاں لازم ہوگئیں۔ اب اِحرام میں جو چیزیں منع ہیں اُن سے بچنا لازم ہوگیا۔ (اسی طرح اب لبیک پڑھنے کا سلسلہ ہر وقت ہر جگہ جاری رہے گا' عمرہ کا طواف شروع کرنے تک)

(۲) خانۂ کعبہ کے گرد طواف: یہ عمرہ میں فرض ہے :

اِحرام کی حالت میں، غسل و وضو کی طہارت کے ساتھ، طواف کی نیت کرتے ہوئے، حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک خانۂ کعبہ (اور حطیم) کے اطراف سات شوط (چکر لگانا) اور اُس کے بعد دو رکعت پڑھنا۔

نوٹ :(طواف : طلبِ خدا میں خانۂ خدا کے چکر لگانا)

اِس طواف کے چند واجب ولازم کام:

اِحرام۔ سترِ عورت۔ ہر ہر شوط و چکر میں آخر تک غسل و وضو کی طہارت کا باقی رہنا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کرنا (فرض)۔ حجرِ اسود (کے کونہ) سے داہنی طرف سے طواف کی اِبتداء کرنا۔ پیدل طواف کرنا (بغیر عذر سواری پر طواف نہ کرنا)۔ دورانِ طواف حطیم کے دائرہ میں داخل نہ ہونا۔ دورانِ طواف سینہ اور پیٹھ کعبۃ اللہ کی طرف نہ ہونے دینا۔ سات شوط پھیرے لگانا (نہ کم نہ زیادہ) اور سات شوط پورے کرکے دو رکعت نماز (پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی) پڑھ لینا۔

اِن لوازمات و واجبات کا اچھی طرح خیال اور دھیان رکھ کر طواف نہیں کیا گیا تو یہ طواف کا فریضہ خطرہ میں پڑے گا۔ پھر یا صحیح ترتیب پر طواف کو دوہرانا پڑے گا یا حدودِ حرم میں (بکرا قربان کرکے) دَم دینا پڑے گا۔

(نوٹ: پہلے چار شوط فرض اور بعد کے تین شوط واجب ہیں۔)

اِس طواف کے چند مسنون و مستحب اعمال :

نیت کے وقت اِضطباع (داہنے کندھے پر سے اِحرام کی چادر ہٹا کر پیچھے کی طرف سے داہنی بغل میں سے لے کر بائیں کندھے پر ڈالنا)، حجرِ اسود کے استیلام کے ساتھ طواف شروع کرکے استیلام پر ختم کرنا۔ ذکر و فکر، اللہ کے دھیان و استحضار کے ساتھ طواف کرنا۔ اور طواف کے شروع کے تین شوط میں رمل (مرد حضرات ذرا سا اکڑ کر، پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے، ذرا تیز قدم چلنا) جتنا ہو سکے سنت ہے۔ آسانی کے ساتھ مقامِ ابراہیم میسر آئے تو طواف کی دو رکعت وہاں پڑھنا۔ اس پر عمل کی جتنی ہو سکے کوشش ضرور ہو مگر یہ اعمال کسی عذر و وجہ سے چھوٹ گئے تو طواف ہو جائے گا۔ توبہ استغفار سے کام چلے گا، دَم کا بکرا دینا نہیں پڑے گا۔

(۳) صفا و مروہ کے درمیان سعی :

یہ عمرہ میں واجب ہے۔ طواف کے بعد احرام کی حالت میں صفا سے شروع کرکے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے لگانا۔ نوٹ: پہلے چار پھیرے فرض اور بعد کے تین پھیرے واجب ہیں۔

اِس سعی کے چند واجب ولازم کام :

طواف کے بعد سعی شروع کرنا (سعی، طواف سے پہلے کبھی نہیں ہو سکتی)۔ اِحرام کی حالت میں یہ سعی کرنا۔ سعی کی اِبتداء صفا سے کرنا (صفا سے مروہ پہلا پھیرا) اور (آخری پھیرا) مروہ پر ختم کرنا۔ پیدل سعی کرنا (بلا عذر سواری پر سعی کرنے پر دَم لازم ہوتا ہے)۔ سات پھیرے پورے کرنا۔ اِس کے خلاف کرنے پر سعی ہوگی ہی نہیں اور دَم واجب ہوگا۔

اِس سعی کے چند مسنون و مستحب اعمال :

حجرِ اسود کے استیلام کے بعد سعی شروع کرنا، صفا پر چڑھ کر **لا الٰـہ الا اللـہ**، **اللـہ اکبر ولِلّٰہ الحمد** تین مرتبہ پڑھنا، سعی کا وضو کی حالت میں ہونا، سعی کی نیت کرنا، اللہ کے دھیان اور مسنون دعاؤں کے ساتھ سعی کرنا۔ صفا اور مروہ پر لمبی دُعائیں مانگنا، میلین اخضرین کے درمیان مردوں کا ہلکی دوڑ لگانا...... یہ مسنون و مستحب اعمال بھی ضرور کرنے چاہیئں مگر یہ عذر وغیرہ سے چھوٹ گئے تو دَم واجب نہیں ہوگا۔

(۴) حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا): یہ عمرہ میں واجب ہے۔

چوتھائی سر کا حلق یا قصر واجب ہے۔

حلق یا قصر کے چند واجب ولازم کام :

حلق یا قصر سعی کے بعد ہونا۔ حدودِ حرم میں ہونا اور پورے سر کے بالوں میں سے چوتھائی حصہ (پاؤ سر) کے بالوں کا منڈانا یا کترنا۔ بالوں کا منڈانا صرف مردوں کے لئے ہے۔ (مثال کے طور پر یوں فرض کیجئے کہ سر میں ایک لاکھ بال ہیں تو پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا منڈانا یا (خصوصاً عورتوں کو) اُنگلی کے ایک پورے (تقریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا کترنا واجب ہے)۔ نوٹ : مردوں کو پورے سر کے بالوں کا منڈانا اور عورتوں کو پورے سر کے بالوں میں سے اُنگلی کے ایک پورے (قریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد کترنا مسنون و افضل ہے۔

یہ چار کام تو عمرہ کے فرائض وواجبات ہیں۔ اِن میں سے کوئی چھوٹ جائے تو عمرہ ہی نہیں ہوگا بغیر تدارک کے۔

البتہ زمزم کے کنویں پر جانا، ملتزم کو چمٹنا، (بغیر طواف) حطیم میں داخل ہونا وغیرہ مستحب اعمال ہیں۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد جب کبھی موقع ملے کئے جاسکتے ہیں۔ اگر موقع نہ ہوا اور یہ مستحب اعمال نہ کئے جاسکے تو بھی عمرہ ہوجاتا ہے۔

عمرہ سے پہلے کچھ فضائل عمرہ کا پھر استحضار کرلیجئے :

و اتموا الحج والعمرة لله پورا پورا ادا کیا کرو حج اور عمرہ کو خالص اللہ کے واسطے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ افضل ترین عمل نیکی والا حج یا نیکی والا عمرہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیانی حصہ کے لئے کفارہ ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ جل شانہ کا وفد ہیں، اگر وہ لوگ دعاء مانگیں تو اللہ جل شانہ ان کی دعاء قبول کرتا ہے۔ اور اگر وہ مغفرت چاہیں تو اللہ جل شانہ ان کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ متابعت کرو درمیان حج اور عمرہ کے کہ وہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسا آگ کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

عمرہ کا آسان ترین طریقہ

اپنے گھر نکلنے سے پہلے اپنے دِل ودماغ، روح وباطن کو اللہ کے غیر سے، شرک وکبر کی نجاستوں سے، مخلوقات کی محبت، خوف

، آس وحرص، اُمید وبھروسہ، یقین وتأثر کے اثرات سے نیز اپنی ذات کے بُت سے پاک کرکے، اللہ اور اُس کے بندوں کا معاملہ حتیٰ الامکان صاف کرکے خوب معافی صافی، توبہ واستغفار کرکے نیز بدن کو غیر ضروری بالوں، ناخنوں سے صاف کرکے (غسل کے تین فرائض اور پانچ سنتوں کی رعایت کے ساتھ) غسل کرکے (جس میں وضو کے چار فرائض اور اٹھارہ سنتوں کی رعایت کے ساتھ) وضو کرکے دو رکعت صلوٰۃ التوبہ اور صلوٰۃ الحاجہ نماز پڑھ لی جائے اور خوب دُعاء مانگ لی جائے۔ گھر سے باہر نکلنے کی دُعاء، سفر کی دُعائیں پڑھ لی جائیں۔ غیر محرموں سے ہرگز مصافحہ نہ کیا جائے۔

جس دن ہوائی جہاز سے سفر طے ہے، ہوائی اڈہ کی طرف نکلنے کے وقت سے پانچ چھ گھنٹہ پہلے اِحرام کی تیاری میں لگ جائیے، اپنا سامانِ سفر دھیان اور اطمینان سے باندھ دیجئے، قینچی اور چاقو جیسی چیزیں بڑی بیاگ میں ہی پیاک کیجئے، چھوٹی گلے میں لٹکائی جانے والی بیاگ میں قینچی اور چاقو ہرگز بھول کرکے بھی نہ رکھئے (ہوائی اڈہ پر اُس کو نکال لیتے ہیں)۔ اُسی وقت سے اپنا کھانا پینا بھی موقوف کیا جائے، کھانا پینا بند کیا جائے ورنہ ہوائی اڈہ پر اور ہوائی جہاز میں استنجاء کے لئے آنے جانے میں بے شرمی اور ناپاکی کے نیز اِحرام کے کپڑے اور بدن کے ملوث ہونے کے زیادہ امکانات اور قوی خطرات ہوتے ہیں۔

اہم بات ☆ **ہوائی اڈوں پر کموڈ (کرسی والے بیت الخلاء) ہیں**، اس میں داخل ہوکر بدن اور کپڑوں کو ناپاکی سے بچانا بہت مشکل بلکہ محال ہے۔ نیز ہوائی جہاز کے اندر کے بیت الخلاء کموڈ (کرسی والے)، انتہائی تنگ، پانی کے استعمال کا اس میں معمول نہیں ہوتا اور پہلی مرتبہ سفر کرنے والے ناواقفین رفقاءِ سفر اس کو بے انتہاء گندا کردیتے ہیں۔ اس کی کڑیاں کھولنے بند کرنے میں چوک بھول ہوکر بے شرمی کی پشیمانی اُٹھانی پڑتی ہے۔ کبھی کبھی اعلان ہوتا ہے کہ "بیت الخلاء جانے کی کسی کو اجازت نہیں۔ پانی کے لمٹ سے باہر استعمال پر ہوائی جہاز میں آگ لگنے کا خطرہ ہے"۔ اس لئے اِحتیاطاً سفر سے چار چھ گھنٹے پہلے نیز ہوائی جہاز میں کھانا پینا بند رکھئے۔

اِحرام کی تیاری :

ہوائی اڈہ کی طرف نکلنے کے وقت سے کئی گھنٹے پہلے (موقع ہو، ضرورت سمجھیں تو فرائض وسنن کی رعایت کے ساتھ غسل و وضو یا صرف) وضو کرکے بغیر سلی ہوئی دو بڑی چادریں، ایک پاجامہ کی جگہ/ دوسری کرتہ کی جگہ اچھی طرح لپیٹ لیجئے کہ سترِ عورت اور شرم وحیاء کا پورا پورا پاس ولحاظ رہے۔ عورتیں اپنے سیدھے سادھے شرعی طرز کے کرتے پاجامے، گاڑھے بڑے دوپٹے اور بغیر فیشن کے برقعے پہن لیں (زیورات اور زرق برق کا اس روحانی اور بابرکت سفر سے کیا جوڑ)۔ اُن میں جو عورتیں پاک ہیں وہ اور مرد حضرات دو رکعت نماز پڑھ لیں اور دُعاء مانگیں۔ مرد بھی ابھی سر ڈھانک کر نماز پڑھیں اور خوب دُعاء مانگیں۔

(۱) اِحرام : اصل میں اِحرام دو چیزوں کا نام ہے: (۱) نیت کرنا۔ (۲) پوری لبیک (لبیک یاد نہ ہو تو لا الله الا الله، الله اکبر) پڑھنا۔

اس کے بعد بہتر ہے اُسی جگہ (یا ہوائی اڈہ پر) اہتمام سے (تمتع والے) عمرہ کی نیت کریں : اے اللہ! میں تیری رضامندی کے لئے عمرہ کا اِرادہ کرتا/ کرتی ہوں، تو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔ نیت کرتے ہی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ـ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ معنیٰ مفہوم کے دھیان کے ساتھ مرد بلند آواز سے اور

عورتیں آہستہ تین مرتبہ پڑھ لیں (مسنون ہے) (کم از کم ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے)۔ جیسے ہی نیت کر کے لبیک پڑھی یعنی اِحرام کے یہ دو فرض ادا کیئے تو آپ کا اِحرام شروع ہو گیا۔ اگر کسی کو لبیک یاد نہ ہو تو **لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر** ایک بار یا تین بار ضرور پڑھ لیں۔ ساتھ ساتھ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کے خوب دُعاء مانگ لیجئے۔ اب آپ کا اِحرام بندھ گیا ہے۔ اب آپ کی یہ لبیک مسلسل ہر جگہ، ہر وقت جاری رہے گی انشاءاللہ، طواف شروع ہونے تک۔

جیسے نماز کی تکبیر شروع کرنے سے پہلے جو چیزیں حلال تھیں، نماز کی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہتے ہی وہ نماز پوری ہونے تک نمازی کے لئے حرام ہو جاتی ہیں۔ اِسی طرح نیت کر کے لبیک پڑھتے ہی بہت سی حلال چیزیں بھی عمرہ/ حج پورا ہونے تک حرام ہو جاتی ہیں۔ اِحرام کی حالت میں کن کن چیزوں سے بچنا ضروری ہے، اس کی تفصیل کتابوں میں پڑھی ہو گی اُس کا آپس میں مذاکرہ کر کے بچنے بچانے کی فکر کریں۔ خصوصاً (رفث) ازدواجی تعلقات اور اس کے متعلقات، فحش کام اور فحش بات، اپنوں اور پرایوں کے ساتھ بے شرمی اور بے حیائی والی تمام لائنوں سے حضر میں، سفر کے ہر مرحلہ میں، ہوائی جہاز میں، ہوائی اڈوں پر، جدہ میں، مکہ مکرمہ میں، حرم شریف میں، تنہائی اور مجمع میں مکمل پرہیز کرنا ہے۔ (فسوق) اِسی طرح باقی تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے ہر جگہ مکمل پرہیز کرنا ہے۔ (جدال) لڑائی جھگڑے، میں بڑا تو چھوٹا، میری جگہ تیری جگہ، میں پہلے تو بعد، مار پیٹ، گالی گلوج وغیرہ سے ہر جگہ مکمل پرہیز کرنا ہے۔

عورتوں کا احرام (حیاء، شرم، سادگی کے ساتھ):

عورتیں نیت کر کے لبیک پڑھ کر جب اِحرام میں آ گئیں تو معمول کے مطابق اپنے پورے بدن کو ڈھکی رہیں گی مگر صرف اُن کے چہرہ پر نقاب مسلسل چپکا رہنا منع ہے۔ مگر پردہ کا فریضہ اس کا تقاضہ کرتا ہے کہ چہرہ کھلا نہ رہے کہ وہ تو فتنہ کی خاص جگہ ہے۔ اِن دونوں ہی حکموں پر عمل کرنے کی صورت یہ ہے کہ اِحرام والی مستورات کو طوافِ عمرہ یا حج فرض کے اعمال و افعال یا اور کوئی شرعی و بشری شدید ضرورت کے لئے پردہ سے باہر نکلنے کی جب مجبوری پیش آئے تو وہ معمول کے مطابق پورا برقعہ تو ضرور پہنی رہیں گی ہی، اتنا کرنا ہے کہ اُن کے برقعہ کے نقاب کا کپڑا اُن کے چہرہ پر مسلسل لگا نہ رہے، اس کے لئے بارش کی ٹوپی یا آج کل فائبر گلاس کی ایک پٹّی ملتی ہے جس کے ساتھ اِلاسٹک ہوتا ہے اُس کو اپنے سر پر پہن لیں اور اُس پر برقع کا نقاب ڈال لیں۔ بے پردگی زندگی بھر نا جائز ہے، اِحرام میں تو بے پردگی سخت منع ہے۔

عورت پر پہلے پردہ فرض ہے پھر نماز و حج فرض ہے۔ ناجائز بے شرمی اور بے پردگی سے کبھی حج ہو سکتا ہے؟

آج کل حج میں جان بوجھ کر بے حد بے پردگی ہو رہی ہے۔ یہ بے پردہ عورتیں سب کے حج کو برباد کر کے سب کا گناہ اپنے سر لیتی ہیں۔

نوٹ: اِحرام کی حالت میں بھی عورتوں کو وضو کرتے وقت پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک چہرہ دھونا فرض ہے اور سر پر سے برقع یا دوپٹہ ہٹا کر مسح کرنا بھی فرض ہے۔ مردوں سے بچ کر وضو کرنا بھی فرض ہے

جنایات (ممنوعات): دو قسم کی

جنایت کی جمع: جنایت لغت میں تقصیر اور خطا کو کہتے ہیں عمرہ اور حج کے معاملہ میں ہر اس فعل کا ارتکاب، جنایت ہے، جس کا کرنا احرام یا حرم کی وجہ سے ممنوع ہو:::

۱ : اِحرام کی جنایات (ممنوعات) :

خوشبو استعمال کرنا۔ (خود لگالے یا کسی جگہ یا فرد سے لگے، کم ہو یا زیادہ)، [خوب یاد رکھئے کہ بیت اللہ کی دیواروں اور پردوں پر خوشبو ہے] سِلا ہوا کپڑا پہننا، سر اور چہرہ ڈھانکنا (عورتوں کا صرف چہرہ ڈھانکنا)، اپنے بدن سے بال دور کرنا (جوں جدا کرنا یا مارنا)، ناخن کاٹنا، اِزدواجی تعلقات قائم کرنا، واجباتِ عمرہ وحج میں سے کسی واجب کو ترک کرنا، خشکی کے جانور کو شکار کرنا، ایسا جوتا، چپل پہننا جس میں بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔ (نوٹ: خوشبو سے بچنا اِحرام کی حالت میں بہت ہی ضروری ہے، اِس لئے ہوائی جہاز میں جو خوشبودار کاغذ کا رومال perfumed tissues دیا جاتا ہے اُس کو ہرگز اِستعمال نہ کیا جائے۔ اِسی طرح ٹوتھ پیسٹ tooth paste اور خوشبودار صابون سے بچنا لازمی ہے)

۲ : حرم کی جنایات (ممنوعات) :

حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا، حرم کے خودرو درخت یا خودرو گھاس کاٹنا۔

جنایات (ممنوعات) کے ارتکاب پر کب دَم یا کوئی جرمانہ لازم ہوتا ہے؟

قاعدہ کلیہ: یاد رکھئے

☆ جنایات کا ارتکاب اگر بلا عذر کیا جائے اور اس فعل کو کامل طور سے کیا جائے تو دم کا وجوب حتمی طور سے متعین ہے۔

☆ اور اگر بلا عذر ناقص طریقہ سے کیا جائے تو صدقہ کا وجوب حتمی ہے۔ ☆ اور اگر عذر کی وجہ سے ارتکاب کیا اور کامل طور سے کیا تو دم یا روزہ یا صدقہ بطور تخییر واجب ہوتا ہے یعنی تینوں میں سے جو چاہے ادا کر سکتا ہے۔ ☆ اور اگر عذر کی وجہ سے ناقص طور پر کیا ہے تو روزہ یا صدقہ واجب ہوگا اور دونوں کا اختیار ہوگا کہ جو چاہے اختیار کرے۔ تفصیل وتشریح اہل علم اور مستند مسائلِ حج کی کتابوں جیسے معلم الحجاج سے معلوم کیجئے لیکن بطور خود مسئلہ کو کتاب سے سمجھنا آسان نہیں، اپنے مسلک کے مستند معتبر علماء سے سفر بھر میں قدم قدم پر پوچھتے رہئے

احکامِ حج بہت آسان ہیں، بات بات پر دَم واجب نہیں ہوتا۔

اِحرام میں بالوں کا مسئلہ:

غسل اور وضو کی ضرورت پر بغیر صابن لگائے اچھی طرح غسل اور اچھی طرح وضو کیا کریں۔ سر اور داڑھی کے بالوں کے ٹوٹنے کے خوف سے اگر غسل اور وضو اچھی طرح ادا نہیں ہوا تو نماز اور طواف، حج وعمرہ سب برباد ہو جائے گا۔ بیماری کی وجہ سے اگر بال گرتے ہیں تو کچھ واجب ہی نہیں ہوتا۔ وضو کرتے ہوئے وضو کی وجہ سے یا اور کسی طرح تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گیہوں صدقہ ہے، اگر خود قصداً بال اُکھیڑا تو ایک بال پر ایک مٹھی گیہوں صدقہ ہے اور اگر تین بال سے زیادہ قصداً اُکھیڑے تو صدقۂ فطر کی رقم واجب ہوتی ہے۔

آسان صورت یہ ہے کہ اِس عمرہ سے فراغت پر دو چار ریال/ چار پانچ ریال صدقہ لازماً دے دیں تو بوجھ ہلکا ہو جائے گا، زیادہ دینے میں حرج نہیں۔ البتہ غسل کی ضرورت پر غسل، وضو کی ضرورت پر وضو اہتمام سے معمول کے مطابق کرتے رہیں۔ بالوں کی فکر میں غسل اور وضو میں ہرگز کوئی کمی وکوتاہی نہ کریں۔

اِحرام میں سِلا ہوا کپڑا پہننا :

ایک دن کامل (۱۲ گھنٹے) یا ایک رات کامل (۱۲ گھنٹے) مرد نے اِحرام کی حالت میں سِلا ہو کپڑا پہنا، اسی طرح پہنا جس طرح اس کو عام طور سے پہنا جاتا ہے تو دَم واجب ہے اور اُس سے کم مثلاً اگر ایک گھنٹہ پہنا ہو تو صدقۂ فطر کی مقدار گیہوں یا اُس کی رقم (ریال) صدقہ کرے اور گھنٹہ سے کم پہنا تو ایک مٹھی گیہوں دے دے۔

اِحرام میں سر یا چہرہ ڈھانکنا :

مثلاً: ایک دِن کامل (۱۲ گھنٹے) یا ایک رات کامل (۱۲ گھنٹے) پورا چہرہ، پورا سر یا چوتھائی چہرہ، چوتھائی سر کسی نے خود (یا کسی اور نے) عمامہ، ٹوپی یا سِلے ہوئے کپڑے سے یا بغیر سلے کپڑے سے ڈھانکا یا عورت نے صرف چہرہ کو ڈھانکا تو دَم واجب ہوگا۔ چاہے قصداً ڈھانکا ہو یا سہواً، سونے کی حالت میں یا جاگنے کی، رضامندی سے یا زبردستی سے، عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے (ڈھانکا ہو)۔ اور اگر ۱۲ گھنٹوں سے کچھ کم وقت (مثلاً ۶ گھنٹے تک ڈھانکا) یا چوتھائی حصہ سے کم حصہ ڈھانکا تو صدقہ واجب ہے، دَم واجب نہیں۔

اِحرام میں شرعی عذر والے معذوروں اور بیماروں کی رعایت شریعت میں ہے:

ہر قسم کا بخار، سخت سردی، سخت گرمی، زخم پھنسی کا ہو یا ہتھیار کا، درد تمام سر کا یا آدھے سر کا، سر میں جوئیں کثرت سے ہو جانا، مرض یا سردی سے ہلاک ہونے کا ظن غالب ہونا۔ اِن اعذار والوں سے ایسی جنایت (غلطی) صادر ہوئی جس پر دَم واجب ہوتا ہے تو ان کے عذر کی رعایت میں اُن کو اختیار ہے کہ دَم دیں یا چھ/ ۶ صدقۂ فطر کی مقدار گیہوں یا اُس کی رقم (ریال) صدقہ کریں یا تین/ ۳ روزے رکھیں اگرچہ مالدار ہوں۔ اور اگر ان اعذار والوں سے ایسی جنایت (غلطی) صادر ہوئی جس پر صدقہ واجب ہے تو روزہ اور صدقہ میں اختیار ہوگا ۔ سردی اور بیماری میں سختی سے کام نہ لیں

سفر اور مکہ مکرمہ کا داخلہ :

گناہوں سے بچتے ہوئے، حج و دیگر ضروریات کا علم سیکھتے سکھاتے، نماز، ذکر و تلاوت، اذکارِ مسنونہ، لبیک و دعاؤں کا اہتمام کرتے ہوئے سفر کے مختلف مراحل پار کر کے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ، جاگتے ہوئے، شکر و استغفار اور شوق و خوف کی ملی جلی کیفیات کے ساتھ مکّہ مکرّمہ میں داخل ہو جائیے۔ بستی میں داخل ہونے کی مسنون دعائیں پڑھ لیجئے۔ ایک دعاء مکّہ مکرمہ داخل ہو کر یہ بھی پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ بِھَا قَرَا رًاوَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالاً اے اللہ اس بستی میں مجھے قرار اور دلجمعی نصیب فرما اور یہاں مجھے رزق حلال عطا فرما۔ نیک اعمال کی مسلسل مشغولیت سے قرار، اطمینان اور دلجمعی نصیب ہوگی اور پیٹ میں حلال ہی جائے (مشتبہ یا حرام نہ جائے) اس کی ہر جگہ خود ہی فکر و تدبیر کرنی پڑے گی۔

فریجڈ/فورین کے پیک گوشت سے پرہیز :

ایک مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ فورین سے امپورٹیڈ فریج کے پیک گوشت/تیارشدہ ready made or packed frozen meat سے جدہ، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ اور اُن کے راستوں میں بالکل پرہیز کیجئے۔ (حالانکہ وہاں اکثر وہی گوشت ملتا ہے

۔ ٹورس میں ہوٹلوں میں ہر جگہ عام طور پر اسی گوشت کا چلن ہے) ۔ بچنے کا بچانے کا اِہتمام کیجئے ۔ آپ لوگ وہاں سبزیوں اور خوب پاک وصاف کر کے پھلوں کا استعمال کیجئے ۔ گوشت کھانا ہی ہے تو مقامی ذبح کیا ہوا تازہ گوشت ' چاہے جتنا مہنگا ملے' خود خرید کر لا کر پکا کر کھائیے ۔ پیٹ میں خالص حلال ہی پہنچے' یہ ہر ایک کی اپنی ذاتی ذمہ داری ہے ۔ حرام ومشکوک غذاؤں foods اور مشروبات cold drinks سے خود بچیئے اور اوروں کو بچائیے ۔

مکہ مکرمہ اتر کر

مکہ مکرمہ اتر کر پہلے اپنے کمرہ میں اپنا سامان ترتیب دیجئے (اپنی مستورات کے لئے اجنبیوں سے آڑ اور پردے کا پہلے ہی دِن بلکہ پہلے ہی گھنٹہ میں انتظام کر دینے میں چوکنا رہنا چاہیئے ۔ ہاں...... کمروں میں بھی اجنبیوں سے خلوت نہیں رہنی چاہیئے) ۔ کھائیے پیجئے ' اپنی نیند پوری کیجئے پھر موقع ملے تو خوشبو کا صابن استعمال کئے بغیر بدن پر پانی بہا کر احرام بدل لیجئے ۔ خوب تازہ دم ہو کر مضبوط وضو کے ساتھ طواف کرنے کے لئے حرم شریف کی طرف چلئے (جو عورتیں حیض ونفاس میں ہیں وہ پاک ہونے تک حرم میں نہ جائیں' نہ طواف کریں ' پاک ہونے کے بعد وہ حرم میں آئیں گی' تب تک وہ احرام میں ہی رہیں گی) ۔ جو دروازہ سامنے ملے اس کا نام یا نمبر یاد رکھ کر سنتوں اور آداب کی رعایت کے ساتھ اسی سے اندر داخل ہو جایئے ۔ (اپنے جوتے چپل نکال کر ایک تھیلی میں پیک کر کے اُس تھیلی کو آپ اپنے گلے میں لٹکی ہوئی تھیلی میں رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو ورنہ حفاظت کی آپ کی اپنی ذمہ داری ہے)

مسجدِ حرام میں ایک نماز پر ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے ۔ مگر خواتین کو اپنی قیام گاہ پر نماز کا اتنا ہی ثواب ملتا ہے

بیت اللہ شریف پر نظر :

بیت اللہ شریف پر جب نظر پڑے تو تین بار اللہ اکبر لا ا له الا اللّه پڑھئے اور مسنون دعائیں یاد ہو تو پڑھ لیجئے اور ہاتھ اٹھا کر درود شریف پڑھ کر خوب دعائیں مانگ لیجئے' قبولِ دعاء کا مقام ہے ۔ اذان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے آپ پہنچ چکے ہوں تو طواف شروع کر دیجئے ورنہ فرض نماز کے آدھ پون گھنٹہ بعد طواف شروع کر دیجئے ۔ حد سے زیادہ بھیڑ میں طواف مشکل ہے

(۲) بیت اللہ شریف کے گرد طواف : طواف کا طریقہ

Settings\admins\Desktop\Hajj
data\Jamrat\Tawaaf.jpg not found.

(نوٹ : خانۂ کعبہ پر، حجرِ اسود پر بیچارے لوگ خوشبو لگائے ہوئے ہیں۔ احرام کی حالت میں آپ کو خوشبو سے بچنا لازم ہے ورنہ دَم لازم ہوگا۔ اسلئے آپ بیت اللہ اور حجر اسود سے فاصلہ سے طواف کیجئے۔ خوشبو اور بھیڑ سے بچنے کے لئے دور سے طواف کیا جاسکتا ہے)۔

مطاف پہنچ کر دور سے سب سے پہلے حجر اسود کا کونہ تلاش کیجئے۔ جب حجر اسود کا کونہ نظر آئے تو دور ہی سے اُس کی سیدھ پر آپ اپنا چہرہ اور سینہ بیت اللہ کی طرف کر کے، اِس طرح ٹھہریئے کہ حجر اسود کا کونہ آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف ہو۔ یہیں (صرف مرد حضرات اضطباع کریں گے یعنی داہنے (سیدھے) کندھے پر سے اِحرام کی چادر ہٹا کر پیچھے سے داہنے (سیدھے) بغل میں سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دینا۔ اور یہ اِضطباع طواف کے سات چکروں میں ہوگا فقط، نماز اور سعی میں نہیں ہوگا)۔ یہیں اب طواف کی نیت کیجئے کہ یا اللہ...... میں آپ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سات چکروں کے ساتھ طواف کی نیت کرتا/کرتی ہوں تو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔ نیت کرنے کے بعد وہیں دور سے اُس (حجر اسود کے) کونہ کی سیدھ پر قبلہ رو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر **بسم اللہ، اللہ اکبر، لاالٰہ الا اللہ و للہ الحمد** پڑھئے اور مسنون دُعاء یاد ہو تو پڑھ لیجئے۔ پھر فوراً وہیں دور سے ہی حجر اسود کی طرف دونوں ہاتھوں سے اشارہ (استیلام) ایسا کیجئے گویا آپ کے دونوں ہاتھ حجر اسود پر آپ نے رکھ دیئے ہیں اور موقع ہو تو یہاں بھی **بسم اللہ، اللہ اکبر، لاالٰہ الا اللہ و للہ الحمد** پڑھ کر دونوں ہاتھوں کو بغیر آواز چوم لیجئے پھر وہیں کھڑے کھڑے داہنے مُڑ کر طواف شروع کیجئے۔ (وہ جو اِحرام کی اِبتدا سے آپ لبیک پڑھ رہے تھے، اب طواف شروع کرتے ہی آپ کی **لبیک اللٰھم لبیک** کا وقت پورا ہوا، اب طواف وسعی میں لبیک لازم نہیں)۔ مرد حضرات تو طواف کے تین پہلے پھیروں میں جتنا ہوسکے رمل کریں گے یعنی ذرا اَکڑ کر پہلوانوں کی چال چلیں گے اور باقی چار پھیرے معتدل رفتار پر پورے کریں گے (عورتوں کے لئے رمل نہیں ہے)۔ طواف میں مسنون دعائیں جو آپ کو یاد ہیں وہ پڑھ لیجئے۔ **سُبحَانَ اللہِ و الحمد للہ ولاالٰہ الا اللہ و اللہ اکبرو لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** یا **لَآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحدَہٗ لا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ الُملُکُ وَ لَہُ الُحَمُدُ وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیُ ٍقَدِیُرٌ** یا دوسرے کلمے سورتیں اور دعائیں یا اپنی زبان میں دعائیں پڑھتے ہوئے یا خاموش اللہ کے دھیان میں طواف میں مشغول رہیں گے۔ کچھ نہ یاد ہو تو یقین اور دھیان، جوش وولولہ کے ساتھ **اشھدان لآالٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ**

گنگناتے رہیں۔ اب چونکہ دور سے طواف ہورہا ہے اس لئے رکنِ یمانی کی طرف اشارہ بھی نہیں کرنا ہے اور وہاں سے گزرتے وقت **اللھم انی اسئلک العفو وا لعا فیة فی الدنیا و الاٰخرة اور ربنااٰتنا فی الدنیا حسنة** والی دُعاء یاد ہو تو پڑھتے ہوئے ورنہ وہی اوپر والا کلمہ یا اپنی زبان و دل کی دعائیں پورے طواف میں جاری رہیں۔ اس لئے کہ طواف میں کسی خاص دُعاء کا پڑھنا فرض و واجب نہیں۔ یہ پہلے اِستلام کے ساتھ پہلا پھیرا پورا ہوا' حجر اسود سے شروع ہو کر حجر اسود پر ختم۔

اب حجر اسود کے کونہ کی سیدھ پر سے دور سے صرف ہاتھ کے اشارہ سے دوبارہ استیلام کر کے فوراً اگلے پھیرے کے لئے آگے بڑھیں گے۔ اس طرح سات پھیرے لگانے کا نام ایک طواف ہے۔ طواف شروع کرنے سے پہلے والے استیلام اور ختمِ طواف والے آخری استیلام میں چہرہ' سینہ اور پیروں کی اُنگلیوں کا رُخ بیت اللہ کی طرف کرنے میں شرعاً کوئی خطرہ نہیں۔ البتہ دورانِ طواف کے استیلام میں چہرہ' سینہ اور پیروں کی اُنگلیوں کا رُخ بیت اللہ کی طرف کرنے میں اِن ہنگامی حالات اور بھیڑ بھاڑ میں سینہ یا پیٹھ کے بیت اللہ کے رخ پر ہوتے ہوئے طواف ہونے کا خطرہ رہتا ہے جو ممنوعاتِ طواف میں سے ہے۔ دورانِ طواف اللہ کا دھیان رہے۔ عورتوں اور گناہوں سے بچنے کے لئے بھیڑ میں نہ گھستے ہوئے دور سے طواف کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ : اِحرام کی حالت میں دیواروں' پردوں کی خوشبو آپ کو لگی تو دَم واجب ہوگا۔ اس سے بچنے کے لئے دور سے ہی طواف کیجئے۔

عمرہ کے اِس طواف کے چند واجب و لازم کام :

اِحرام۔ سترِ عورت ۔ ہر ہر شوط و چکر میں آخر تک غسل و وضو کی طہارت کا باقی رہنا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کرنا۔ حجرِ اسود (کی پٹّی پر) سے داہنی طرف سے طواف کی اِبتداء کرنا۔ پیدل طواف کرنا (بغیر عذر سواری پر طواف نہ کرنا)۔ دورانِ طواف حطیم کے دائرہ میں داخل نہ ہونا۔ دورانِ طواف سینہ اور پیٹھ کعبۃ اللہ کی طرف نہ ہونے دینا۔ سات شوط پھیرے لگانا (نہ کم نہ زیادہ)۔ اور سات شوط پورے کر کے دو رکعت نماز (پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی) پڑھ لینا۔

نوٹ : پہلے چار شوط فرض اور بعد کے تین شوط واجب ہیں۔

اِن لوازمات و واجبات کا اچھی طرح خیال اور دھیان رکھ کر طواف نہیں کیا گیا تو یہ طواف کا فریضہ خطرہ میں پڑے گا۔ پھر یا صحیح ترتیب پر طواف کو دوہرانا پڑے گا یا حدودِ حرم میں (بکرا قربان کر کے) دَم دینا پڑے گا۔

عمرہ کے اِس طواف کے چند مسنون و مستحب اعمال : نیت کے وقت اِضطباع (داہنے کندھے پر سے اِحرام کی چادر ہٹا کر پیچھے کی طرف سے داہنی بغل میں سے لے کر بائیں کندھے پر ڈالنا) ' حجرِ اسود کے استیلام کے ساتھ طواف شروع کر کے استیلام پر ختم کرنا' ذکر و فکر' اللہ کے دھیان و استحضار کے ساتھ طواف کرنا۔ اور طواف کے شروع کے تین شوط میں رَمل (مرد حضرات ذرا سا اکڑ کر' پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے' ذرا سا تیز قدم چلنا) جتنا ہو سکے سنت ہے۔ آسانی کے ساتھ مقامِ ابراہیم میسر آئے تو طواف کی دو رکعت وہاں پڑھنا۔ اس پر عمل کی جتنی ہو سکے کوشش ضرور ہو مگر یہ مستحب اعمال کسی عذر و وجہ سے چھوٹ گئے تو طواف ہو جائیگا ۔ توبہ استغفار سے کام چلے گا' دَم کا بکرا دینا نہیں پڑے گا۔ طواف کے سات پھیروں کے بعد اضطباع ختم۔ اب احرام کی چادر ٹھیک کر کے دو رکعت پڑھ لیجئے۔ ہو

گیا آپ کا طواف۔

نوٹ: (اللہ ہی کے [گھر کے] چکر لگا کر اللہ ہی سے لینا مردانِ میدان کا کام ہے)

(۳) سعی صفا و مروہ کے درمیان: سعی کا طریقہ

طواف کے بعد فوراً یا کئی گھنٹوں کے بعد جب آپ سعی کرنا چاہیں (شرعاً اجازت ہے) تو حجرِ اسود (کے کونہ کی سیدھ پر) آکر استیلام کیجئے اور پلٹ کر اُسی کونہ کے پیچھے چلتے رہیئے تو باب الصفا safa کا بورڈ نظر آئے گا۔ اُس کے پیچھے چلتے رہئے۔ لیجئے آپ صفا پر پہنچ گئے۔ بہت اوپر چڑھنا ضروری نہیں۔ تھوڑی سی اونچائی پر بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے کانوں تک ہاتھ اُٹھائے بغیر بلکہ دُعاء کے لئے جیسے ہاتھ اٹھاتے ہیں اُس طرح ہاتھ اُٹھا کر لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر ولِلّٰہ الحمد تین مرتبہ پڑھ لیجئے اور خوب دُعاء مانگ لیجئے۔ پھر مسنون دعائیں یاد ہوں تو پڑھ لیجئے ورنہ یہ کہتے ہوئے کہ یا اللہ...... میں آپ کی رضاء کے لئے سعی کرتا ہوں، آپ اُس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما: سعی شروع کر دیجئے۔ سعی کے دوران لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡ ءٍ قَدِیۡرٌ اور رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ اَنۡتَ الۡاَعَزُّ الۡاَکۡرَمُ وغیرہ جو دعاء یاد ہو یا جس میں جی زیادہ لگے وہ پڑھتے رہیں۔ جب ہرے ستون اور بتیوں کے قریب آئیں تو مرد ہلکی سی دوڑ لگائیں، حتیٰ کہ جب اگلی ہری بتیوں اور ستونوں پر پہنچیں تو وہ ہلکی سی دوڑ بھی موقوف کر کے اپنی معتدل رفتار میں چلتے رہیں۔ جب مروہ پر پہنچیں تو رُک کر بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے خوب دعاء مانگیں۔ یہ سعی کا ایک پھیرا ہوا۔ پھر مروہ سے صفا کی طرف چلیں۔ چلتے ہوئے پھر جب ہرے ستون اور بتیوں کے قریب آئیں تو مرد ہلکی سی دوڑ لگائیں، حتیٰ کہ جب اگلی ہری بتیوں اور ستونوں پر پہنچیں تو وہ ہلکی سی دوڑ بھی موقوف کر کے اپنی معتدل رفتار میں چلتے رہیں۔ یہاں تک کہ جب صفا پہنچیں تو پھر بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے گڑگڑا کر دعاء مانگیں یہ آپ کا دوسرا پھیرا ہوا سعی کا۔ اس طرح اللہ کی رضاء، اس کے خلیل ؑ کی پاک بیوی کی نقل اور نبی آخر الزماں ﷺ کی اتباع میں سات پھیرے لگانے ہیں۔ آپ کا آخری پھیرا مروہ پر ختم ہوگا انشاء اللہ۔ ہر پھیرے میں صفا و مروہ پر ضرور لمبی لمبی دعائیں مانگنی ہیں۔ اِسی سعی پر زم زم ملا ہے۔ ہمیں بھی ہمارا چاہا ملے گا انشاء اللہ۔

نوٹ: (اللہ ہی پر کامل بھروسہ کرتے ہوئے جائز سبب کی سعی مشغولی رخصت ہے)

عمرہ کی اِس سعی کے چند واجب اور لازم کام :

طواف کے بعد سعی شروع کرنا (کوئی سعی، طواف سے پہلے کبھی نہیں ہو سکتی)۔ اِحرام کی حالت میں یہ سعی کرنا۔ سعی کی اِبتداء صفا سے کرنا (صفا سے مروہ پہلا پھیرا) اور (آخری پھیرا) مروہ پر ختم کرنا۔ پیدل سعی کرنا (بلا عذر سواری پر سعی کرنے پر دَم لازم

ہوتا ہے)۔ سات پھیرے پورے کرنا۔ اِس کے خلاف کرنے پر سعی ہوگی ہی نہیں۔

نوٹ: پہلے چار پھیرے رکن اور باقی تین پھیرے واجب ہیں۔

عمرہ کی اِس سعی کے چند مسنون و مستحب اعمال :

حجرِ اسود کے استیلام کے بعد سعی شروع کرنا، صفا پر چڑھ کر **لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر وللہ الحمد** تین مرتبہ پڑھنا، سعی کا وضو کی حالت میں ہونا، سعی کی نیت کرنا، اللہ کے دھیان اور مسنون دعاؤں کے ساتھ سعی کرنا۔ ہر پھیرے میں صفا اور مروہ پر لمبی دُعائیں مانگنا، میلین اخضرین کے درمیان مردوں کا ہلکی دوڑ لگانا...... یہ مسنون و مستحب اعمال بھی ضرور کرنے چاہییں مگر یہ کسی عذر وغیرہ سے چھوٹ گئے تو دَم واجب نہیں ہوگا۔

سعی سے فارغ ہوکر آپ بال منڈانے یا کترنے کے لئے اپنے کمرہ میں تشریف لے جایئے۔ وہاں اطمینان کے ساتھ پردہ میں اپنی محرم مستورات کے سر کے بال اُصول وآداب کے مطابق کتروادیجئے اور آپ اپنے سر کے بال بھی منڈادیجئے۔

نوٹ: طواف وسعی سے فارغ ہونے کے بعد آپ اپنے ساتھی کا اور آپ کا ساتھی آپ کا حلق یا قصر کرادے، دم نہیں لازم ہوتا۔

(۴) حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا): یہ عمرہ میں واجب ہے۔ چوتھائی سر کا حلق یا قصر واجب ہے

حلق یا قصر کے چند واجب ولازم کام : سعی کے بعد ہونا۔ حدودِ حرم میں ہونا اور پورے سر کے بالوں میں سے چوتھائی حصہ (پاؤ سر) کے بالوں کا منڈانا یا کترنا۔ مثال کے طور پر یوں فرض کیجئے کہ سر میں ایک لاکھ بال ہیں تو پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا منڈانا یا (خصوصاً عورتوں کو) اُنگلی کے ایک پورے (تقریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا کترنا واجب ہے۔

البتہ مردوں کو پورے سر کے بالوں کا منڈانا اور عورتوں کو پورے سر کے بالوں میں سے اُنگلی کے ایک پورے (قریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد کترنا مسنون وافضل ہے۔

یہ چار کام تو عمرہ کے فرائض وواجبات ہیں۔ اِن میں سے کوئی چھوٹ جائے تو عمرہ ہی نہیں ہوگا بغیر تدارک کے۔

نوٹ : ان چار کے علاوہ زمزم کے کنویں پر جانا، ملتزم کو چمٹنا، حطیم میں (بغیر طواف) داخل ہونا وغیرہ مستحب اعمال ہیں۔ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد جب کبھی موقع ملے، کئے جاسکتے ہیں۔ اگر موقع نہ ہوا اور یہ مستحب اعمال نہ کئے جاسکے تو بھی عمرہ ہوجاتا ہے۔

ایک اہم مشورہ : اِس عمرہ سے، اسی طرح حج سے فارغ ہو ۵ / ۱۰ ریال یا زیادہ صدقہ کرنے میں اپنے عمرہ کی چھوٹی، ہلکی پھلکی کوتاہیوں جیسے غسل وضو میں بالوں کا خود گرنا، مستورات کے نقاب کا باوجود اِحتیاط چہرہ کو لگنا وغیرہ کا تدارک ہوجائے گا انشاءاللہ۔

عمرہ کے بعد (حج سے پہلے) حدودِ حرم میں ہماری مصروفیات
اور اُس سے متعلق بہت ہی ضروری باتیں

عمرہ کے بعد آپ (تمتع والوں کا) اِحرام اگرچہ کھل گیا ہے مگر آپ پاک اور مقدس دائرۂ حدودِ حرم میں ہیں۔ آپ کے کمرے حدودِ

حرم ہی میں ہیں۔ اس کا لحاظ رہے کہ کسی قسم کی بے حرمتی ہرگز ہونے نہ پائے۔ بازاروں کی فضاؤں میں گھومنے سے عمرہ کے تمام انوار ختم ہوکر ساری محنت پر پانی پھر سکتا ہے۔ تھوڑا سا جو وقت ہمیں ملا ہے اِس مقدس مقام پر، اِس میں ہم وہی کام کریں جو ہمارے نبی ﷺ اور حضراتِ صحابۂ کرامؓ زندگی بھر کیا کرتے رہے ہیں: وہ ہے توحید وایمان کی دعوت کے مذاکرے کہ کس طرح حقیقی توحید اور مطلوب ایمان دلوں میں، دِلوں کی گہرائیوں میں رچ بس جائے۔ اسباب اور چیزوں کی عظمت و بڑائی، یقین وتاثر دلوں کی جڑوں سے نکل کر ایک ہی ایک اللہ کی ذات کی عظمت و بڑائی، اُسی کا یقین وتاثر، اُسی سے اُمید اور خوف دلوں کی جڑوں میں سما جائے۔ اُس کے عظیم نبی ﷺ کو اُسی اللہ جل شانہ کے (قرآن وسنت کی صورت میں) دیئے ہوئے اعمال میں دنیا اور آخرت کی تمام تر عزتوں اور کامیابیوں کا پختہ یقین اور کامل اعتماد قلوب کی گہرائیوں میں اُتر جائے۔ قرآن وسنت کے سیکھنے سکھانے، سمجھنے سمجھانے اور اُس کے مطابق زندگیاں گزارنے کا عمومی ماحول قائم ہو جائے۔ حق قائم ہو جائے اور باطل مِٹ جائے، اسی میں جان ومال وغیرہ کی ساری قوتیں لگیں...... عمرہ سے فارغ ہو کر اپنے کمرہ میں، اپنی بلڈنگ کے ہر کمرہ میں بلکہ مکہ مکرمہ کی ہر بلڈنگ کے ہر کمرہ میں ان فکروں اور تدبیروں کے روزانہ حلقے لگیں۔ یہاں تک کہ ہر ہر فرد اِس جدوجہد کو اپنی زندگی کا مقصد بنالے۔ نتیجہ میں ہر ایک کا بازاروں سے دِل اُٹھ جائے اور ہر ایک توحید وایمان، قرآن و سنت کی دعوت کی فضاؤں میں، اُس کے سیکھنے سکھانے، سمجھنے سمجھانے کے حلقوں میں، خشوع وخضوع والی نمازوں میں، والہانہ طور پر ذِکرِ اِلٰہی میں تسبیح وتحمید وتکبیر وتہلیل میں، عشق ومحبت سے پُر درود وسلام میں، سچی پکی توبہ واِستغفار میں، آہ وزاری والی لمبی لمبی دُعاؤں میں، ذوق وشوق سے تلاوتِ قرآن میں، اذکارِ مسنونہ میں، مبارک ومقدس سننِ نبوی کو نشاط و بشاشت کے ساتھ اِختیار کرنے میں اور اللہ کی رضاء و خوشنودی کے لئے ایک دوسرے کی خدمت اور کام آنے میں مصروف سے مصروف تر ہو جائے۔ پھر یہ مصروفیت اُس کی طبیعتِ ثانیہ بن جائے کہ مدینہ طیبہ کے قیام میں، ایامِ حج میں منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں، مکہ مکرمہ میں، واپس آکر اپنے وطن میں آخر تک یہی مصروفیت رہے۔

عمرہ کے بعد وقت ضائع نہ کریں :

نئے حاجی جوش وخروش میں رات رات بھر حرم اور طواف میں چند رات بے ترتیبی کے ساتھ گزار کر، ٹھنڈا زم زم پی پی کر بیمار ہوتے ہیں۔ رات طواف میں دیر لگا کر دیر سے آکر سوکر حرم میں فجر کی نماز قضاء کرتے ہیں۔ لمبی لمبی باتوں کی مجلسیں قائم کرتے ہیں اور قیمتی وقت ضائع کرتے ہیں۔ آپ خود بھی بچیئے اور دوسروں کو حکمت وشفقت سے بچائیے۔

بیت اللہ شریف کو دیکھتے بیٹھنا بھیڑ میں گھس کر بے اُصولی والے عمروں اور نفل طوافوں سے بہتر ہے

نفلی عمرے کر کے اپنے آپ کو تھکایا نہ جائے کہ طبیعت کمزور ہو جائے اور حج کے زمانہ میں قوت اور نشاط باقی نہ رہے اور حج کے اعمال اچھی طرح ادا کئے نہ جاسکیں۔ بہتر اور محتاط بات یہ ہے کہ مذکورہ مصروفیات کے ساتھ احتیاط اور ہمت کے مطابق نفلی طواف کئے جاسکتے ہیں۔ مگر آج کل طواف میں بڑی بھیڑ اور بہت بے ترتیبی کی وجہ سے اپنا دین وایمان بچانا مشکل ہے، اِس

لئے بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہوئے کسی کونہ میں بیٹھنا بے ڈھنگے نفل طواف سے بہت بہتر عمل ہے۔

حرم میں اندر جگہ خالی رہتی ہے :

حرم میں اندر جگہ کافی رہتی ہے لیکن لوگ اندر جانے کے بجائے حرم کے باہر نیت باندھتے ہیں اور راستے بند کردیتے ہیں۔ آپ حرم کے باہر کی بھیڑ کو دیکھ کر کہیں رک نہ جایئے، چلتے رہیئے اور حرم شریف میں اندر پہنچ جایئے، اندر تہہ خانے میں اور نیچے اُوپر کافی جگہ خالی ملے گی انشاءاللہ۔

مستورات سے بچتے ہوئے طواف و نماز کا آپ مضبوط ارادہ اور عزمِ مصمم کریں، اپنی سی تدبیر و دعاء کریں۔

ہر ہر جگہ یہ فکر و تدبیر و دعاء لازم ہے۔ عورتوں سے بچے بغیر حج اور عمرہ برباد ہوتا ہے۔

نوٹ: مستورات کے لئے طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وداع (طوافِ وداع بھی جب جبکہ کوئی اُن کو ناپاکی کا عذر نہ ہو) یہ تین یا دو طواف تو لازمی ہیں۔ باقی کوئی طواف عورتوں پر لازم نہیں، اِسی طرح حرم کی نماز بھی اُن پر لازم نہیں۔ اور اِس دورِ فتنہ و فساد میں اُن کو خود بچنے اور دوسروں کو اپنے ذریعہ گناہوں میں مبتلا ہونے سے بچانے کیلئے باہر نکلنے سے خوب بچنا چاہیئے۔ پردہ کے پورے اُصولوں کی رعایت کے ساتھ عورتوں کو اپنے کمرہ میں ہی نماز پر دوہرا اجر ملے گا انشاءاللہ۔ عورتیں بغیر محرم (تنہا) طواف ہرگز نہ کریں اور نہ بازاروں میں جایا کریں۔

اشراق : عربی میں طلوعِ آفتاب :

حرم شریف کی گھڑیوں میں اِشراق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے، وہ دراصل طلوعِ آفتاب کا شروع وقت ہے۔ عرب میں طلوعِ آفتاب کو شروق یا اشراق الشّمس کہتے ہیں۔ حرم کی گھڑی میں اشراق کا نام دیکھ کر اُسی وقت نہیں نماز کی نیت نہ باندھیں، بلکہ اس کے ۱۵/۱۲ منٹ بعد اشراق پڑھنے والے حضرات اشراق پڑھیں۔

وہاں کے اِستنجاء خانوں میں احتیاط :

وہاں کے بیت الخلا میں پائپ سے براہ راست پانی استعمال کرنے کا معمول ہے۔ کبھی اوپر کی ٹنکی گرم ہونے پر گرم گرم پانی بیت الخلاء کی پائپ میں آسکتا ہے۔ لوٹے عام طور نہیں رکھے جاتے۔ اور پائپ میں پانی بہت تیز اور زور سے آتا ہے۔ اس لئے اس میں داخل ہونے سے پہلے خوب چیک کرلیا کریں کہ کس طرح استعمال کرنے میں اِحتیاط ہے، تاکہ اچانک کاک زیادہ گھمانے پر پانی تیزی سے آکر بیت الخلاء کی گندگی کہیں اپنے بدن اور کپڑوں پر نہ آئے۔ بہت ہی اِحتیاط سے کام لیں، دروازوں کی کڑیاں اچھی طرح لگایا کیجئے (مددگار محرم ساتھ رہا کرے)۔ جلدی میں ناپاکی بدن اور کپڑوں پر باقی رہے تو حرم کو گندا کرنے کا گناہ بہت سخت ہے اور نہ نماز ہوگی نہ طواف۔۔ عمرہ بھی گیا اور حج بھی گیا۔

کموڈ (کرسی والا بیت الخلاء) کا استعمال :

آپ کی قیام گاہوں میں کموڈ (کرسی والا بیت الخلاء) ہوسکتا ہے۔ آپ خود دیکھ لیجئے کہ آپ کس طرح اس کو استعمال کرسکیں

گے۔ اس میں بدن اور کپڑے پورے پورے خراب ہونے کا پورا اندیشہ ہوتا ہے، پاکی وطہارت مشکوک ہوتی ہے۔ اگر ایسا سابقہ پڑا تو اس قسم کے بیت الخلاء میں داخل ہوکر بدن کے پورے کپڑے نکال کرکہیں دور ٹانگ دیجئے اور فارغ ہونے کے بعد پورے بدن پر جہاں جہاں نجاست لگی ہے، پانی ڈال لیجئے کہ اس کے سواء دوسرا کوئی علاج نظر نہیں آتا۔ خوب پاکی کے بغیر حرم میں مت جائیے کہ بڑا گناہ ہے۔

☆**ادب حرم:** ؎ **باادب بانصیب...... بےادب بےنصیب**

مکہ مکرمہ/ مدینہ منورہ میں آپ کا قیام ہے۔ وہاں گندگیاں کرنا، وہاں کے راستوں پر تھوکنا، بلغم ڈالنا، ناک کی ریزش پھینکنا یہ سخت بےادبی ہے۔ تھوک وریزش وغیرہ کچرہ پھینکنے کے لئے وہاں قدم قدم پر بڑے بڑے ڈبے رکھے ہوئے ہیں اور ان کی مسلسل صفائی کے لئے چاق وچوبند عملہ بھی مقرر ہے۔

؎ اے نسیم! سر کو جھکا کے چلنا............ادب کی جا ہے ذرا سنبھل کے چلنا

حج

حج میں تین فرض ہیں۔ (کوئی ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج ہی نہیں ہوا)

﴿۱﴾ حج کا اِحرام :

(حجِ تمتع والے ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ اپنی قیام گاہ/ بلڈنگ ہی میں حج کا اِحرام باندھتے ہیں۔ کچھ حرم جا کر باندھتے ہیں)

۔ اپنی قیام گاہ/ بلڈنگ ہی میں اِحرام باندھنا کافی ہے۔

حج کا اِحرام باندھنے کا مطلب:

حج کی نیت کرنا، دل سے حج کی نیت کرکے پوری لبیک (یا لبیک یاد نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر) ایک یا تین بار پڑھنا۔ اِن دو عملوں کے مجموعہ کا نام اِحرام ہے۔ اس کتاب میں صفحہ ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۱ پر اِحرام کی تفصیل ابھی پڑھ لیجئے ۔

﴿۲﴾ وقوفِ عرفہ :

۹/ ذوالحجہ زوالِ آفتاب سے ۱۰/ ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک کسی بھی وقت حج کے اِحرام کی حالت میں حدودِ عرفات کے اندر کچھ وقت گزارنا۔ ۹/ ذوالحجہ غروبِ آفتاب تک حدودِ عرفات میں رُکنا واجب ہے۔ ۹/ ذوالحجہ غروبِ آفتاب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل جانے پر دَم واجب ہوتا ہے۔ شروع سے برابر حدودِ عرفات کی تحقیق کرتے رہیں کہ ہم عرفات کی حدود LIMITS میں ہیں؟ اندر ہی رہیں۔

﴿۳﴾ طوافِ زیارت :

۱۰/ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲/ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک رات دن میں کسی بھی وقت ضرور کرنا۔ اُن دنوں میں جو مستورات حیض ونفاس میں ہوں، وہ جب پاک ہوجائیں تب کریں تو ان پر دَم نہیں ہے۔ (جس نے وقوفِ عرفہ کیا ہے صرف وہی طوافِ زیارت کر سکتا ہے)۔ طوافِ زیارت کے بغیر حج ہوتا ہی نہیں اس لئے خواتین کو بھی طوافِ زیارت بہرحال کرکے ہی وطن لوٹنا لازم ہے۔

اس اہم طواف (طوافِ زیارت) کے چند واجبات ولوازمات:

سترِ عورت ۔ ہر ہر شوط و چکر میں آخر تک غسل و وضو کی طہارت کا باقی رہنا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کرنا۔ حجرِ اسود (کے کونہ) سے داہنی طرف سے طواف کی اِبتداء کرنا۔ پیدل طواف کرنا (بغیر عذر سواری پر طواف نہ کرنا)۔ دورانِ طواف حطیم کے دائرہ میں داخل نہ ہونا۔ دورانِ طواف سینہ اور پیٹھ کعبۃ اللہ کی طرف نہ ہونے دینا۔ سات شوط پھیرے لگانا (نہ کم نہ زیادہ)۔ اور سات شوط پورے کرکے دو رکعت نماز (پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی) پڑھ لینا۔......

(پہلے دن کی رمی، ذبح وحلق سے فارغ ہونے سے پہلے طوافِ زیارت کرنے والے کے لئے اِحرام بھی شرط ہے۔ اور رمی، ذبح وحلق کے بعد طوافِ زیارت کرنے والے کے لئے اِحرام شرط نہیں۔ ہاں! رمی، ذبح وحلق کے بعد سلے ہوئے کپڑوں میں طوافِ زیارت مسنون ہے)

نوٹ: پہلے چار شوط رکن اور بعد کے تین شوط واجب ہیں

۔ اِن لوازمات وواجبات کا اچھی طرح خیال اور دھیان رکھ کر طواف نہیں کیا گیا تو یہ طواف کا فریضہ خطرہ میں پڑے گا، پورا حج برباد ہوجائے گا جس کی وجہ سے حلال ازدواجی تعلقات اُس وقت تک ممنوع رہیں گے جب تک دوبارہ صحیح اُصولوں پر، فرائض وواجبات کے مطابق طواف نہ کیا جائے اور اس کی کمی کوتاہیوں پر (بعض حالات میں) اونٹ، گائے یا (بعض حالات میں) بکرا قربان کرکے اُس کا صدقہ نہ کیا جائے۔ **مزید تفصیلات جانکار علماء سے معلوم کیجئے۔**

اِن تینوں فرضوں میں سے کوئی فرض چھوٹ جائے تو حج ہی نہیں ہوگا۔ اِن تینوں کا کوئی بدل نہیں۔ خدانخواستہ چھوٹ جانے پر آئندہ سال آکر دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ اِس لئے بلاوجہ کی جلد بازی میں کسی فرض و رکن کو ہرگز خراب ہونے نہ دیں۔

جب اتنا اہم حکم پورا کرنے کے لئے اتنی مشقت اٹھا کر وطن چھوڑ کر آئے ہیں تو کیوں نہ اطمینان سے علم و تحقیق کی روشنی میں اس کے ارکان ادا کئے جائیں؟ گڑبڑ' بھاگ دوڑ' اُلٹ پلٹ کی آخر ضرورت ہی کیا ہے؟ دوسرے نادان حاجی اگر گڑبڑ' بھاگ دوڑ اُلٹ پلٹ کر بھی رہے ہوں تو ہم اُن کی نقل کیوں اُتاریں؟ آیا گڑبڑ' بھاگ دوڑ' اُلٹ پلٹ کا نام ہی حج ہے؟

ایمان' علم' اخلاص/ شرافت' سنجیدگی' وقار/ اُلفت' ہمدردی' ایثار کا نام حج ہے۔

حج کے واجبات (کوئی ایک بھی واجب چھوٹ جائے تو دَم واجب ہوگا)

تمہیدی بات: ہر واجب کو اُس کی متعین جگہ متعین وقت پر فرض کی طرح خود ادا کرنا ہے۔ شریعت نے ایسے احکام کب دیئے ہیں کہ آدمی خود نہ کرے اور ہمیشہ دوسروں کا محتاج بنا رہے؟ اور بس اِدھر سے اُدھر بھاگتا پھرے؟ معاف کیجئے گا...... حج اور اس کے ارکان مذاق اور کھیل بن چکے ہیں' اطمینان سے نہ سیکھنا ہے نہ کچھ سمجھنا ہے' بس اِدھر سے اُدھر بھاگنے کی جلدی اور اُدھر سے اِدھر آنے کی جلدی' اِحرام سے جلدی باہر نکلنے کو لوگ بڑا کمال سمجھتے ہیں۔ حالانکہ...... اللہ کی محبت میں ہر عمل اطمینان' اللہ کے حکم کے دھیان' اُس کے متعین مکان و مقام پر مسنون اور صحیح ترتیب پر کرنے کا نام حج ہے۔ نادانوں کا دیکھا دیکھی ادھر سے اُدھر بھاگنے کی جلدی کا پتہ نہیں کس نے حج نام رکھا ہے؟ اعمالِ حج صحیح ترتیب پر کرنے کے لئے اِحرام میں زیادہ دیر تک رہنا کمال ہے۔

حج کے یہ واجبات سب کو یاد کرائیے:

﴿۱﴾ **وقوفِ مزدلفہ:** ۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب کے درمیان حج کے اِحرام میں حدودِ مزدلفہ کے اندر کچھ وقت گزارنا۔

(عورتوں اور واقعی مریضوں اور ضعیفوں پر یہ وقوف واجب نہیں ہے)۔

﴿۲﴾ **جمرات کی رمی : کنکریاں مارنا**

☆ ۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۱ ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت صرف جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں اِحرام کی حالت میں خود اپنے ہاتھوں سے مارنا۔

☆ ۱۱ ذوالحجہ زوالِ آفتاب سے ۱۲ ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات اس طرح کُل ۲۱ کنکریاں............

☆ ۱۲ ذوالحجہ زوالِ آفتاب سے ۱۳ ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات اس طرح کُل ۲۱ کنکریاں.................

☆ (۱۳ ذوالحجہ کی صبحِ صادق منیٰ کی حدود کے اندر گزری تو) ۱۳ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں خود مارنا۔ جمرۂ اولیٰ کو سات' پھر جمرۂ وسطیٰ کو سات اور پھر جمرۂ عقبیٰ کو سات کُل ۲۱ کنکریاں۔

نوٹ : سات میں سے پہلی چار کنکریاں رکن اور باقی واجب ہیں

نوٹ : کنکری مارنے کے لئے ہر حاجی کو کنکری مارنے کی جگہ خود جانا واجب ہے۔ تینوں دن کی کنکری راتوں میں مار کر آسکتے ہیں۔ وہاں کی راتیں روشنی سے جگمگاتی ہیں۔ رات بھر گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ کوئی خوف، کوئی ڈر نہیں۔ اس لئے روز مغرب بعد/عشاء بعد کنکری مارنے لئے قافلہ کے ہر فرد کو لے چلئے۔

مگر ہاں! کسی کو ایسی بیماری یا کمزوری ہو جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو یا جمرات تک سوار ہو کر بھی جانے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کے شدت اختیار کرنے کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور ایسی سواری نہ ملتی ہو جس پر سوار ہو کر جمرات تک جاسکتے ہوں تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ وہ اپنی طرف سے دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے۔ بغیر اِن اعذار کے دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں اور دَم بھی لازم واجب ہوتا ہے۔ نائب پہلے اپنی رمی کرے پھر جس نے نائب بنایا ہے اُس کی نیت سے کرے۔

﴿۳﴾قربانی:

۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں اِحرام کی حالت میں قربانی (حجِ تمتع اور حجِ قِران میں) واجب ہے۔

﴿۴﴾حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا): ۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں 'اِحرام کی حالت میں پورے سر کے بالوں میں سے چوتھائی حصہ (پاؤ سر) کے بالوں کا منڈانا یا کترنا۔ (مثال کے طور پر یوں فرض کیجئے کہ سر میں ایک لاکھ بال ہیں تو پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا منڈانا یا (خصوصاً عورتوں کو) اُنگلی کے ایک پورے (تقریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد مقدار میں پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا کترنا واجب ہے)

﴿۵﴾سعی صفا و مروہ (حج کی) :

طواف کے بعد سعی شروع کرنا (سعی' طواف سے پہلے کبھی نہیں ہوسکتی)۔ سعی کی اِبتداء صفا سے کرنا (صفا سے مروہ پہلا پھیرا) اور (آخری پھیرا) مروہ پر ختم کرنا۔ پیدل سعی کرنا (بلا عذر سواری پر سعی کرنے پر دَم لازم ہوتا ہے)۔ سات پھیرے پورے کرنا۔

نوٹ: پہلے چار پھیرے رکن اور باقی تین پھیرے واجب ہیں۔

اِس کے خلاف کرنے پر سعی ہوگی ہی نہیں۔ (یہ سعی بغیر اِحرام ہوگی جب رمی' ذبح و حلق اور طوافِ زیارت کے بعد ہو اور اگر یہ سعی 'رمی' ذبح و حلق سے پہلے طوافِ زیارت کے بعد ہو رہی ہے تو اِس میں بھی اِحرام واجب ہے)

﴿۶﴾طوافِ وداع :

منیٰ کے تمام کاموں سے مکہ مکرمہ واپسی کے بعد ایک طواف بغیر اِحرام کرنا۔ اُس میں بھی ان باتوں کا پورا لحاظ رکھنا: سترِ عورت۔ ہر ہر شوط و چکر میں آخر تک غسل و وضو کی طہارت کا باقی رہنا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کرنا۔ حجرِ اسود (کی پٹّی پر) سے داہنی طرف سے طواف کی اِبتداء کرنا۔ پیدل طواف کرنا (بغیر عذر سواری پر طواف نہ کرنا)۔ دورانِ طواف حطیم کے دائرہ میں داخل

نہ ہونا۔ دورانِ طواف سینہ اور پیٹھ کعبۃ اللہ کی طرف نہ ہونے دینا۔ سات شوط پھیرے لگانا (نہ کم نہ زیادہ)۔ اور سات شوط پورے کر کے دو رکعت نماز (پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی) پڑھ لینا۔ ...... طوافِ وداع کے بعد کوئی سعی نہیں ہے۔

(جو مستورات حیض و نفاس کی وجہ سے طوافِ وداع نہیں کر سکی تھیں کہ واپسی کا سفر ہو گیا تو ان پر یہ طواف واجب نہیں اور دَم بھی واجب نہیں)۔

☆**ایک اور واجب :** عام حالات میں جمرۂ عقبٰی کی رمی کے بعد قربانی اور قربانی کے بعد سر کے بال منڈانا یا کترنا، تینوں میں ترتیب واجب ہے۔ (اور یہی عملِ رسولؐ ﷺ ہے)

حج کے کسی ایک واجب کے چھوٹ جانے پر ایک دَم واجب ہوتا ہے۔ جتنے واجب چھوٹیں گے اتنے دَم واجب ہوں گے اور ہر دَم کے جانور کا حدودِ حرم میں ہی ذبح کرنا لازمی ہے۔ یہ دَمِ صدقہ ہیں۔ ان کا گوشت فقراء و مساکین وغیرہ ہی کھائیں گے، دَم دینے والے نہ کھائیں۔

نوٹ : **بیچارے کسی غریب و نادار سے نادانی اور بھول میں ترتیب چھوٹ جائے تو اُس پر دَم نہیں**

رخصت جمرۂ عقبٰی کی رمی، اس کے بعد قربانی پھر حلق یا قصر ان تینوں میں ترتیب واجب ہے، عام حالات میں بے ترتیبی پر دم آتا ہے مگر انتہائی درجہ ہنگامی حالات میں اگر بیچارے کسی غریب و نادار سے یہ نادانی، خطا، چوک بھول ہو گئی تو لاحرج پر اسے رخصت حاصل ہوتی ہے۔ باقی اور لوگوں پر ایسی غلطی پر دَم لازم ہو گا۔

آسان ترین حج کا طریقہ

حج کا اِحرام :

(حجِ تمتع والے ۷ یا ۸ ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ اپنی قیام گاہ/ بلڈنگ ہی میں حج کا اِحرام باندھتے ہیں)۔

ابھی پچھلے صفحات میں تفصیل سے لکھا گیا کہ نہ تو غسل کا نام اِحرام ہے، نہ ہی وضو، دو رکعت نماز اور بغیر سِلی چادروں کا نام اِحرام ہے۔ یہ سب اِحرام کی تیاریاں ہیں۔ صفحہ ۱۶، ۱۹، ۲۰، ۲۱ پر اِحرام کی تفصیلات ابھی فوراً پڑھ لیجئے۔ اِحرام کی پابندیاں جیسی عمرہ میں تھیں، ویسی ہی حج میں ہیں۔ عورتیں جس حال میں بھی ہوں، حج کی نیت کرکے لبیک یا لبیک نہ آتی ہو لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر پڑھ لیں تو اُن کا اِحرام بندھ گیا۔

اصل میں اِحرام دو چیزوں کا نام ہے: (۱) نیت کرنا۔ (۲) پوری لبیک (لبیک یاد نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر) پڑھنا۔

حج کی نیت کرنا: اے اللہ میں آپ کی رضامندی کے لئے حج کا اِرادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں، آپ میرے لئے اُسے آسان فرمائیے اور قبول فرمائیے۔ اور فوراً یہ کہنا: لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ. لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ. اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ معنیٰ مفہوم کے دھیان کے ساتھ مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ تین مرتبہ پڑھ لیں (مسنون ہے) (کم از کم ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے)۔ جیسے ہی نیت کرکے لبیک پڑھی......آپ کا اِحرام شروع ہوگیا۔ اگر کسی کو لبیک یاد نہ ہو تو لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر ایک بار یا تین بار ضرور پڑھ لیں۔ ساتھ ساتھ تین مرتبہ درود شریف پڑھ کے خوب دُعاء مانگ لیجئے۔ اب آپ کا اِحرام بندھ گیا ہے۔ اب آپ کی لبیک کی صدا ہر وقت، ہر جگہ مسلسل جاری رہے۔

حج کا اِحرام یکم شوال سے ۹؍ذوالحجہ تک کبھی بھی باندھا جاسکتا ہے۔

(بلکہ ۱۰؍ کی صبح صادق سے پہلے پہلے اِحرام باندھ کر صبح صادق سے پہلے پہلے عرفات جاسکتے ہیں)

اِس لئے اگر انتظامی ضرورت سے معلم کے لوگ ۷؍ذوالحجہ کو حج کا اِحرام باندھ کر منیٰ چلنے پر اصرار کریں تو کوئی بات نہیں آپ اُن کی بات مان لیجئے۔ جتنا پہلے اِحرام باندھیں اور جتنی زیادہ مدت اِحرام میں رہیں اُتنا زیادہ اجر و ثواب ہے (پابندیوں کی رعایت کے ساتھ)۔ ہاں! بڑا مجمع ۸ ذوالحجہ کی صبح حج کا اِحرام باندھ کر مکہ مکرمہ سے منیٰ کی طرف چلنا شروع ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ سے منیٰ روانگی : صبح سے ظہر تک بلکہ دن بھر گاڑیاں ہیں

بغیر لڑائی کی جب ملے گاڑی......تب ہی ہو بس، منیٰ روانگی

آج ربِ کعبہ ہی نے منیٰ بلایا ہے کہ ۸ ذوالحجہ کو منیٰ آجانا کہ آج یہی ہماری تجلی گاہ ہے۔ ۷ ذوالحجہ کی شام یا ۸ ذوالحجہ کی صبح مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت مکہ مکرمہ کی اپنی قیام گاہ سے صرف ضرورت کا سامان لے چلیں کہ خود کو ہی وہ سامان اُٹھائے اُٹھائے پھرنا ہے۔ چٹائی، اِحرام کے دو ایک مزید جوڑے، گرم چادریں، لوٹا، ٹارچ، قبلہ نما، مصلیٰ، تسبیح، قرآنِ کریم، حزب الاعظم، حج کے فضائل و مسائل و دیگر ضرورت کی کتابیں، یہ کتاب، پانچ چھ دن کھانے پینے کا سوکھا ضروری سامان، دو ایک جوڑ سلے ہوئے پہننے کے لباس، مستورات کے پردہ کے لئے پردہ کا بڑا کپڑا، پینے کے پانی کا کیان، پیسے (ریال)، سفر کے ضروری کاغذات، ضروری دوائیں، جوتے چپل کی حفاظت کی تھیلی، کنکریوں کے لئے ایک چھوٹی تھیلی، حجامت کا سامان اور روزمرہ کی آپ کی ضروریات وغیرہ۔ آپ کی علاحدہ بیاگ ہو اور رفیقِ حیات و

رفیقِ سفر کی علاحدہ بیاگ ہو۔

مکہ مکرمہ سے منیٰ جاتے وقت پہلے میں اور پہلے میری جگہ کی بچوں کی سی لڑائی اِحرام والوں کی شایانِ شان نہیں۔ سب کو پہلے جانے دیجئے اور آپ اطمینان سے بعد میں جایئے۔ ہاں! آپ کو وہاں جلدی پہنچ کر حجاج کی تعلیم و تربیت' تذکیر و دعوت وغیرہ کا نظام بنانا ہے تو آپ سب سے پہلے پہنچنے کے لئے لڑائی بھڑائی سے بچتے ہوئے اپنا کوئی دوسرا نظم کیجئے یا پیدل چلے جایئے۔

"مِنیٰ"

اور واقعہ یہ ہے کہ ۸ ذوالحجہ سے ۱۲/۱۳ ذوالحجہ تک منیٰ کو تذکیر و دعوت' تعلیمِ کتاب وحکمت اور تزکیہ و تربیت کا مرکز بنا کر دنیا بھر سے آئے ہوئے اِس مجمع میں خوب روحانی' قلبی اور حسّی ومعنوی قوتوں کو استعمال کرنے کی ہمت کو کام میں لا کر محنت کا مضبوط نظام قائم کرنے کی عظیم ذمہ داری ہے۔ دنیا بھر کی مسلم آبادی کا ہزارواں حصہ ۱۰۰۰٪ وہاں اپنی جان' مال لے کر ذوق وشوق سے آیا ہوا ہے۔ ایک حاجی کم از کم ایک ہزار مسلمانوں (کی مغفرت' مکمل اصلاح و تربیت) اور تین ہزار غیر مسلموں (کی ہدایت و ایمان) کا نمائندہ representative بن کر دربارِ الٰہی اور شہنشاہوں کے شہنشاہ کی چوکھٹ پر حاضر ہوا ہے۔ اب تک ڈیڑھ دوسو کروڑ اپنوں کی اصلاح و تربیت اور پانچ چھ سو کروڑ غیروں کے ایمان واسلام کی کیا کیا فکر و تدبیر کی ہے' اس کی کارگزاری دربارِ الٰہی میں پیش کرنے اور اس کا حساب کتاب دینے' کمی کوتاہیوں پر رونے آنسو بہانے معافی صافی کرا لینے' رحم و کرم' مدد و نصرت کی بھیک مانگنے کے لئے اُسی منیٰ کی گھاٹی کا انتخاب ہوا ہے' جو ایمان واسلام اور اس کے چہار دانگِ عالم قیام کی جدوجہد کے تقاضوں پر اولوالعزمی' استقامت' ثبات قدمی اور ہمہ قسم کی حسّی ومعنوی قربانیوں کی عظیم الشان تاریخ اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ ("منیٰ" پر کاش کوئی صاحبِ قلم' قلم برداشت کرنے کی زحمت برداشت کریں)۔ نیز آئندہ کے لئے یہیں سے تازہ دم شاہدین کو دور اُفتادہ غائبین تک تازہ پیام عام کرنے کی تمنا' آرزو' ارادہ اور عزم تام کر کے شروع کرنا چاہیئے منیٰ میں فوراً کام۔

حضرت ابراھیم واسمٰعیل علیہما السلام کی پوری تاریخ' کم از کم منیٰ سے **متعلق**...... اِسی طرح **حضرت محمد رسول اللہ** ﷺ کا منیٰ کے خیموں میں دعوتِ توحید و ایمان (گشت) اور انصار اللہ ومجاہدین اسلام کی بے تابانہ تلاش اور اہل یثرب کی ملاقات وبیعتِ اسلام اور ہر سال منیٰ کی ایمانی گھاٹی میں مجمع مؤمنین میں اضافہ وازدیاد...... اہل یثرب کی طرف سے دعوتِ نصرت اور صاحبِ رسالت ﷺ کی اور آپ ﷺ کے مبارک ساتھیوں کی باذنِ الٰہی بتدریج ہجرت پھر مدینہ طیبہ سے ایمان واسلام کی عالم میں اشاعت...... وغیرہ...... اِسی منیٰ سے متعلق واقعات کی تفصیلات اور ان کے مذاکروں کی روشنی میں خود کو اور مجمعوں کو ہاتھوں ہاتھ کام پر ڈالا جانا چاہیئے۔ ارے! محبوب کی نقل کا اِس سے اچھا کہاں ہوگا موقع ومقام؟ منیٰ کو تعلیم' دعوت اور تزکیہ کا مرکز بنایا جائے۔

عازمین حج منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے نظم کا مشورہ کر لیں :

ایک عارضی امیر بنا کر منیٰ پہنچتے ہی ہر خیمہ میں مشورہ ہو جائے۔ سب سے پہلے مستورات کا الگ نظام' مردوں کا الگ بنایئے۔ الگ الگ خیموں میں نظم ہو گیا تو بہت بہتر ورنہ اپنے ساتھ جو بڑے پردے اور چمٹے آپ ساتھ لائے ہیں' اُس کے ذریعہ بیچاریوں

کی مدد اور اُن کے اور آپ کے پردہ کی حفاظت کیجئے...... مشورہ میں یہ طے کرلیا جائے کہ اذان ونماز کے کیا اوقات ہوں گے؟ اذان کون دیا کرے گا اور نماز پڑھانے کی ذمہ داری کس کی رہے گی؟ اور کس نماز کے بعد کون سی کتاب کون پڑھ کر سنائے گا۔ اور کس نماز کے بعد کس کا بیان ہوگا۔ سیکھنے سکھانے کے کیا اوقات ہوں گے ایمان وعقیدہ‘ نماز‘ قرآن شریف‘ سنتیں اور دعائیں‘ حج وعمرہ کے احکام کب کب سیکھے سکھائے جائیں گے اور کون سکھائیں گے۔ اگر منیٰ پہنچتے ہی مشورہ نہیں کیا گیا تو سب کا قیمتی وقت ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ آس پاس کے خیمہ والے حجاج بھائیوں کو بھی یہ نظام انتہائی شفقت ومحبت واِکرام سے سمجھایئے۔

منیٰ کی مصروفیت :

آپ کے معلم کے جتنے خیمے ہیں کم ازکم اُن ہی خیموں میں‘ آپ دو دو تین تین بھائی خیمہ خیمہ چل پھر کر حجاج کو متوجہ کریں کہ تذکیر ودعوت‘ تعلیم (حج ودین سیکھنے سکھانے کی محنت)‘ نماز‘ ذکر وتلاوت ودُعاء اور آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کی ترتیب آپس کے مشورہ سے (مستورات کے پردہ کی رعایت کے ساتھ) فوراً قائم کریں۔ آخری درجہ کی بات یہ ہے کہ آج ۸ ذوالحجہ لازمی طور پر عصر کے بعد ہر چار خیموں میں ایک درمیانی خیمہ متعین کرکے اُس میں کسی جانکار کا مذاکرہ/ بیان طے کرکے آس پاس کے تین خیموں کے حجاج کرام کو اُس میں جڑنے کی ترغیب دیں۔ یہ مذاکرہ کرنے والے بھائی حج کی ضروری باتیں‘ منیٰ‘ عرفات‘ مزدلفہ میں کرنے کے مسنون اعمال کے ساتھ ایمان واعمال کی دیگر ضروریات بھی بتائیں۔ اور اُسی مجلس میں آئندہ کے عزائم‘ عرفات وغیرہ میں کام کرنے کی ترتیب پھر منیٰ واپس آکر تذکیر ودعوت‘ تعلیم (حج ودین سیکھنے سکھانے کی محنت)‘ نماز‘ ذکر وتلاوت ودُعاء اور آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کا نظم بنالیا جائے۔

جب یہ محنت شروع ہوگی تو پتہ چلے گا کہ کتنے حجاج بیچارے کلمہ طیبہ اور اس کا مطلب ومفہوم بھی نہیں یاد کرکے آئے ہیں۔ توحید وایمان‘ ارکانِ اسلام اور اعمالِ حج کی ضروری اور موٹی موٹی باتوں سے بھی بالکل ناواقف ہیں۔ آپ جب ان کو تھوڑا تھوڑا سکھاؤ گے تو وہ آپ کا بہت احسان مانیں گے اور رو رو کر آپ کی بھلائی کے لئے ان مقدس مقامات پر دعاء مانگیں گے انشاء اللہ۔ منیٰ میں دن بھر کی نمازوں‘ لبیک لبیک کی صداؤں‘ توحید وایمان کے مذاکروں‘ سیکھنے سکھانے کی محفلوں‘ ذکر وتلاوت ودعاء ومشوروں کی اللہ کرے خوب مشغولیت رہے۔ اور اسی طرح عرفات‘ مزدلفہ میں پھر منیٰ واپس آکر اور قیامِ مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ میں اور وہاں سے اپنے ملک بلکہ پورے عالم میں ہمیں یہی توحید وایمان‘ نماز واعمال‘ اذکار وقرآن‘ اکرام واخلاص‘ دعوت وسنت کے سیکھنے سکھانے کو رواج دینے کی محنت میں اللہ مشغول فرمائے رکھے۔

۸؍ذوالحجہ " منیٰ " میں پورا دن گزار کر :

آج رات عشاء بعد کچھ معلم کے لوگ کچھ خیموں کے حجاج کو عرفات چلنے پر اِصرار کرتے ہیں‘ بغیر لڑائی بھڑائی جایا جاسکتا ہے۔ باقی مجمع ۹؍ذوالحجہ کی صبح منیٰ سے عرفات کی طرف چلنا شروع ہوتا ہے۔ جب ملے گاڑی بغیر لڑائی‘ تب ہو آگے روانگی۔

تکبیرِ تشریق بہرحال ۹؍ذوالحجہ کی فجر کی نماز جو جہاں پڑھیں‘ سلام پھیرتے ہی مرد بلند آواز سے اور مستورات دھیمی آواز میں پڑھیں: اللہ

اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر وللہ الحمد ۔ یہ تکبیرِ تشریق ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ پہلے تکبیرِ تشریق پڑھیں پھر لبیک۔

منیٰ سے......عرفات روانگی : ہو......مگر بغیر لڑائی بھڑائی

(صبح سے ظہر تک گاڑیاں ہیں، گھبرانے کی کوئی بات نہیں)

کچھ حاجیوں کو کل رات میں ہی یہاں لایا گیا ہوگا۔ باقی حجاج آج ۹/ذوالحجہ کی صبح منیٰ سے عرفات کی طرف آئیں گے۔

منیٰ سے عرفات روانگی کے وقت ساتھ میں صرف اتنا سامان لیجئے :

اِحرام کے کپڑوں کے زائد جوڑے، چٹائی، لوٹا، مصلیٰ، قبلہ نما، ٹارچ، مستورات کے پردوں کے کپڑے، ایک دن ایک رات کے لئے کھانے پینے کا ضروری سامان، قرآنِ کریم، تسبیح، حزب الاعظم یا مناجاتِ مقبول، فضائلِ حج، معلم الحجاج، یہ کتاب، ضروری کتابیں، پیسے، پینے کے پانی کا کیان اور ضروری کاغذات وغیرہ۔ (باقی زائد سامان منیٰ اپنے خیمہ میں محفوظ کر دیجئے)۔

(کل ربِ کعبہ ہی نے منیٰ بلایا تھا کہ ۸ ذوالحجہ کو منیٰ آجانا کہ آج وہی ہماری تجلی گاہ ہے) اور آج ۹ ذوالحجہ اُسی نے عرفہ بلایا ہے کہ آج ہماری تجلی گاہ یہی ہے۔ خوشی خوشی، والہانہ انداز میں وہاں ہماری رسائی ہو۔ مگر یہاں بھی وہی بات کہ لڑ جھگڑ کر اور لڑائی بھی اِحرام کی حالت میں کر کے وہاں پہلے پہنچنا مصلحت کے بالکل خلاف ہے۔ یا سب کو جانے دیں پھر نکلیں یا اپنی الگ ترتیب بنالیں۔ اس لئے بھی کہ وہاں کا عمل اور کام زوال کے بعد شروع ہونے والا ہے، اُس سے پہلے وہاں کوئی کام ہے نہیں۔ منیٰ سے عرفات جاتے وقت جبلِ رحمت پر نظر پڑنے کے وقت کی دعاء یاد ہو تو پڑھ لینا ورنہ اپنی زبان میں جم کر دعائیں کرتے رہنا۔ منیٰ کی طرح عرفات میں بھی اپنے معلم کے خیمے ہیں، اگرچہ وہ بہت بڑے بڑے خیمے ہیں۔ اُن میں پہنچ گئے تو عرفات میں پہنچ گئے۔ (مگر خدانخواستہ اُن میں کسی وجہ سے نہیں پہنچ سکے تو جہاں پہنچے ہو اس کی خوب تحقیق کرلو کہ آپ حدودِ عرفات میں ہو یا اُس کے باہر ہو؟

کسی بھی طرح حدودِ عرفات میں آہی جاؤ زوال اور غروب کے درمیان۔ ورنہ حج ہی نہیں ہوگا۔)

۹/ذوالحجہ یومِ عرفہ حج کا خلاصہ

جس وقت بھی عرفات پہنچیں، مشورہ کرلیں کہ ہمارے خیمہ میں ظہر کی اذان کتنے بجے ہوگی اور اذان کون دے گا؟ نماز کون پڑھائے گا؟ (مستورات کا اُن کے پردہ کی رعایت کے ساتھ نظم سوچ لیں کہ وہ کس جانب نماز پڑھیں گی اور رہیں گی؟) نماز ظہر کے بعد فضائلِ حج وغیرہ کتابوں میں سے عرفات کے مضامین کون سنائے گا؟ پھر ہلکا پھلکا مذاکرہ/ بیان کون کرے گا اور دُعاء کس کی ہوگی؟ مشورہ کے بعد کھا پی کر آرام کر کے **نماز ظہر اپنے خیمہ میں اپنے وقت پر پڑھنے کی تیاری کریں۔**

امام بیہقی کی شعب الایمان میں حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی کوئی مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد عرفات میں قبلہ رُخ ہوکر ۱۰۰ مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے' پھر ۱۰۰ مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورۂ اخلاص) پڑھے' پھر ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْد وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کے نفس کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی' اور اگر میرا بندہ مجھ سے تمام عرفات والوں کے لئے سفارش کرے تو اس کی سفارش ان سب کے حق میں قبول کروں۔

اور یہ مشہور روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عرفات میں میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی دعاء یہ (کلمہ) ہے ' لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کچھ تلاوت' کچھ حزب الاعظم یا مناجات مقبول اور کچھ ذکر فکر کے ساتھ عرفات کی مسنون دُعائیں' استغفار و تسبیحات و آہ و زاری سب جمع کر لی جائیں۔ کوئی لمحہ ضائع نہ ہو۔ دعوت، تعلیم' ذکر اور دعاء کو جمع کیا جائے۔ یہ ایک مختصر روایت اس لئے بھی لکھ دی کہ حاجی صاحبان دل و دماغ کی طہارت کے ساتھ عرفات میں ظہر پڑھ کر اتنا وظیفہ بھی دھیان و توجہ سے پڑھ لیں اور اپنی زبان و دل سے تمام امت و انسانیت کے بارے میں تھوڑا بہت مانگ لیں تو کچھ نہ کچھ ان کا اپنا اور امت و انسانیت کا بھلا ہو جائے گا انشاء اللہ۔ ان اوراق کے لکھنے والے **اقبال احمد بن محمد بن قمرالدین غواص بلگامی** کے لئے بھی اس کے متعلقین و متعلقات کے لئے بھی ایمان کی سلامتی' مغفرت' عافیت' اصلاح و تربیت' رضاء الٰہی اور جنت میں نبی ﷺ کی رفاقت کی دعاء و سفارش کر دیں تو بڑا احسان ہوگا۔...... ویسے ہم پوری اُمت اور انسانیت کے دینی' دنیوی' اُخروی مسائل کے حل کے لئے یہاں آئے ہیں۔

خیموں سے باہر نکل کر دھوپ میں کھڑے ہوکر مانگنا' رونا اور اپنے آپ کو دعاء میں تھکا دینا مسنون ہے۔

....

لبیک بھی خوب چلا چلا کر وہاں پڑھنے میں کیا حرج ہے۔ لبیک پڑھتے پڑھتے اپنے اپنے معلم کے تمام خیموں میں چلئے پھریئے تاکہ عرفات میں آکر سونے والے' باتیں کرنے والے اور وقت ضائع کرنے والے حاجیوں کو بھی سلام کر کے آج کے دن کی قدردانی کی ان سے آپ کی کچھ بات ہو سکے' وہ بھی توبہ' استغفار' ذکر و دعاء میں لگ جائیں۔ اتنا ہی نہیں بلکہ وہ یہاں سے آپ کے ذریعہ پیغام لے جائیں کہ ہم مسلمان ساری انسانیت کو اللہ کی رضاء کے کاموں کے لئے نبی ﷺ کے طریق پر جگاتے پھرنے والی قوم ہیں۔ نبی ﷺ جگانے کے لئے آئے' اب نبی ﷺ کی اتباع میں ہم بھی ایمان و قرآن' اعمال و سنت سے غافل سوئی قوموں کو جگا جگا کر ایمانی و اسلامی' قرآنی و سنتی بیداری کے ماحول میں اُن کو لائیں گے۔ اور یہ کام زندگی بھر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ......................

'' میدانِ عرفات '' دو اہم شہادتوں' گواہیوں اور قسموں کا تاریخی میدان بھی ہے

عہدِ الست (اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ) وادیٔ نعمان (جس کا نام اب عرفات ہے) میں ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمام روحوں کو جمع فرما کر پوچھا

کہ کیا میں تمہارا ’’ رب ‘‘ نہیں ہوں؟ کیا اصل میں، میں تمہارا پیدا کرنے والا اور حقیقی معنوں میں بچپن سے لے کر آخرت تک کے ہر مرحلہ کی ہر قسم کی تمہاری ہر حاجت اور ضرورت کو پوری کرنے والا نہیں ہوں؟ سب نے (ہم سب نے بھی) اِس میدان میں جواباً کہا تھا: ہاں! ہیں۔ آپ ہی تنہا (اکیلے) ہم سب کے رب ہیں، پالنہار ہیں، پروردگار ہیں، مالک ہیں اور خالق ہیں۔ اور اس عہد و پیمان پر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اور اس وقت کی اپنی مخلوقات کو گواہ بنایا تھا کہ اس عہد و پیمان اور اقرار کے مطابق ’توحید کے عقیدہ (یعنی اس اکیلے رب سے ہی وابستگی، انسیت، لگاؤ، اور اسی تنِ تنہا پروردگار کی اطاعت و فرمانبرداری) میں کوتاہی برتنے اور شرک و بغاوت میں مبتلا ہونے پر جب سزا دی جانے لگے گی تو یہ انسان کہیں عہدِ الست سے غفلت کا اور عرفات کے میدان میں خود کے کئے ہوئے اقرار کا انکار نہ کر بیٹھے۔

ہم بھی اپنے اب تک کے اس عہد کی کماحقہ پاسداری نہ ہوسکنے پر اس میدان میں توبہ استغفار کریں، آنسو بہائیں۔ توحید کا کلمہ دھیان سے پڑھیں، بار بار پڑھیں اور عزم و ارادہ کریں کہ توحید ہی کے ساتھ زندہ رہیں گے اور اسی کے ساتھ مرینگے، شرک ہرگز نہیں کریں گے انشاء اللہ۔

(۲) نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے اِس توحیدی عہدِ الست کو زندگی بھر نبھایا، (کہ تنِ تنہا ایک اللہ ہی سب کا رب ہے، وہی اکیلا عبادت و اطاعت کے لائق ہے) اِسی کی طرف لوگوں کو بلایا۔ آپ ﷺ نے اپنے حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر اِسی میدان میں جمع شدہ مجمع میں فرمایا کہ تم سے میرے متعلق پوچھا جائے گا۔ تو تم میرے متعلق کیا کہو گے؟ سب نے جواباً کہا کہ ہم (اب بھی اور قیامت میں بھی) شہادت دیتے ہیں، ہم گواہی دیتے ہیں (ہم قسمیہ کہتے ہیں) کہ آپ ﷺ نے توحید و سنت (قرآن و حدیث) کی پوری پوری تبلیغ کی، اُمت کی خیرخواہی میں کوئی کمی کوتاہی نہیں کی اور توحید و سنت (قرآن و حدیث) کی پوری پوری امانت ہم تک پہنچانے کا حق ادا کر ڈالا۔ اس پر آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھاتے ہوئے اور لوگوں کے مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا: اے اللہ! آپ (یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر) گواہ رہیئے کہ میں نے آپ کا پیغام (پیغامِ توحید مع اس کے لوازمات قرآن و سنت) آپ کے بندوں تک پہنچا دیا اور آپ کے یہ بندے اس کا اقرار کر رہے ہیں۔ (اگلے ایک خطبہ میں آپ نے اس مجمع کے اسی طرح کے اقرار کے بعد فرمایا: حاضرین کی ذمہ داری ہے کہ اِس پیغامِ توحید و رسالت، قرآن و سنت) کو ’غائبین (جو توحید و رسالت، قرآن و سنت سے ناآشنا ہیں) تک پہنچا دیں۔ کئی لوگ جن کو پیغام پہنچایا جاتا ہے، ایسے ہوتے ہیں کہ وہ خود پیغام پہنچا دینے والوں سے زیادہ اُس پیغام کے سمجھنے اور محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں۔

اُس وقت کے اُن حضراتِ حاضرین حضراتِ صحابہ کرامؓ نے واقعۃً دنیا بھر کے غائبین تک وہ پیغام جوں کا توں پہنچا دیا اور واسطہ در واسطہ ہم تک بھی پہنچا دیا۔

اب ہم حجاج، جو اسی عہد و پیمان اور ذمہ داریوں کے تقسیم کے میدان، میدانِ عرفات میں، آج اللہ کے خصوصی کرم و احسان سے حاضر ہیں، ہم بھی اِس مبارک میدان میں پہنچتے ہی نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کے شاہد و حاضرین بن گئے۔ حضور

ﷺ کے پیغامِ توحید و رسالت، (قرآن و سنت) کے خود اپنی زندگیوں میں عملاً قبول کرنے اور غائبین و غیر حاضرین (اس پیغام سے نا آشنا اقوامِ عالم) تک اس کو پہنچانے کے ذمہ دار بن گئے۔

جیسے وزیر حلف برداری اور قسمیں کھانے کے لئے مخصوص جگہ جمع ہوتے ہیں اور پہلوں کی طرح ذمہ داریوں کے اوڑھنے اور ان کو پورا کرنے کی اللہ کے نام کی قسمیں کھاتے ہیں، ٹھیک اُسی طرح عہد و پیمان، شہادت و گواہی و قسم کے اس مخصوص میدان میں ہم بھی حضور ﷺ کے پیغامِ توحید و رسالت، (قرآن و سنت) کے خود اپنی زندگیوں میں عملاً قبول کرنے اور غائبین (اس پیغام سے نا آشنا اقوامِ عالم) تک اس کو پہنچانے کی ذمہ داری کا حق ادا کرنے کی قسمیں کھالیں۔ اب تک کی کوتاہیوں پر سچے دل سے توبہ استغفار کرلیں اور آج سے اس پیغام بری کا عزم و مضبوط ارادہ کریں اور کام کی ابتداء اور اسکے مذاکروں کی اِسی میدان سے شروعات کریں، اپنی ذات سے، رفقاءِ سفر سے، اپنے گھر والوں اور گھروں سے کریں...... کہ پیغام بری کے اس ذمہ دار طبقہ ہم اُمتِ محمدیہ کو خود ہی پیغام یاد نہیں رہا ہے۔......... پیغام بری کی عمومی کوتاہی پر ہی یہ پیغام بر قوم ہر جگہ مار کھا رہی ہے۔ مسئلہ کا حل دعوت و پیغام بری ہے۔

میدان عرفات میں نمازِ عصر :

عرفات میں نمازِ عصر، حنفی وقت پر پڑھنی ہو تو حرم شریف کی اذانِ عصر کے ایک گھنٹہ بعد پڑھ سکتے ہیں مگر اس کو بڑا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے بلکہ گنجائش کا بوقتِ ضرورت فائدہ اٹھانا چاہئے، کہ نادان عرفات میں کہیں فتنہ کھڑا کرنے نہ پائیں۔ عصر کے بعد بھی کچھ تلاوت، کچھ دعاء، کچھ انابت، کچھ عرفہ اور معرفتِ رب اور کچھ توجہ و التفات کا سلسلہ رہے کہ آج تو معرفتِ نفس، معرفتِ رب اور معرفتِ حق حاصل ہونی ہی ہے۔ عرفات کے معنیٰ ہی معرفت کے ہیں۔

عرفات میں غروبِ آفتاب...... مغرب چاہے نہ پڑھی جائے مگر مزدلفہ والی سواری کے انتظار میں اطمینان سے ذکر فکر، تلاوت و دعاء، تعلیم و تعلم کا وقت باقی ہے اُس میں مشغول ہوا جائے۔

عرفات میں غروبِ آفتاب ہوسکتا ہے مگر خالقِ آفتاب تو پوری آب و تاب کے ساتھ ہمہ وقت متوجہِ ہر تائبِ بے تاب ہے۔ جیسے پہلے بھی لکھا جاچکا ہے: قافلوں کی جان لیوا بھیڑ اور بھاگ دوڑ میں اپنا کوئی کام ہی نہیں۔ جانے والوں کو روکنا کہاں ہے؟ ہاں! ہم خود ہر نا شائستہ حرکت سے رکنے کا دوسرا فائدہ اٹھائیں کہ آنے والی صبح صادق تک یہاں برابر رحمتوں کا مینہ برس رہا ہے کہ وقوفِ عرفات کا شرعاً ابھی وقت باقی ہے۔ ہم بھیڑ کے کم ہونے کے انتظار میں رکے یہیں اللہ اللہ کرتے رہیں تو...... یہ تو مطلوب ہے نہ کہ مکروہ۔ یاد رکھئے معلم کی گاڑیوں کے عرفات سے مزدلفہ لے جانے کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔ چاہے جتنی رات ہو آپ کو آپ کی مستورات کو مزدلفہ لے جانا ان کا کام ہوتا ہے۔ ہاں! اتنا کرنا ہے کہ آپ کے قافلہ کا ایک آدھ فرد سڑک پر خبر دیتا لیتا رہے اور آپ کے اہلِ قافلہ لبِ سڑک خیمہ میں رکے رہیں۔ پیدل چلنے کی ہمت کرنے والوں کے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں۔ لبیک کی صداؤں میں، حجاج کی جھرمٹ میں چار پانچ کلومیٹر کا پتہ بھی نہیں چلے گا اور دیکھتے ہی دیکھتے مزدلفہ پہنچ جائیں گے۔ (اگر کبھی صبح صادق کے وقت تک مزدلفہ نہ پہنچ سکنے کا خطرہ ہو تو مغرب عشاء راستہ میں اتر کر ضرور پڑھ لیں۔ قصداً عرفات میں مغرب پڑھنا یا راستہ میں مغرب عشاء پڑھنا مکروہ ہے۔ مذکورہ بالا حال یا کسی شدید عذر کی وجہ

سے مکروہ نہیں اور دَم ہرگز واجب نہیں ہوتا۔ یعنی بلا عذر بھی کوئی مغرب عرفات یا راستہ میں پڑھ لے تو گناہ ہے مگر دم واجب نہیں۔

۹/ذوالحجہ عرفات میں دن گزار کر غروبِ آفتاب کے بعد اطمینان سے مزدلفہ روانگی شروع۔ صبر سے کام لیجئے۔

غروب کے بعد سے رات گیارہ بارہ بجے تک گاڑیاں ہیں۔ جب مزدلفہ پہنچیں مغرب وعشاء ایک ساتھ پڑھیں۔

سب سے پہلے یہ بات معلوم کرلیں کہ آیا یقینی طور پر آپ حدودِ مزدلفہ میں ہی ہیں؟ اس سلسلہ میں خوب تحقیق کرلیں۔ اگر باہر ہیں تو اندر آجائیں۔ اس سلسلہ میں بہت گڑبڑ ہورہی ہے اور لوگوں نے اس کو بہت مشکل بنا دیا ہے۔ خیر! مزدلفہ میں اپنا فرش اور اپنا عرش۔

آپ جب حدودِ مزدلفہ میں پہنچیں، قافلہ کے دو حصے کرلیں اگر مصلحت کے خلاف نہ ہو، ایک حصہ کو ایک شخص امام بن کے نماز پڑھائے، پہلے مغرب پھر عشاء۔ اذان ایک شخص دے اور فوراً اقامت دے کر جماعت کھڑی کی جائے۔ مغرب کے فرض کا سلام پھیر کر تکبیر تشریق ہوتے ہی فوراً عشاء کے فرض بغیر نئی اِقامت پڑھائے۔ پھر تکبیر تشریق کے بعد لوگ انفرادی مغرب وعشاء کی سنتیں اور وتر یا صرف وتر پڑھ کر یہ حصہ پورے قافلہ کے کھانے پینے کی تیاری میں لگ جائے۔ تب تک دوسرا حصہ بھی اپنی نماز سے فارغ ہوجائے اور سب مل کر کھانے سے فارغ ہوجائیں۔ پھر آرام کرنے والے آرام کرلیں۔ باقی کچھ لوگوں کو رات ہی میں کنکریاں تلاش کرنا ہوتا ہے (شاید بے تحاشہ بھیڑ میں صبح کنکریوں کو اکھٹا کرنا مشکل سمجھ کر رات کے قدرے پرسکون ماحول کو غنیمت جان کر اس میں کنکریاں تلاش کرتے ہوں گے۔ شرعاً ناجائز بھی نہیں ہے)۔ کچھ لوگ ذکر وتلاوت کرنا چاہتے ہیں اور اس پرنور فضاء سے روحانی فائدے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بہرحال آخری درجہ میں تہجد میں تو سب کو اٹھنا ہے ہی۔ کیوں کہ

۱۰/ذوالحجہ وقوفِ مزدلفہ

صبح صادق کا پکا یقین ہوتے ہی اس کے پانچ منٹ بعد فجر کی اذان دے کر نماز فجر پڑھ کر طلوع آفتاب تک دعاء میں سب کو مشغول ہوجانا ہے۔ ۱۰/ذوالحجہ حدودِ مزدلفہ کے اندر صحیح صبح صادق کے وقت کے بعد اِحرام کی حالت میں نمازِ فجر پڑھنا اور دعاء مانگنا وقوفِ مزدلفہ ہی میں شمار ہے جو حج کا ایک واجب ہے۔ یہاں بھی گڑگڑا کر دعاء مانگنی ہوتی ہے اور سورج نکلنے کے وقت سے ذرا پہلے یہاں سے واپس منیٰ اپنی اس قیام گاہ کی طرف چلنا شروع ہونا مستحب ہے جہاں سے ۲۴ گھنٹے پہلے نکلے تھے۔

گنجائش: بھیڑ بھاڑ اور ہنگامی حالات میں طلوعِ آفتاب کے بعد تأخیر سے نکلنا جائز ہے، اس تأخیر سے کوئی دَم واجب نہیں ہوتا۔

حضور ﷺ جو دعائیں قبولیت سے رہ گئیں تھیں وہ یہاں مزدلفہ میں قبول ہوگئیں۔ جتنا ہوسکے کھڑے ہوکر گڑگڑا کر مانگی جائیں۔ ورنہ بیٹھ کر ہی سہی۔

اگر کوئی حج کا اِحرام والا ۱۰/ذوالحجہ کی صحیح صبح صادق کے وقت کے بعد سے سورج نکلنے تک کے درمیان، تھوڑی دیر کے لئے بھی حدودِ مزدلفہ کے اندر نہیں آیا تو اس کے، اس واجب چھوڑنے پر حرم کی حد میں دَم واجب ہوگا۔

نوٹ: عورتوں و واقعی مریضوں، ضعیفوں پر وقوفِ مزدلفہ چھوڑنے پر دَم واجب نہیں۔

کنکریاں چنے کے دانے یا کھجور کی چھوٹی گٹھلی کے برابر :

ہر حاجی کنکریاں ۱۰۰ کے قریب جمع کرے۔ کیوں کہ ۱۳ ذوالحجہ کو بھی کنکری مارنی ہے تو ۷۰ کنکریوں کی ضرورت رہے گی۔ احتیاطاً کچھ زیادہ لینے میں فائدہ ہے کہ اپنی کچھ کنکریاں کبھی ضائع ہوئیں تو یہ زائد لی ہوئی کنکریاں حکم پورا کرنے میں کام دیں گی نیز دوسرے کسی ضرورت مند کی ضرورت بھی پوری ہوگی انشاء اللہ۔ یہ کنکریاں مزدلفہ سے لیں یا کہیں اور سے۔ کنکریاں ۱۰۰ کے قریب جمع تو کرلیں۔ تفصیل آگے بتائی جارہی ہے انشاء اللہ۔

۱۰/ذوالحجہ سورج طلوع ہونے کے وقت (بھیڑ وغیرہ عذر کی وجہ سے کچھ دیر بعد) مزدلفہ سے واپسی ....منیٰ اپنی قیام گاہ کی طرف

یہاں بھی وہی پرانی بات عرض ہے کہ لڑائی بھڑائی کے بغیر، کسی کو تکلیف دیئے بغیر ذکر ولبیک کے ساتھ واپسی ہو۔ اور یہ واپسی بھی ذکر اللہ، تعمیلِ حکمِ الٰہی کے لئے ہی ہے، بلکہ سارے اعمالِ حج میں مطلوب ذکر اللہ براہِ تعمیلِ حکمِ الٰہی یا تعمیلِ حکمِ الٰہی برائے ذکر اللہ ہے۔ چنانچہ ایک طویل روایت کے حصہ کا خلاصہ ہے کہ سب سے اچھا اور افضل حج وہ ہے جس میں اللہ جل شانہ کا سب سے زیادہ ذکر ہو۔ (اللہ جل شانہ ہی کی عظمت و ہیبت، مودت ومحبت الغرض اس کی عظیم الشان وعالیشان ذات اور اس کے بلند وبالا صفات کا خیال و دھیان دل ودماغ پر غالب ومستولی رہے۔ زبان پر بھی اُسی کے مبارک تذکرے ہوں، کان بھی اُسی کے تذکروں کے لئے بے تاب ہوں۔ سب کا خیال حتیٰ کہ اپنا بھی خیال جب زبردستی نکالا جائے گا تو اس ایک کا خیال بسے گا۔ غیر اللہ کی عظمت وبڑائی کے کہنے سننے سے جب زبان وکان رکیں گے تو پھر وہ اُسی ذاتِ بابرکت کے تذکروں کے لئے بے تاب ہوں گے۔

اگلے اعمالِ حج کے متعلق یہ ہماری تحریر کا اہم ترین حصہ ہے، اس کو ضرور پڑھئے اور سب کو سنائیے تاکہ بیچاروں کی جانیں بھی بچیں اور اعمال بھی صحیح ادا ہوکر حج قبول ہوجائے، نہ اُن کا دَم نکلے اور نہ ہی اُنہیں دَم دینا پڑے۔

مزدلفہ سے منیٰ اپنی اپنی قیام گاہ (منیٰ کے خیموں) پر حجاج اطمینان سے پہنچ جائیں۔ جلد بازی پریشانی، گھبراہٹ کو بالکل ذہن سے نکال دیجئے۔ آپ اعتماد اور بھروسہ سے کام لیں۔ ہم شریعت وسنت کی روشنی میں آپ کی مدد کے لئے دل وجان سے حاضر ہیں۔ ہم آپ کے ایمان، جان، اعمالِ حج سب کے بارے میں یقین جانو زیادہ ہی فکرمند ہیں۔ اب تک جو بیانات آپ ۱۰ ذی لحجہ کے بارے میں سن کر آئے ہیں یا اب تک کی کتابوں میں پڑھ کر آئے ہیں کہ " آج دس ذی الحجہ ہے۔ حاجیوں کی بڑی ہی مصروفیت کا دن ہے۔ آج حجاج کو چار کام کرنے ہیں: (۱) جمرۂ عقبیٰ کی رمی۔ (۲) قربانی۔ (۳) سر کے بال منڈانا یا کترنا۔ (۴) طواف زیارت“۔ (آگے گنجائشوں کو پڑھئے)۔ ان بیانات پر عمل کرنا آج کل کے ہنگامی حالات میں یقیناً آپ کے لئے دشوار بلکہ محال ہے۔ بظاہر اگر اسی پر عمل کریں گے تو یا تو اپنی جان کھونی پڑے گی یا ہمارے ہاتھوں، پیروں میں کسی کی جان چلی جائے گی یا وہ عمل ہی اُلٹا سیدھا پورا ہوگا۔ ان تینوں میں سے ایک بات طے رکھئے۔ ....گھبرائیے نہیں۔ شریعت خود متبادل حل بتاتی ہے اور ہر حال میں رہبری کرتی

ہے۔ مسئلہ کا حل شریعت وسنت کی روشنی میں یہ ہے......اطمینان وعلم وحلم، صبر وسکون وایثار۔ **آگے پڑھتے چلیے۔**

دیکھیے! اب تک کی کتابوں میں حج کا جو طریقہ لکھا گیا ہے وہ خلوص وللّٰہیت، نیکی وصلاح، سنجیدگی وہوشمندی، ایثار وہمدردی، مروت واخلاق رکھنے والے کم تعداد افراد، کم بھیڑ اور معتدل حالات کے زمانہ کا حج ہے۔ اب عام طور پر حج کرنے والوں کے حالات بدل گئے، جذبات وصفات بدل گئے، بھیڑ بے تحاشہ ہوگئی اور خود اُس ملک کے بھی حسی ومعنوی حالات بدل گئے اور روز روز بدلتے جارہے ہیں......بس۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے؟

ایک اہم بات :

موجودہ زمان ومکان وافراد کے ہنگامی اور غیر معتدل حالات میں قرآن وسنت کی روشنی سے حج کا آسان ترین ایسا طریقہ بتائے جانے کی اشد ضرورت ہے کہ خدا کے یہ بھولے بھالے بندے جو عظمت واِحترام دل میں لے کر آئے ہیں، یہاں سے مزید عظمت و اِحترام لے کر لوٹیں، نہ یہ کہ خدانخواستہ توبہ کر کے جائیں کہ اب دوبارہ کبھی اس طرف کا رُخ بھی نہیں کریں گے۔ قصور ہمارا بھی برابر ہے کہ افضل، مستحب، مباح، مکروہ کے چکر میں اُن مبتدی اور بالکل نئے حاجیوں کو ہم نے پھانس دیا اور ڈرا دیا کہ دیکھو! ایسا نہیں کرو گے نا؟ تو دَم کا چار ہزار کا بکرا ذبح کر کے صدقہ کرنا ہوگا۔ ہاں......دَم کا نام سنتے ہی بیچارے کا دَم نکل جاتا ہے۔ وہ بیچارا بکرے کے دَم سے بچاؤ کی فکر میں بھیڑ میں گھس کر اپنا ہی دَم نکال لیتا ہے یا اُلٹا سیدھا عمل کر کے ہی دَم لیتا ہے۔ وہ بیچارے افضل وقت کو فرض وقت اور مکروہ وقت کو حرام وقت سمجھتے ہیں۔ جان دیتے لیتے ہیں یا عمل ہی خراب کرتے ہیں۔

شریعت کی آسانیاں اور گنجائشیں پہلے خود سمجھیے کہ یہ چار کام (۱) جمرۂ عقبیٰ کی رمی۔ (۲) قربانی۔ (۳) سر کے بال منڈانا یا کترنا۔ (۴) طواف زیارت'' ۱۰/ذوالحجہ کے ایک ہی دن میں کرنے کے بجائے تین دن میں کئے جاسکتے ہیں

موجودہ حالات میں ایک ہی دن میں بیس تیس لاکھ حاجیوں میں سے ہر ایک یہ چاروں کام دن دن میں کر کے رات منیٰ میں کیسے گزار سکتے ہیں؟ ابھی ہم نے بتایا کہ نیا نیا حاجی افضل کو فرض جانتا ہے۔ بلکہ حج کے تربیتی کیمپ میں بڑی اہمیت سے اس کو یہی سننے کو ملا ہے اور کتاب میں بھی یہی ہے۔ سنجیدگی کے ساتھ سوچیے کہ خدا نعوذ باللہ ایسا ظالم ہے؟ کیا ہم اُس نئے حاجی پر ظلم کر کے اُس کو موت کے گھاٹ نہیں اُتار رہے؟ اُس کو خدا اور شریعت سے بددِل نہیں کر رہے ہیں؟ یا اُس کا عمل خراب کرنے کے ہم ذمہ دار نہیں بن رہے ہیں؟ اس قسم کے حالات میں افضل ومکروہ کی بحث کوئی فریضہ ہے؟ مستورات ہیں، معذورین ہیں، کمزور ہیں، ناتربیت یافتہ ہیں، نئے ہیں بیچارے۔

۱۰ ذوالحجہ کے ایک ہی دن میں یہ چار کام کرنا شریعت نے فرض نہیں کیا ہے۔

بلکہ ان چاروں کاموں کے لئے شریعت نے بہت لمبا چوڑا وقت دے رکھا ہے: کسی کام کیلئے ۲۴ گھنٹے، کسی کام کیلئے ۶۰ گھنٹے تک کی گنجائش دے رکھی ہے۔ صحیح معلومات ہوں تو جان بچا کر اطمینان کے ساتھ ۱۰/ذوالحجہ والے چاروں کام ۱۰/اور ۱۱/ذوالحجہ دو دنوں میں پورے کئے جاسکتے ہیں۔ غور سے پڑھیے اور سمجھیے : مثلاً

پہلا کام - جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں مارنے کا وقت :

۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۱؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک رات دن میں کسی بھی وقت جمرۂ عقبٰی کو سات کنکریاں اِحرام کی حالت میں مار سکتے ہیں (۲۴؍گھنٹے میں کسی بھی وقت)۔ پہلی چار کنکری رکن اور باقی تین واجب ہیں۔

دوسرا کام - قربانی کا وقت :

۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں اِحرام کی حالت میں قربانی (تمتع اور قِران والے) دے سکتے ہیں۔ ۶۰ گھنٹے میں کسی بھی وقت۔

تیسرا کام - حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) کا وقت :

۱۰؍ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲؍ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک کسی بھی وقت حدودِ حرم میں اِحرام کی حالت میں سر کے بال منڈا یا کترا سکتے ہیں۔ ۶۰ گھنٹے میں کسی بھی وقت۔

چوتھا کام - طوافِ زیارت :

۱۰ ذوالحجہ کی صبحِ صادق سے ۱۲ ذوالحجہ کے غروبِ آفتاب تک رات دن میں کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے۔ ۶۰ گھنٹے تک کا وقت ہے۔

شریعت کی روشنی میں آسان ترین حج کرنے کے لئے آگے پڑھئے -

شرعی اجازتوں اور گنجائشوں کے ساتھ بقیہ اعمالِ حج

اور لوگ کیا کر رہے ہیں؟ لوگ کیا کر کے آئے؟ اس سے اپنے کو کیا مطلب؟ ایمان و جان بچا کر اپنا عملِ حج صحیح ہونا چاہئے۔

قانونی بات :

جن حضرات نے حج کا اِحرام باندھا ہے اُن کے حق میں ۸/۹/۱۰/۱۱/۱۲/ ذوالحجہ کی تاریخوں میں بعد والی رات، اس کے پہلے والے دن کے تابع ہوتی ہیں۔ گویا یہ تاریخیں صبح صادق سے شروع ہو کر اگلے صبح صادق تک رہتی ہیں۔ اس میں کی ہر تاریخ کے دن میں جس عمل کا حکم ملتا ہے، اُس حکم کو پورا کرنے کی اجازت و گنجائش کم از کم اگلی صبح صادق تک رہتی ہے۔ .... جب یہ قاعدہ ذہن میں رہے گا تو ہماری باتوں اور اس تحریر میں آپ کو شک شبہ نہیں رہے گا، کیوں کہ تفصیلی علم کی کمی کی وجہ سے شکوک و شبہات، حرج اور تنگیاں پیش آتی ہیں۔

ہمدردانہ دردمندانہ شرعی گنجائشوں والے مشورے :

۱۰؍ذوالحجہ پورا دن احرام کی حالت میں اپنی قیام گاہ پر ہی رہیں: اور ۱۰؍ذوالحجہ کی رات میں رمی کریں: آپ حضرات ۱۰ ذوالحجہ مزدلفہ سے واپس منیٰ اپنی قیام گاہ آ کر دن بھر تذکیر و دعوت، تعلیم (حج و دین سیکھنے سکھانے کی محنت)، نماز، ذکر و تلاوت و دُعاء و تلبیہ و تکبیرِ تشریق اور آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کی ترتیب (مستورات کے پردہ کی رعایت کے ساتھ) میں خود بھی مشغول رہیں، ہر خیمہ کے ہر ہر فرد کو مشغول رکھیں کہ یہاں یکسوئی کے ساتھ ذکرِ خداوندی براہِ تعمیلِ احکامِ الٰہی اور براہِ عبرت و نصیحت اور تعظیم شعائر اللہ مقصود و مطلوب ہے

تفصیل : دس/۱۰ ذوالحجہ کی رمی کا طریقہ

۱۰/ذوالحجہ کی کنکریاں ۱۰/ذوالحجہ کا پورا دن گزار کر مغرب یا عشاء بعد: دس/۱۰ ذوالحجہ کی کنکریاں دس/۱۰ ذوالحجہ کا پورا دن بحالت اِحرام اپنے خیمہ میں گزار کر مغرب یا عشاء بعد اپنے پورے قافلہ (ومستورات) کے ساتھ صرف جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکری مارنے کے لئے جمرات کے پاس جایئے۔ جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کو راستہ میں چھوڑ کر کنکری نہ مار کر آگے بڑھ کر آج صرف جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں مار کر اپنے خیمہ میں واپس آنا ہے۔ کنکری مارنے کی جگہ کے بالکل قریب خود پہنچ کر ہر کنکری کو بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے مارنا ہے۔ کنکری اُس ستون کو لگنا ضروری نہیں بلکہ ستون کے ساتھ جو حلقہ 'حوض' compound ہے' اُس میں ڈالنا ضروری ہے۔ کوئی کنکری اندر نہیں پہنچ سکی یا ستون کو ٹکرا کر باہر نکلی تو اس کی جگہ دوسری کنکری اندر پہنچانا لازمی ہے (اسی لئے کچھ زیادہ کنکریاں اپنے ساتھ لے جایئے)۔ بہرحال سات کنکریاں اس حلقہ کے اندر پھینکئے اور ملتِ ابراہیم اور سنتِ محمد (صلی اللہ علیہما وسلم) کی اتباع کیجئے۔ اس ہمارے عمل پر شیطان ذلیل ہو اور خداء رحمٰن خوش ہو۔ اور زندگی بھر شیطان کو مارتے رہنے کی ہمیں ہمت اور توفیق حاصل رہے۔

۱۰ ذوالحجہ کا دن گزار کر مغرب بعد یا عشاء بعد مرد عورتیں صرف جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں ماریں۔ احتیاطاً ۳/۴ کنکریاں ساتھ میں زیادہ رکھیں۔

جمرۂ اولیٰ　　جمرۂ وسطیٰ　　جمرۂ عقبیٰ

خیمے Tents　　کنکری نہیں مارنا　　کنکری نہیں مارنا　　سات کنکری مارنا ہے

نوٹ : کنکری مارنے کے لئے ہر حاجی کو کنکری مارنے کی جگہ خود جانا واجب ہے۔ تینوں دن کی کنکری راتوں میں مار کر آ سکتے ہیں۔ وہاں کی راتیں روشنی سے جگمگاتی ہیں۔ رات بھر گاڑیاں چلتی رہتی ہیں۔ کوئی خوف' کوئی ڈر نہیں۔ اس لئے روز مغرب بعد/عشاء بعد کنکری مارنے لئے قافلہ کے ہر فرد کو لے چلئے۔ ہاں! کسی کو ایسی بیماری یا کمزوری ہو جس کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہو یا جمرات تک سوار ہو کر بھی جانے میں سخت تکلیف ہو یا مرض کے شدت اختیار کرنے کا قوی اندیشہ ہو یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور ایسی سواری نہ ملتی ہو جس پر سوار ہو کر جمرات تک جا سکتے ہوں تو ایسا شخص شرعاً معذور ہے۔ وہ اپنی طرف سے دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرا سکتا ہے۔ بغیر شرعی عذر دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں اور دَم لازم واجب ہوگا۔

پہلی کنکری پر آپ کا تلبیہ ختم : آپ کا حج کا تلبیہ جو احرام کے وقت سے شروع ہوا تھا وہ آج کنکری مارنے کے پہلے موقوف ہوگا گویا کہ حج کے احرام کے تلبیہ کا حکم آج جمرۂ عقبیٰ کو کنکری مارنے سے پہلے تک تھا۔ کنکری مارنے کے بعد چلئے منیٰ اپنے خیمہ میں۔ ابھی اِحرام بندھا ہوا ہے۔ کل صبح ۱۱ ذوالحجہ قربانی کرنے اور سر کے بال منڈانے یا کترنے کے بعد اِحرام کھلے گا انشاء اللہ۔ اِحرام کھلنے کے

بعد ہوگا طوافِ زیارت۔

قربانی ...... گیارہ/۱۱ ذوالحجہ کی صبح نمازِ فجر کے بعد

آپ کے قافلہ میں سے چند جانکار سمجھ دار، قابلِ اعتماد دو تین مرد قربان گاہ خود جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ کر قربانی کے اچھے سے اچھے جانور خرید کر قافلہ کے ہر فرد کی طرف سے اللہ کے نام اپنی آنکھوں کے سامنے شرعی طریقہ پر ذبح کر کے آئیں۔ (قربان گاہ پیدل قریب ہو تو پیدل ورنہ سواری پر جایا جاسکتا ہے اور سواری (ٹیکسی) کا خرچ سب کے خرچ میں لگایا جائے)۔ حضرتِ ابراہیمؑ نے حکمِ الٰہی پر اپنے لاڈلے بیٹے کو قربانی کے لئے لِٹا دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبہ کی قدر کی اور جنت سے جانور بھیجا کہ اس کو ذبح کرو، اس کو ذبح کرنا ایسا ہی ہے جیسے تم نے بیٹے کو ہی ذبح کیا۔ حضرتِ ابراہیم اور حضرت محمد صلوات اللہ علیہما والتسلیم کی اتباع میں ہم بھی اپنے اچھے سے اچھے جانور کو اللہ کے نام ذبح اِسی جذبہ سے کریں کہ اس حکمِ الٰہی کی تعمیل پر اللہ خوش ہو اور زندگی بھر جس پیاری چیز کے قربان کرنے کا وہ مطالبہ کرے ہم بھی ہمیشہ خوشی خوشی تیار رہیں گے انشاء اللہ۔ (ٹوکن لینے یا کسی کو پیسے دینے میں خطرات ہیں، اُس سے بچئے)۔

حلق یا قصر (سر کے بال منڈانا یا کترنا)...... گیارہ/۱۱ ذوالحجہ کی صبح قربانی کے بعد

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد آپ حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) سے فارغ ہو جایئے۔

جیسے عمرہ میں حلق یا قصر کرنے کے بعد ہی آپ احرام سے نکل گئے تھے (اور احرام کے کپڑے بھی آپ نے اتارے تھے) اسی طرح قربانی کے بعد جب آپ حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) سے نمٹ لیں گے تو ہی احرام سے نکل سکیں گے۔ منیٰ کے اپنے خیمہ کے آس پاس (حدودِ حرم کے اندر اندر) اِحرام ہی کی حالت میں مردوں کو پورے سر کے بالوں کا منڈانا اور عورتوں کو پورے سر کے بالوں میں سے اُنگلی کے ایک پورے (قریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد کترنا مسنون و افضل ہے۔ کم از کم پورے سر کے بالوں میں سے چوتھائی حصہ (پاؤ سر) کے بالوں کا منڈانا یا کترنا واجب ہے۔ مثال کے طور پر یوں فرض کیجئے کہ سر میں ایک لاکھ بال ہیں تو پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا منڈانا یا (خصوصاً عورتوں کو) اُنگلی کے ایک پورے (تقریباً ایک اِنچ) سے کچھ زائد پچیس ہزار سے کچھ زائد بالوں کا کترنا واجب ہے۔......

اب جب کہ آپ حلق یا قصر (سر کے بال منڈانے یا کترنے) سے فارغ ہو چکے تو اِحرام سے نکل چکے۔ اِحرام کی ایک پابندی آپ پر باقی ہے:

اِزدواجی تعلقات ابھی تک آپ پر حرام ہیں جب تک طوافِ زیارت سے فارغ نہ ہو جاؤ

اِحرام کی اِس ایک پابندی کو چھوڑ کر باقی سلے ہوئے کپڑوں اور خوشبو وغیرہ کی پابندیوں سے آپ آزاد ہو گئے۔ اب آپ سلے ہوئے کپڑے اور خوشبو استعمال کر سکتے ہو۔ اِزدواجی تعلقات کی اِجازت کبھی نہیں جب تک طوافِ زیارت سے فارغ نہ ہو جاؤ۔

طوافِ زیارت میں ابھی جلدی نہ کیجئے۔ ۱۲/ذوالحجہ کی غروب تک اُس کا وقت ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارا خیر خواہانہ مشورہ ہے کہ

آنے والی رات میں (یعنی ۱۱ر ذوالحجہ اور ۱۲ر ذوالحجہ کی درمیانی رات میں) آپ طوافِ زیارت کرلیں تو بڑی ہی آسانی سے یہ طواف ادا ہوتا ہے، بھیڑ بہت کم ہوتی ہے۔

طوافِ زیارت انتہائی درجہ آسانی کے ساتھ کرنے کا بہترین وقت: ۱۱ر ذوالحجہ اور ۱۲ر ذوالحجہ کی درمیانی رات

گیارہ/۱۱ ذوالحجہ۔ آج کا پورا دِن گزار کر مغرب یا عشاء بعد آج کے تینوں جمرات کی رمی کریں اور اُس کے بعد فوراً وہیں سے طوافِ زیارت کے لئے حرم شریف لے جائیں

۱۱ر ذوالحجہ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے کا وقت: ۱۱ر ذوالحجہ کے زوالِ آفتاب سے ۱۲ر ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک، رات دن میں کسی بھی وقت تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔

نوٹ : ہر سات کنکریوں میں سے چار رکن اور باقی تین واجب ہیں

لہٰذا آج ۱۱ر ذوالحجہ بھی آپ پورا دن اپنے خیمہ میں تذکیر و دعوت، تعلیم (حج و دین سیکھنے سکھانے کی محنت) نماز، ذکر و تلاوت و دُعاء اور آپس میں ایک دوسرے کی خدمت کی ترتیب میں (مستورات کے پردہ کی رعایت کے ساتھ) لگا کر مغرب بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارنے اور اس کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر مکہ مکرمہ جا کر طوافِ زیارت کرنے کی نیت سے چلیں۔ (بہتر ہے کہ اپنے خیمہ میں ہی کھانے پینے کی ضروریات سے فارغ ہو کر چلیں)۔

تفصیل: ۱۱ر ذوالحجہ تینوں جمرات کی رمی ۔ اور اُس کا طریقہ

پچھلے اوراق میں ۱۰ ذوالحجہ کی رمی کا جو طریقہ بتایا گیا اُسی طریقہ سے آج ۱۱ر ذوالحجہ بھی رمی کرنا ہے۔ مگر آج تینوں جمرات کو کنکر مارنے ہیں۔ (اتنی بات ہے کہ آج قربانی اور حلق و قصر کی وجہ سے اِحرام کے بجائے سلے ہوئے کپڑے بدن پر ہیں)

مغرب بعد یا عشاء بعد مرد عورتیں ۲۱ کنکریاں ساتھ لیں۔ بلکہ احتیاطاً ۵/۷ کنکریاں ساتھ میں زیادہ رکھیں۔

پہلے جمرۂ اولیٰ کو مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق سات کنکریاں مار کر ذرا آگے بڑھ کر بائیں طرف ہو کر قبلہ رو ہو کر خوب جم کر دعاء مانگیں گے۔ دعاء سے فارغ ہو کر جمرۂ وسطیٰ کو اُسی طرح سات کنکریاں مار کر ذرا آگے بڑھ کر بائیں طرف ہو کر پھر قبلہ رو ہو خوب جم کر دعاء مانگیں گے۔ دعاء سے فارغ ہو کر جمرۂ عقبیٰ کو سات کنکریاں ماریں گے اور اب دعاء نہیں ہے۔

وضاحت: **گیارہ/۱۱۔ ذوالحجہ کا دن گزار کر بعد مغرب یا عشاء تینوں جمرات کی رمی کے فوراً بعد طوافِ زیارت کیجئے**

حاجیوں کے خیمے   جمرۂ اولیٰ   جمرۂ وسطیٰ   جمرۂ عقبیٰ

Settings\admins\Desktop\Hajj data\Jamrat\Tents.JPG not found.

Settings\admins\Desktop\Hajj data\Jamrat\jamrah.JPG not found.

ے کنکری وُدُعاء ے کنکری وُدُعاء ے کنکری فقط

۱۱/ذوالحجہ دن گزار کر بعد مغرب یا عشاء تینوں جمرات کی رمی کر کے سیدھے حرم شریف چلیں طواف زیارت کے لئے۔ اس لئے کہ آج رات (۱۱/ذوالحجہ اور ۱۲/ذوالحجہ کی درمیانی رات) طواف زیارت بڑی آسانی سے ہوتا ہے۔ پیدل یا گاڑی سے حرم شریف پہنچ جائیے۔ حرم شریف کے پاس اپنی ضروریات چائے پانی نیز استنجاء و وضو سے بالکل اچھی طرح فارغ ہولیں۔

طوافِ زیارت حج کا اہم رکن ہے۔ جلد بازی بالکل نہیں
بلکہ طوافِ زیارت خوب اطمینان کے ساتھ کرنا ہے ورنہ سارا حج برباد ہو جائے گا۔

سب سے اہم مسئلہ خوب اچھی طرح غسل و وضو کی طہارت کا ہے۔ اس لئے حیض و نفاس والیاں تو پاک ہوئے بغیر طوافِ زیارت کر نہیں سکتیں، باقی حضرات بھی اپنی طہارت کو خوب چیک کر لیں۔ پورے طواف کے ہر شوط میں غسل و وضو کی پاکی شرط و فرض ہے۔ جنابت، حیض و نفاس میں طوافِ زیارت کرنے پر حدودِ حرم میں ایک اونٹ یا گائے (تقریباً ۲۰ ہزار روپے کا) دَم جرمانہ میں دینا پڑتا ہے۔ اور طوافِ زیارت کے بغیر ازدواجی تعلقات حرام ہوتے ہیں۔

طواف کی ترتیب : پچھلے صفحات (صفحہ ۲۳، ۲۴، ۲۵) میں "عمرہ کا طریقہ" میں اطمینان کے ساتھ پڑھ کر اُس کے مطابق طواف کیا جائے۔

اِس طواف (طوافِ زیارت) کے چند واجب و لازم کام : سترِ عورت ۔ ہر ہر شوط و چکر میں آخر تک غسل و وضو کی طہارت کا باقی رہنا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے طواف کی نیت کرنا۔ حجرِ اسود (کی پٹّی پر) سے طواف کی اِبتداء کرنا۔ حجرِ اسود (کی پٹّی) سے سیدھی جانب چلتے رہنا۔ پیدل طواف کرنا (بغیر عذر سواری پر طواف نہ کرنا)۔ دورانِ طواف حطیم کے دائرہ میں داخل نہ ہونا۔ دورانِ طواف سینہ اور پیٹھ کعبۃ اللہ کی طرف نہ ہونے دینا۔ سات شوط پھیرے لگانا (نہ کم نہ زیادہ)۔ اور سات شوط پورے کر کے دو رکعت نماز (پوری مسجدِ حرام میں کہیں بھی) پڑھ لینا۔......

نوٹ: پہلے چار شوط فرض اور بعد کے تین شوط واجب ہیں۔

اِن لوازمات و واجبات کا اچھی طرح خیال اور دھیان رکھ کر طواف نہیں کیا گیا تو یہ طواف کا فریضہ خطرہ میں پڑے گا۔ پھر یا صحیح ترتیب پر طواف کو ۱۲/ ذوالحجہ کے غروب سے پہلے پہلے دوہرانا پڑے گا یا حدودِ حرم میں دَم دینا پڑے گا۔

اِس طواف کے چند مسنون و مستحب اعمال :

حجرِ اسود کے استیلام کے ساتھ طواف شروع کر کے استیلام پر ختم کرنا اور طواف کے شروع کے تین شوط میں رمل (مرد حضرات ذرا سا اکڑ کر، پہلوانوں کی طرح کندھے ہلاتے ہوئے، ذرا تیز قدم چلنا) جتنا ہو سکے سنت ہے۔ ذکر و فکر، اللہ کے دھیان و

استحضار کے ساتھ طواف کرنا۔ (اگر کوئی اِحرام کی حالت میں طواف کر رہا ہے تو نیت کے وقت اِضطباع (داہنے کندھے پر سے اِحرام کی چادر ہٹا کر پیچھے کی طرف سے داہنی بغل میں سے لے کر بائیں کندھے پر ڈالنا) بھی کرے گا۔ اگر آسانی کے ساتھ مقامِ ابراہیم میسر ہو تو اس کے پاس طواف کی دو رکعت پڑھنا۔ ان مسنون و مستحب اعمال پر عمل کی جتنی ہو سکے کوشش ضرور ہو مگر یہ اعمال کسی عذر و وجہ سے چھوٹ گئے تو طواف ہو جائے گا۔ توبہ استغفار سے کام چلے گا، دَم کا بکرا دینا نہیں پڑے گا۔

طواف کے دوران اگر تھکن ہو تو معذورین رُک رُک کر ایک ایک شوط لگا سکتے ہیں۔ تندرستوں کے لئے پے در پے چکر لگانا سنت ہے۔

طوافِ زیارت جیسے اہم رکن سے فارغ ہونے کے بعد بہتر ہے کہ حج کی سعی سے بھی ہاتھوں ہاتھ ابھی فارغ ہولیں۔

طواف کے بعد اگر کوئی عذر نہ ہو تو ساتھ ہی ساتھ سعی بھی کر لی جائے۔ ورنہ بعد میں دو چار روز بعد بلکہ ایامِ تشریق کے بعد بھی آرام سے یہ سعی کی جا سکتی ہے۔ دورانِ سعی بھی تھکن ہو تو رُک رُک کر پھیرے لگائے جا سکتے ہیں۔

سعی کا طریقہ :

پچھلے صفحات (صفحہ ۲۵، ۲۶) میں "عمرہ کا طریقہ" میں اطمینان کے ساتھ پڑھ کر اُس کے مطابق سعی کی جائے۔

طوافِ زیارت کے بعد اس سعی کے چند واجب اور لازم کام:

طواف کے بعد سعی شروع کرنا (سعی، طواف سے پہلے کبھی نہیں ہو سکتی)۔ سعی کی اِبتداء صفا سے کرنا (صفا سے مروہ پہلا پھیرا) اور (آخری پھیرا) مروہ پر ختم کرنا۔ پیدل سعی کرنا (بلا عذر سواری پر سعی کرنے پر دَم لازم ہوتا ہے)۔ سات پھیرے پورے کرنا۔ اِس کے خلاف کرنے پر سعی ہوگی ہی نہیں۔

نوٹ: پہلے چار پھیرے فرض اور بعد کے تین پھیرے واجب ہیں۔

طوافِ زیارت کے بعد اِس سعی کے چند مسنون و مستحب اعمال :

حجرِ اسود کے استیلام کے بعد سعی شروع کرنا، صفا پر چڑھ کر **لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر ولِلّٰہ الحمد** تین مرتبہ پڑھنا، سعی کا وضو کی حالت میں ہونا، سعی کی نیت کرنا، ذکر و فکر، اللہ کے دھیان و استحضار کے ساتھ سعی کرنا۔ ہر پھیرہ میں صفا اور مروہ پر لمبی دُعائیں مانگنا، میلین اخضرین کے درمیان مردوں کا ہلکی دوڑ لگانا...... یہ مسنون و مستحب اعمال بھی ضرور کرنے چاہییں مگر یہ کسی عذر وغیرہ سے چھوٹ گئے تو دَم واجب نہیں ہوگا۔

حج کی اِس سعی سے آپ جب فارغ ہو چکے تو منیٰ اپنے خیموں میں چل کر وہیں رات گزارنی مسنون ہے۔

ہاں! کوئی عذر ہو تو کچھ دیر کے بعد سہی۔ معذورین و مستورات نے بالفرض شدید تھکن میں وہاں حرم شریف میں آرام کیا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی تو پھر نمازِ فجر پڑھ کر ہی منیٰ اپنے خیموں میں واپس چلیں۔ اُن کے اِس عذر والے فعل کی وجہ سے اُن پر کوئی دَم نہیں۔ ہاں! کوئی اپنے کمروں میں بلا شدید ضرورت نہ جائیں۔ اس میں بڑی کوتاہی چل رہی ہے۔

گنجائش: عذر کی وجہ سے حج کی سعی بارہ/۱۲ ذوالحجہ کے بعد بھی کی جا سکتی ہے، کوئی دم نہیں۔

بارہ/۱۲ ذوالحجہ۔

آج کی بھی تینوں جمرات کی رمی مغرب یا عشاء بعد کیجئے۔

یہ رمی تیرہ/۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔

آج بیچارے حجاج کومنیٰ سے مکہ مکرمہ بھاگنے کی صبح سے جلدی ہوتی ہے۔ حالانکہ آج کا پورا دن، آنے والی رات اور اُس کے بعد والا دن یعنی تیرہ/۱۳ ذوالحجہ کا بھی پورا دن مغرب تک حج کے ایام ہیں، حج کے حساب میں ہیں۔ بڑی زبردست جہالت نے اُن کی رہبری کی ہے کہ آج بس غروب سے پہلے منیٰ سے نکل جاؤ ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ نہیں نکلو گے تو اگلے دن تیرہ/۱۳ ذوالحجہ کی رمی کا بوجھ سر پر آئے گا اور نہ کرو گے تو دَم واجب ہوگا۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ یہ غلط رہبری برسوں سے جاری ہے، اِس لئے بیچارا حاجی اُلٹی سیدھی رمی کیا نہ کیا یا کسی کے ہاتھ میں کنکری پکڑوا یا کہ گاڑی میں بیٹھ، پہنچ گیا مکہ۔ جہالت بڑی لعنت ہے۔

اپنے قافلہ میں سے جو جلدی جا رہے ہیں اُن کے ساتھ آپ مت جایئے

اور ۱۲ر ذوالحجہ کا پورا دن منیٰ قیام گاہ پر گزار کر مغرب یا عشاء بعد مذکورہ بالا طریقہ پر تینوں جمرات کی رمی سے فارغ ہو کر مسجدِ خیف میں یا اُس کے اطراف سُنّت کی نیت سے رات گزاری جائے۔ وہاں مردوں وعورتوں کی طہارات وغیرہ کا علاحدہ انتظام ہے۔

نیچے نقشہ ہے :۔

حاجیوں کے خیمے

جمرۂ اولیٰ

جمرۂ وسطیٰ

جمرۂ عقبیٰ

۷ کنکری ودُعاء

۷ کنکری ودُعاء

۷ کنکری فقط

مسجدِ خیف

بہرحال ۱۲ر ذوالحجہ کو مغرب بعد اپنے سامان کے ساتھ جمرات آیئے، تینوں جمرات کی رمی کیجئے اور وہیں مسجدِ خیف میں قیام کرتے ہوئے رات وہیں گزاریئے (اس مبارک مسجد میں قیام خوش نصیبی ہے، وہاں مستورات کیلئے الگ نظم ہے)

ایک ایک جہالت کا جائزہ لیجئے شریعت کی روشنی میں۔

۱۲ ذوالحجہ کی رمی کا وقت تو ۱۲ ذوالحجہ کے زوالِ آفتاب سے ۱۳ ذوالحجہ کی صبحِ صادق تک ہے (رات دن میں کسی بھی وقت رمی کرو)

☆ جہالت کا غلط سبق یہ ہے کہ آج غروب سے پہلے منیٰ چھوڑنا ہی ہے۔

پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ جن حضرات نے حج کا اِحرام باندھا ہے، اُن کے حق میں ۸/ ۹/ ۱۰/ ۱۱/ ۱۲/ ذوالحجہ کی تاریخوں میں بعد والی راتیں، اس کے پہلے والے دن کے تابع ہوتی ہیں۔ گویا یہ تاریخیں صبح صادق سے شروع ہو کر اگلے صبح صادق تک رہتی ہیں۔ اس میں کی ہر تاریخ کے دن میں جس عمل کا حکم ملتا ہے، اُس حکم کو پورا کرنے کی اجازت و گنجائش کم از کم اگلی صبح صادق تک رہتی ہے۔ جب یہ قاعدہ ذہن میں رہے گا تو ہماری ان باتوں اور اِس تحریر میں آپ کو شک شبہ نہیں رہے گا۔

چونکہ انتہائی غلط رہبری کی وجہ آج عصر بعد حاجی نے منیٰ سے بھاگنے کی ٹھان رکھی ہے۔ اور اُس نے اپنے اعتقاد میں اس بھاگنے کو بہت بڑی عبادت اور اُسی میں نجات یقین کر رکھا ہے اس لئے وہ کنکری مارنے کو بڑی ہی رکاوٹ کی چیز سمجھتا ہے۔ ایک پہلوان قسم کے حاجی نے منیٰ سے جلد بھاگنے کے لئے ۱۲/ ذوالحجہ کی اپنی کنکری ایک سادے حاجی کے حوالہ کی اور حرم چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد وہیں ہم نے پہلوان حاجی کو بتایا کہ تم نے غلط کیا، اور تم پر دَم واجب ہو گیا۔ تو پہلوان حاجی نے جواب دیا کہ دَم دینے کے لئے پیسے کہاں ہیں؟ ہم نے پوچھا کہ اتنا سارا پیسہ کیا ہوا؟ تو اُس پہلوان حاجی نے بڑے بڑے بنڈل بتائے ...... کہ خریدی میں سارا پیسہ صاف ہو گیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعض حاجی خریدی کے لئے آتے ہیں، اُن کو اس سے مطلب نہیں کہ حج کے ارکان و فرائض ادا ہوئے یا نہیں۔ ...... منیٰ سے ۱۲/ ذوالحجہ کی دوپہر یا شام مکہ مکرمہ بھاگنے والوں سے آپ خود پوچھیں کہ کیا کام ہے وہاں؟ منشاءِ الٰہی، حکمِ الٰہی، کے خلاف کر کے حرم شریف میں جا کر نماز پڑھنے پر کوئی شاباشی ملنے والی ہے؟ یا رب کو غصہ آئے گا؟ آپ ﷺ تو ۱۲ ذوالحجہ کو منیٰ میں رہے، اس کے بعد والی رات منیٰ میں رہے پھر ۱۳ ذوالحجہ دن بھر رہے۔ ۱۳ ذوالحجہ کی دوپہر آپ ﷺ تینوں جمرات کی رمی کر کے مکہ مکرمہ کی طرف چلے۔

(بلکہ آپ ﷺ راستہ میں چار نمازیں محصب میں پڑھ کر عشاء بعد تھوڑی دیر آرام کر کے پھر حرم شریف طوافِ وداع کے لئے پہنچے۔ یہ سنت ہے۔)

غلط رہبریوں نے ہم جیسے بے بضاعتوں کو قلم برداشتہ کر دیا۔ اس خط میں آپ نے پڑھا کہ کنکریاں جمرات کے قریب جا کر ان حلقوں میں ڈالنا ہے جو ان ستونوں کے نیچے ہیں۔ لاکھوں کی بھیڑ میں جو لوگ کنکری مار کر آتے ہیں کیا ان کی کنکریاں ان حلقوں کے اندر پہنچتی ہیں؟ پھر وہ کیا کرتے ہیں وہاں جا کر؟ وہ لوگوں کے سروں پر تو مار کر آتے ہیں۔ یہی ہوتا ہے۔ ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ کو بھی منیٰ رب کعبہ کی تجلی گاہ ہے، یہاں رہنے پر بہت کچھ اور مل سکتا ہے، نہ یہ کہ یہاں سے بھاگ کر۔

مسئلہ تو صرف اتنا ہے کہ اگر کوئی جلدی نکلنا چاہتا ہے تو وہ ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے باہر نکل جائے تو اُس پر ۱۳ ذوالحجہ کی رمی واجب نہیں۔ اگر ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق سے پہلے پہلے منیٰ کی حدود سے باہر نہیں نکل سکا اور اس کے منیٰ کی حدود سے باہر نکلنے سے پہلے ۱۳ ذوالحجہ کی صبح صادق ہو گئی تو اب اس پر ۱۳ ذوالحجہ کی رمی واجب ہو گئی۔ اب وہ تینوں جمرات کی رمی کر

کے ہی جاسکتا ہے۔ نبی ﷺ نے تو اپنے اوپر خود واجب کر لی کہ اس واجب کر لینے پر اللہ زیادہ راضی ہوتا ہے -

پھر ۱۳/ذوالحجہ چھٹے دن (صبح اُٹھ کر صبح صادق سے مغرب کے درمیان، کسی بھی وقت ' مسجدِ خیف سے اپنے سامان کے ساتھ نکل کر مذکورہ بالا طریقہ پر تینوں جمرات کی رمی کر کے مکہ مکرمہ حرم شریف طواف وداع کے لئے تشریف لے چلئے۔ نیچے نقشہ ہے:۔۔

۱۳/ذوالحجہ صبح صادق سے مغرب سے پہلے پہلے تک رمی لازمی اور اس کے بعد جب چاہے حرم واپسی

جمرۂ اولیٰ جمرۂ وسطیٰ جمرۂ عقبیٰ

۷/کنکری ودُعاء ۷/کنکری ودُعاء ۷/کنکری فقط

مسجدِ خیف

اور ۱۳اذوالحجہ کی رمی کا وقت

۱۳اذوالحجہ کی صبح صادق سے ۱۳اذوالحجہ کے غروب تک ہے۔ اب آپ جب چاہو رمی کر کے جاسکتے ہو۔ بہتر ہے کہ شام تک اس جگہ سے عبرت لینے، وہاں موجود حجاج سے ایمانی، علمی، دینی مذاکروں، ذکر و تلاوت و دعاء میں وقت گزار کر ظہر یا عصر بعد رمی کر کے جب چاہو آرام سے طوافِ وداع کے لئے واپس ہو جاؤ بیت اللہ۔ آتے ہی طوافِ وداع کر کے واجب سے فارغ ہو جایئے۔ (خصوصاً آپ کی مستورات منیٰ سے آتے ہی فوراً بلا تأخیر طوافِ وداع کر لیں)

طوافِ وداع :

جمرات کے آخری دن منیٰ سے واپس ہوتے ہی پہلی فرصت میں ایک سادہ طواف سلے ہوئے کپڑوں میں مرد بھی/ پاک مستورات بھی کرلیں۔ انشاء اللہ یہ طواف طوافِ وداع میں ہی شمار ہوتا ہے۔ اس طواف کے بعد پھر ہزار بار حرم میں طواف کریں تو ہمارا پہلا کیا ہوا طواف ہرگز نہیں ٹوٹتا۔ اگر کسی بہن کو باوجود کوششوں کے طوافِ وداع کے لئے پاکی کے ایام میسر نہیں آسکے کہ واپسی کے سفر کا وقت ہوا تو اس پر سے یہ طوافِ وداع ساقط ہوجاتا ہے۔ (مگر یاد رکھیں کہ طوافِ زیارت ساقط نہیں ہوتا' وہ عورتوں کو بھی کرنا فرض ہے ہی۔ کبھی ساقط نہیں ہوتا۔

ایک اہم مشورہ

ارکانِ حج سے فارغ ہوتے ہی پانچ /دس ریال یا کچھ زیادہ اِس نیت سے صدقہ کیجئے کہ حج کی ہلکی پھلکی خطاؤں جیسے غسل' وضو میں خود بخود بالوں کا گرنا یا عورتوں کے نقاب کا منہ کو چھوتے رہنا وغیرہ کا تدارک ہو جائے۔

مستورات کو اپنے تفصیلی مسائل ماہر علماء سے معلوم کرلینے چاہئیں۔

دو ایک ضروری مسائل : طوافِ زیارت کا مسئلہ بہت اہم ہے۔ یہ حج کا اہم ترین رکن اور بڑا فرض ہے۔ باقی تمام افعالِ حج کے لئے پاکی شرط نہیں ہے مگر طواف کے لئے چونکہ حیض' نفاس' جنابت سے پاک ہونا شرط وفرض ہے' اس لئے عورتوں کو اپنے معاملہ میں بہت چوکنا رہنا ہے۔

مسئلہ(۱) :

عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ ۱۲ ذوالحجہ کے آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے مسجدِ حرام میں جا کر پورا طواف یا طواف کے صرف چار پھیرے کرسکتی ہے اور اُس نے نہیں کیا تو دَم واجب ہوگا (غسل و وضو کر کے طوافِ زیارت بھی کرے گی اور اِس طواف کو اپنی خطا سے' اُس کے اپنے وقت سے مؤخر کرنے کے جرم میں حدودِ حرم میں بکرے کا دَم دے گی' جو ذبح کے بعد فقراء پر صدقہ ہوگا)۔ اور اگر غروب سے پہلے اتنا وقت نہ ہو کہ غسل کر کے مسجد حرام میں جا کر پورا طواف یا صرف چار پھیرے کر سکے تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ(۲) :

اسی طرح عورت جانتی ہے کہ عنقریب حیض آنے والا ہے۔ اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف یا اُس کے صرف چار پھیرے کرسکتی ہے اور اُس نے نہیں کیا اور حیض آ ہی گیا۔...... پھر ایامِ نحر گزرنے کے بعد ہی پاک ہوئی تو دَم واجب ہوگا (پاک ہوکر طوافِ زیارت بھی کرے گی اور اپنی خطا سے اِس طواف کو' اُس کے اپنے وقت سے مؤخر کرنے کے جرم میں' بکرے کا حدودِ حرم میں دَم دے گی' جو ذبح کے بعد فقراء پر صدقہ ہوگا)۔ اور اگر حیض آنے سے پہلے طواف کے چار پھیرے نہیں کرسکتی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ(۳) : کوئی عورت بغیر طوافِ زیارت گھر واپس ہرگز نہ جائے۔ مسئلہ کا حل کیا ہے؟:

طوافِ زیارت باقی ہے اور سفر کی واپسی کا وقت ہو چکا۔ شرعاً بغیر طوافِ زیارت گھر واپس جا نہیں سکتی۔ اس کے لئے اس کے محرم دوڑ دھوپ کریں کہ ٹکٹ کا وقت بڑھا لیں۔ کوئی چیز وہاں ناممکن نہیں ہے۔ ہر طرح کی جائز تدبیر کریں کہ پاکی ہونے کے بعد طوافِ زیارت کرنے کے بعد ہی وہ واپسی کا سفر کر سکے۔ مگر خدانخواستہ کوئی بھی تدبیر کارگر نہ ہوئی، ایسی صورت میں وہ عورت اسی حال (حیض و نفاس) میں ظاہری طور پر غسل و وضو کر کے اپنے بدن کو کپڑوں سے اچھی طرح باندھ کر کے، کہ حرم شریف کہیں ملوث نہ ہو، باقی تمام اُصولوں کی رعایت کے ساتھ طواف کر لے۔ اور چونکہ اس حال (حیض و نفاس) میں طوافِ زیارت کرنے پر ایک اونٹ یا گائے حدودِ حرم میں قربان کرنا پڑتا ہے، وہ عورت بھی (اسی حال میں) طواف کر کے ایک اونٹ یا گائے حدودِ حرم میں قربان کرے (ہوسکتا ہے کہ اس بڑے دَم کے لئے تقریباً ۲۰ ر ہزار روپے سے زیادہ خرچ ہو، اس لئے خریدی نہ کرتے ہوئے اپنے پیسوں کو بچا بچا کر حج صحیح کر کے آنا ضروری ہے)۔ اس کے سوا مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اہم ہے سمجھئے اور سمجھائیے۔

نوٹ : طواف و سعی اور رمی وغیرہ کے اور مسائل جو حاجی کو پیش آتے ہی رہتے ہیں، اِس سلسلہ میں ماہر جانکار علماء سے ہی رابطہ رکھا جائے۔ حج کا ہر ہر عمل آپ ماہر جانکار علماء کو بتا بتا کر پوچھ پوچھ کر ہی کرتے رہیں۔ ورنہ ساری نیکی برباد گناہ لازم۔ پورے سفر میں غلط رہبری misguiding بہت زیادہ ہوتی رہتی ہے، اس لئے احتیاط رکھئے۔

وطن واپسی :

مکی ، مدنی، عرفاتی، مزدلفاتی، مِناوی برکتوں کیساتھ وہاں سے توحید و سنت (دعوت، تعلیمِ قرآن و حدیث، تزکیۂ نفس و ذکرِ اِلٰہی) سے شغف و مشغولی اور اُس کو معاشرہ میں، عالم میں رواج دینے کی نیت سے وہاں سے بہتے آنسو نکلنا ہو، کہ کام کرنے کے لئے یہاں سے جا رہے ہیں اور اُسی نسبت پر پھر آئیں گے۔ بدلے ہوئے عزائم، افکار، و اعمال کے ساتھ واپسی ہو کہ اب دعوت، تعلیمِ قرآن و حدیث، تزکیۂ نفس و ذکرِ اِلٰہی کی محنتوں کو مقصد بنا کر دنیا کی لائنوں میں چلتے رہیں گے انشاءاللہ۔

Book\Edited\madinabw.jpg
not found.

سفرِ مدینہ طیّبہ (زادہا اللہ شرفاً وبہجاً)

حج کے بعد یا پہلے سید الکونین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعلمین، خاتم النبیین، صاحب الخلق العظیم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت، آپ ﷺ کی مسجد مبارک کی زیارت

سرور کائنات فخر موجودات تاجدارِ مدینہ سیدنا محمد ﷺ کی زیارت بالا جماع اعظم قربات اور افضل طاعات سے ہے اور ترقی درجات کے لئے سب وسائل سے بڑا وسیلہ ہے۔ بعض علماء نے اہل وسعت کے لئے قریب واجب کے لکھا ہے۔

خود رسالتِ مآب فخر عالم ﷺ نے زیارت کی ترغیب دی ہے اور باوجود قدرت کے زیارت نہ کرنے والوں کو بے مروّت اور ظالم فرمایا ہے۔ خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو اس دولت سے نوازا جائے اور بد بخت ہے وہ شخص کہ باوجود قدرت و وسعت کے اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہ جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے گا' قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا پھر میری قبر کی زیارت میرے وصال کے بعد کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

اور حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی۔ ان روایات میں آقائے نامدار ﷺ نے حد درجہ زیارت کی ترغیب دی ہے اس لئے ہر مسلمان کو (جسے حق تعالیٰ شانہٗ اتنی قدرت دے) اس سعادت کبریٰ کو حاصل کرنا چاہئے۔

نبی ﷺ :

مدینہ طیبہ (علیٰ صاحبہا الف صلوٰۃ وتحیہ) کی مقدس حد میں لوگ نبی ﷺ کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر اشھدان لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ وُاشھدان مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھا کرتے اس کے ساتھ ہی اُن کے یقین وفکر/سعی وعمل میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوتا۔ جو پہلے کہیں کلمہ طیبہ پڑھ چکے ہوتے وہ اس مقدس نبی ﷺ کی زیارت وصحبت واستفادہ کے لئے آتے، جن کے ذریعہ سے یہ کلمہ، یہ ایمان اور یہ سچا راستہ ملا۔ وہ اس زندگی کو سمجھنے اور سیکھنے کو سب سے بڑا افریضہ جانتے، جس کا یہ کلمہ تقاضہ کرتا ہے۔

مُہاجرین :

نبی ﷺ پر سب سے پہلے جو جماعت ایمان لائی تھی، اور ایمان پر جینا مرنا جس نے طے کر رکھا تھا، اور اُسی ایمان اور ایمانی زندگی کی بقاء واشاعت کے لئے جنہوں نے اپنا سب کچھ، حتیٰ کہ پیارا وطن تک قربان کیا تھا اور فاقہ مستی اور تنگی، غربت وتنگدستی کے باوجود ہر وقت ہر قسم کی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے............ اُن کی زندگی میں عجیب وغریب ایمانی کشش اور مقناطیسیت اور بلا کی

تأ ثیرتھی کہ ان کو دیکھ کر اور ان سے مل کر دل کی دنیا بدل جائے اور زندگی کی کایا پلٹ جائے۔............

انصار :

نیز وہ مبارک گروہ جس نے نبی ﷺ کو اور آپ پر اولین ایمان لانے والے پاکیزہ مجمع کو اپنے یہاں ٹھکانا دیا، اور ان کی ایمانی فکر و اسلامی جدوجہد میں بھر پور حصہ لیا، اور اس ایمانی قافلہ کا حقیقی انصار، معاون و مددگار بنا' اس میزبانِ اسلام و مسلمین گروہ کی ہر حرکت وسکون میں غیر معمولی ایمانی گرمی، جوش ولولہ ، جان و مال کی قربانی کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے جذبات اور اس کے بالکل مطابق عمل میں ، واردین صادرین کے قلب ونظر، فہم وفراست، حرکت وعمل کی اصلاح ودرستگی کا پورا سامان ہوتا۔

مدینہ پاک :

مدینہ پاک کی حاضری یعنی نبی ﷺ اور آپ کے جاں نثار ساتھی مہاجرین وانصار کی زیارت، ملاقات وصحبتیں' حقیقی ایمان و اسلام کو صرف سمجھنے ہی نہیں بلکہ اس کے قلب وحیات میں داخل ہونے اور پیوست ہونے کا زبردست سامان اور بہترین ذریعہ تھی۔ اس لئے شروع کے سات آٹھ سالوں میں جہاں جو اسلام قبول کرے، اُسے یہی حکم تھا کہ مدینہ طیبہ چلو۔ مدینہ طیبہ چلو۔ ہر مسلمان کا مدینہ طیبہ آنا فرض تھا کہ ان مبارک صحبتوں اور حقیقی ایمانی اسلامی ماحول میں ایک مدت گزارے بغیر کسی شخص کا دعویٰ' ایمان واسلام معتبر ہی نہیں تھا۔

قرآن وسنت :

قرآن اترتا رہتا تھا' نبی ﷺ اس کی تلاوت کرتے' اللہ کے حکم سے' اُسی کی منشاء کے مطابق قرآن کی آیات کی تشریح فرماتے اور وہ ایمان واعتقاد' عمل واطاعت فوراً ہی نبی ﷺ اور آپ کی صحبت میں پہنچے ہوئے مجمع کی زندگیوں کا جزو بنتیں۔ چوں چرا کا نام اسلام کس نے رکھا اور کب رکھا؟ اسلام کے معنیٰ ہی، بغیر کسی چوں چرا کے، جان مال' خواہشات وجذبات کو (اللہ جل شانہ کی منشاء اور اس کے رسول ﷺ کی اتباع میں) سپرد کر دینا اور ؎ سرِ تسلیم خم ہے جو مزاجِ یار میں آئے...... کی جیتی جاگتی ایک تصویر بننا ہے بس۔ تو مدینہ طیبہ کا بچہ بچہ قرآن وسنت پر کامل اعتقاد اور مکمل عمل کا حقیقی مجسمہ وسچا نمونہ تھا۔ خود قرآن نے ان پاکیزہ نفوس کی جا بجا تعریف بیان کی ہے، جنہوں نے خدا اور اس کے آخری رسول کی وفاداری کا حق ادا کر دیا : **رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ** واقعۃً مردِ میدان ہیں وہ جنہوں نے (اتباعِ رسول میں) اللہ سے کئے وعدے وفا کئے۔ ؎ نہ اُن کے بعد...... وفا کا...... کسی...... نے نام لیا۔

تو یہ مدینہ ! وفاداروں کا شہر ہے۔ شہرِ وفا ہے۔

؎ یہ بلبلوں کا صبا! مشہدِ مقدس ہے قدم سنبھال کے رکھیو یہ تیرا باغ نہیں

مدینہ طیبہ میں آپ ﷺ کے ساتھ اب بھی وفاداروں اور جاں نثاروں کا ایک بڑا ہجوم ہے۔ دو آپ ﷺ کے مزاج شناس وزیر صدیق وشہید تو اب بھی آپ ﷺ کے بالکل پڑوس میں ہیں۔ ستر/۷۰ اُحد میں اور کچھ بقیع میں (تقریباً دس ہزار / ۱۰۰۰۰) ہیں۔

جو کہہ رہے ہیں کہ : نکل جائے دَم تیرے قدموں کے نیچے یہی دل کی حسرت...... یہی آرزو تھی
جو تجھ بن نہ جینے کو، کہتے تھے ہم -- سو اُس عہد کو ہم...... وفا کر چلے

باقی لاکھ سے زیادہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ نے آپ کے پیغامِ توحید وسنت، قرآن وحدیث کو عالم میں عام کرنے کی خاطر آپ سے جدائیگی کا غم برداشت کیا۔ وہ جانتے تھے کہ منشاء کو پوری کرنا، ذمہ داری نبھانا اصل ہے، صرف قریب رہنا کوئی قربت ونیکی نہیں ہے۔ منشاء پوری کرنے اور ذمہ داری نبھانے پر بہ کرمِ خدا جنت میں ہمیشہ کا ساتھ ملے گا، کبھی جدائیگی نہیں ہوگی اور منشاء پوری کرنے اور ذمہ داری نبھانے کی فکر وعمل کو چھوڑ کر صرف قریب رہنے کو ہی بڑی نیکی سمجھنا، سب سے بڑی خطا ہے۔ نجات کا سامان صرف قربت نہیں بلکہ کام ہے۔ جن کو جہاں، جس کام میں نبی ﷺ نے لگایا، وہ وہاں لگ گئے قریب یا دور۔

قریب یا دُور: ایک وہ ہے جو ان کے پاس تو نہیں ہے لیکن انہی نبی ﷺ کے دیئے ہوئے کام کو ان کی منشاء کے مطابق پورا کر رہا ہے تو حقیقت میں وہ نبی ﷺ کے قریب ہے یہاں بھی اور وہاں آخرت میں بھی انشاء اللہ۔ اور ایک اُن کے بالکل پاس تو ہے مگر آپ ﷺ کی منشاء کا، اور ان کی دی ہوئی ذمہ داری کا اُسے کچھ پاس ولحاظ ہی نہیں۔ وہ حقیقتاً اُن سے دُور ہے۔ اللہ بچائے

آپ ﷺ کا لایا ہوا دین، توحید وسنت، قرآن وحدیث کا علم وعمل نہ اپنے اندر، نہ گھر کے افراد کے اندر ہے (چہ جائیکہ اس کی کوشش ودعاء سے محلّہ، بستی اور علاقہ میں عام ہونا چاہیئے اور نہ ہی اُس پر افسوس وغم اور اُس کو شروع کرنے اور جاری رکھنے کی فکر وسوز۔ کیا یہ شخص نبی ﷺ کے پاس/قریب ہے؟ یہ حقیقت میں نبی ﷺ سے دور بہت دور ہے، اگرچہ وہ نبی ﷺ کے بالکل پاس کھڑا ہے اور اس کا قیام مدینہ میں ہے۔

سفر مدینہ طیبہ :

مدینہ طیبہ ہمارا سفر اور نبی ﷺ کے پاس ہماری حاضری سے ان کو خوشی ہوگی؟ یا وہ اور زیادہ ناراض ہوں گے؟ غور وفکر کی چیز ہے۔ اُن کے دین کو ہم مٹاتے آئے ہیں اپنی ذات میں، گھر میں، کاروبار میں، شادی، خوشی غمی میں، محلّہ اور بستی میں یا ان کے دین کو مٹتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھتے آئے ہیں اور اس کے لئے ہم نے کچھ فکر وتدبیر نہیں کی ہے، تو ظاہر ہے کہ اُن کو ناراضگی ہوگی کہ ہمارے دین کے ساتھ تمہارا یہ سلوک ہے؟ تو پھر یہاں آنے کی اور ہمیں سلام کرنے کیا ضرورت تھی؟ اور حقیقت ہے کہ نبی ﷺ کی ناراضگی میں اپنی بربادی ہے۔ اللہ بچائے اور سچی حقیقی توبہ کی توفیق اور اُن کے دین اور اُس کی محنت آج ہی سے اپنانے کی نیت وارادہ کی توفیق بخشے۔

دین کو گلے لگانا :

اور اگر ان کے دین کو گلے لگانے، اپنی ذات، گھر، محلّہ، بستی، علاقہ، ملک اور عالم میں اس کو قائم کرنے اور نافذ کرنے کی فکر وجہد میں ہم مسلسل لگے ہوئے ہیں، دین کو مٹتا ہوا دیکھا نہیں جاتا، بے چینی اور بے قراری بڑھ جاتی ہے اس کو دیکھ کر اور خبریں سن کر، فوراً ہم تدبیروں اور دعاؤں میں لگ جاتے ہیں اور فی الحال بھی لگے ہوئے ہیں۔ اسی فکر وجد جہد میں ہم ہر جگہ مشغول ہیں، اپنے ملک، جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ بلکہ پورا عالم ہمارا میدانِ محنت ہے۔ اب ہماری حاضری اور ہر حاضری اور سلام پر نبی ﷺ یقیناً بہت خوش ہوں گے اور وہاں سے جواب میں اُن کا سلام ہم کو مل رہا ہوگا، ان کی توجہ ہماری طرف ہوگی۔ ارے! اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہے؟

آپ ﷺ کے شہر میں آپ کی سکھائی ہوئی توحید کے ساتھ داخلہ ہو۔

عقیدت اپنے دائرہ میں رہے، کہیں شرک کا کوئی شائبہ بھی نہ رہے۔

ایمان اِس مقام کا پہلا اُصول ہے
دل صاف کر کے آؤ ! یہ شہرِ رسول ہے

خود نبی ﷺ کی اپنے بارے میں تنبیہات ہیں

میری تعریف میں حدوں کو پار مت کرو، جیسا کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے تعریف میں غلو کر کے اُن کو اللہ کا بیٹا باور کرایا (تم میرے ساتھ ایسا مت کرو مثلاً کہ مجھے خدا ہی بنا ڈالو) میں تو خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ....مجھ سے بات کرتے ہوئے یوں بھی نہ کہو ''ہو گا وہ جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں'' (ایسا مت کہو) بلکہ یوں کہو'' ہو گا وہی جو تن تنہا ایک اللہ چاہے ''۔

............اللہ کے نام کے ساتھ میرے نام کو ایسا ملا نہ دو کہ سننے والے کو شبہ ہو کہ دونوں کی حیثیت ایک ہے۔ (اللہ خالق ہے اور محمدؐ اُس کے بندہ ورسول ہیں۔)............میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بناؤ............میری قبر کو عرس و میلہ، پوجا پاٹ کی جگہ نہ بناؤ۔ (او کما قال)

سنتِ رسول ﷺ

سنتِ رسول ﷺ کو اپنے ظاہر و باطن میں بسا کر مدینہ طیبہ کا سفر کیا جائے۔ باطن میں رسول ﷺ کے اوصاف و کمالات کو اپنایا جائے۔ ظاہر بھی سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ہو۔ سنت کو توڑ کر، سنت کاٹ کر، سنت کا مذاق اڑاتے ہوئے نہیں بلکہ ہر سنت میں کامیابی کا یقین، ہر سنت کی عظمت کے ساتھ ہر سنت کو اپناتے ہوئے سفر ہو۔

مدینہ طیبہ عالمی مرکزِ دعوت و علم و ذکر

نبی ﷺ کے شہر کی عظمت و احترام دل میں لے کر سفر ہو۔ مدینہ طیبہ دعوت و پیغام کا، علم (تعلیم و تعلم) کا، ذکر (تزکیۂ نفس) کا عالمی مرکز ہے۔ یہیں سے دنیا کو پیغامِ اسلام اور اسلام کی دعوت ملی ہے۔ قرآن وسنت والا علم یہیں سے عالم کو مہیا ہوا ہے۔ سارے جہاں نے ذکر و تزکیہ یہیں سے لیا ہے۔ یہ عالمی تربیت گاہ ہے، شہادت گاہ ہے۔ عالمی مہمان خانہ ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں عقائد و اعمال کے تفصیلی علوم و قوانین اُتارے گئے اور اُن پر کما حقہ عمل کی ابتداء ہوئی۔ اس دعوت، علم، ذکر و عمل کے گہوارہ اور مرکز کی مرکزی شخصیت حضور ﷺ کی مقدس ذات ہے۔ حضور ﷺ امیر الامراء، استاذ الاساتذہ اور شیخ المشائخ ہیں اور مرکزی مسجد مسجدِ نبوی ہے۔ انوار و برکات، خوبیوں و کمالات والا شہر شہرِ مدینہ ہے۔

تنقید نہ کرو

مدینہ طیبہ کی کسی چیز کو نام نہ رکھا جائے۔ مشہور ہے یہ حکایت کہ کسی نے صرف یہ کہا تھا کہ مدینہ کی دہی کھٹی ہے۔ رات کو خواب میں اس پر ڈانٹ پڑی کہ مدینہ کی دہی کھٹی ہے تو نکل جاؤ یہاں سے۔ اور وہاں جاؤ جہاں کی میٹھی ہے۔ صبح یہ جاگا تو پولیس تیار کھڑی تھی، جس نے اسے مدینہ کے باہر کر دیا۔ نہایت حساس sensative علاقہ ہے، سرزمینِ طیبہ۔

(اگر مکہ مکرمہ سے یہ سفر ہورہا ہے تو کم از کم کچھ طواف اللہ کے نبی کی طرف سے، اہلِ بیت کی طرف سے، اصحابِ نبی کی طرف سے ضرور کئے جائیں ورنہ صدقہ خیرات، توبہ استغفار، کثرتِ درود وسلام کے ساتھ اوپر لکھی ہوئی باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے غایتِ تواضع و عاجزی سے داخلہ ہو)۔

مدینہ طیبہ میں داخلہ

مرد شرعی انداز کے لباس، کرتہ و (ٹخنوں سے اوپر) پاجامہ، پوری مشت بھر داڑھی، عمامہ اور ٹوپی اِسی طرح عورتیں گاڑھے سادھے سیدھے کرتے پاجامے، دوپٹے، برقعے کے ساتھ داخل ہوں۔

مقصود...... نبیؐ اور مسجد نبوی (نہ کہ بازار و عمارات)

مدینہ طیبہ کے راستے اور خود مدینہ طیبہ کے موجودہ حالات، فلک بوس عمارتوں، گاڑیوں، بازاروں کی ظاہری چمک دمک وغیرہ ہمارے دل و دماغ کو ہرگز متأثر نہ کرنے پائے۔ مدنی آقا ﷺ، آپؐ کی مقدس مسجد، خود آپؐ کے شہر کی باطنی عظمتوں کے عشق و محبت، خیال و استحضار میں داخلہ ہو۔

مسنون دعائیں

مدینہ طیبہ میں داخلہ کے وقت مسنون دعائیں پڑھ لی جائیں داخل ہوکر یہ بھی پڑھ لیجئے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا اے اللہ اس بستی میں مجھے قرار اور دلجمعی نصیب فرما اور یہاں مجھے رزق حلال عطا فرما۔ نیک اعمال کی مسلسل مشغولیت سے قرار، اطمینان اور دلجمعی نصیب ہوگی اور پیٹ میں حلال ہی جائے (مشتبہ یا حرام نہ جائے) اس کی ہر جگہ خود ہی فکر و تدبیر کرنی پڑے گی۔

اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگی جائیں۔ آسانی، خاموشی، بغیر شور وشغب اُترنا اور سامان اُتارنا ہے۔ یہاں دھیمی آواز سے ضرورت کی بات کی جائے، آواز بلند ہرگز نہ ہو۔ سامان اپنے کمرہ میں رکھ کر مستورات کے پردہ کا مضبوط نظام بنانا ہے۔ پھر نیند پوری کرکے، کھاپی کرکے، غسل و وضو کرکے تازہ دَم ہوکر، دنیوی خیالات و افکار سے فارغ ہوکر مسجدِ نبوی اور خود نبی ﷺ کی زیارت اور استفادہ کی نیت سے حرم چلئے۔ ؎ باخدا بے ہوش باش اور با محمد ! ہوشیار

مستورات کی نماز و طہارات کا اور صلوٰۃ وسلام کا بالکل علاحدہ انتظام

مسجدِ نبوی (علیٰ صاحبہ الف تحیۃ وسلام) میں مستورات کی نماز کا بالکل الگ تھلگ نظام ہے۔ پاک مستورات وہاں جاسکتی ہیں۔ ان کے لئے مسجد کے اندر سے صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی جگہ و وقت مقرر ہے۔ فجر کی نماز کے کچھ دیر بعد سے تقریباً تین گھنٹے...... پھر ظہر کی نماز کے بعد سے تقریباً دو گھنٹے (مسجد کے اندر سے صلوٰۃ وسلام کا وقت ہے)۔

مدینہ طیبہ کی اصل اور مسنون زیارت گاہیں چار ہیں

(۱) مسجدِ نبوی مع روضۂ رسول ﷺ (۲) جنت البقیع

(۳) مسجدِ قُباء (۴) شہداءِ اُحد

(۱) مسجدِ نبوی مع روضۂ رسول ﷺ میں داخلہ اور صلوٰۃ وسلام کے آداب

(ہنگامی حالات اور بھیڑ بھاڑ میں)

مسواک کر کے خوب اچھی طرح غسل و وضو کر کے، پاک لباس، پاک خیالات، خوشبو (صرف مرد)، صدقہ وخیرات اور بات بند، خاموش توبہ واستغفار/ درود وسلام کے ساتھ آدابِ مسجد وسنتوں کے مطابق جو دروازہ سامنے مل جائے اس میں داخل ہو جایئے۔ جہاں جگہ ملے دو رکعت پڑھ لیجئے۔ جماعت کھڑی ہے تو اس میں شامل ہو جایئے اور جم کر توبہ استغفار اور دعاء مانگ لیجئے۔ فرض نماز کے بعد فوراً صلوٰۃ وسلام کے لئے نہ جایئے کہ بڑی بھیڑ ہوتی ہے۔ نماز کے آدھ گھنٹہ پہلے یا آدھ گھنٹہ بعد جایئے۔

مسجدِ نبوی میں ایک نماز پر پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (ابنِ ماجہ)

مسجدِ نبوی جب بھی جانا ہو ایمان و دین سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے ہی جانا چاہیئے :

مسجدِ نبوی (علیٰ صاحبہ الف تحیۃ وسلام) میں ایمان و دین سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے جانا چاہیئے۔ ایک حدیث کا خلاصہ ہے کہ جو شخص میری اِس مسجد میں آئے، ایمان و دین سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے ہی آئے تو وہ اللہ کے راستہ کے مجاہد کی طرح ہے۔ اور جو (ایمان و دین سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے نہ آئے) کسی اور نیت سے آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کسی اور کے سامان پر نظر ڈال رہا ہو۔.......... اس لئے ہر داخلہ میں کچھ نہ کچھ ضرور سیکھا یا سکھایا جائے۔ (کم از کم کلمۂ طیبہ ہی، عقیدۂ توحید وسُنّت ہی، غسل وضو اور نماز کے احکام ہی اور کچھ آیات و احادیث ہی سیکھے سکھائے جائیں

عمرؓ ابوبکرؓ محمد رسول اللہ ﷺ

باب السلام

جالیوں سے فاصلہ پر کھڑے ہو کر دھیمی آواز میں ادب واِحترام کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پیش کیا جائے۔

آخری درجہ میں نماز کی التحیات والاسلام : **السَّلامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبرَکَاتُہ‘** بار بار جتنا موقع ملے پڑھیئے۔ اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمتیں ہوں اور برکتیں بھی۔ دس بیس، سو پچاس بار اس کو پڑھ کر نبی ﷺ کے سامنے اپنے کلمہ کی تجدید کیجئے اور کہئے **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان محمداً عبدہ و رسولہ** (یا کہئے **و اشھدانک عبد اللہ و رسولہ**) : نبی جی! میں آپ کے سامنے کلمہ پڑھتا ہوں، گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سواء کوئی جی لگانے کے قابل نہیں، اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا اور کوئی شریک وساجھی نہیں۔ اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اے نبی (حضرت محمد)! اللہ کے بندہ اور آخری رسول ہیں۔ اے میرے پیارے نبی! آپ قیامت میں میرے اس آپ کے سامنے کلمہ پڑھنے پر گواہ رہئے...... پھر کہئے :اے نبی! آپ نے ایمان ودین کی دعوت اور پیغام ہم تک پہنچایا، قرآن وسنت کی امانت ہمارے سپرد کی، آپ نے ہم اُمتیوں کے ساتھ خیر خواہی کی، آپ نے ہماری نادانی اور جہالت کو اللہ کے فضل سے دور کیا، اور اس امانتِ ایمان ودین کو ہم تک پہنچانے میں آپ نے تکلیفیں برداشت کی۔ اس پر اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری طرف سے، ہمارے ماں باپ کی طرف سے، ہمارے استادوں کی طرف سے، ہمارے گھر والوں کی طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بے انتہاء اجر وثواب عطا فرمائے۔ آپ کو بلند درجاتِ وسیلہ وفضیلت عطا فرمائے اور آپ کو مقامِ محمود پر پہنچائے۔

پھر آپ ﷺ سے عرض کیا جائے : یا رسول اللہ! گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں، اگر یہ معاف نہیں ہوئے تو میری دنیا آخرت دونوں برباد ہیں۔ یا رسول اللہ! میں نادم ہوں، شرمندہ ہوں، اپنے کئے پر پشیمان ہوں میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا خواستگار ہوں۔ یا رسول اللہ! آپ بھی میرے لئے استغفار فرمائیے، میرے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگئے اور اللہ جل جلالہ کے پاس معافی کی سفارش کر دیجئے۔

...... پھر یہ کہئے کہ یا اللہ! نبی ﷺ کی سفارش کو قبول فرما کر پوری پوری مغفرت فرما۔ اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل، اُن کی اس مبارک صحبت میں ہمیں ایمانِ کامل نصیب فرما۔ اُن کے سامنے ہمارے کلمہ پڑھنے کو حقیقت بنا۔ حقیقی توحید وایمان، شریعت وسنت پر ثابت قدم فرما۔ حقیقی توحید وایمان، شریعت وسنت پر ثابت قدم رہنے کے لئے اس کی دعوت وپیغام کو عام کرنے/ اس کے سیکھنے سکھانے کی کوششیں کرنے/ اذکار واعمال اور دعاؤں میں لگے رہنے کی بھر پور توفیق عطا فرما۔ اِسی لائن پر جینا اور اسی پر اپنے وقت پر مرنا مقدر فرما۔ قیامت میں بھی ہمارے پیارے نبی کی شفاعت ہمیں نصیب فرما۔

جن جن لوگوں نے سلام پیش کرنے کے لئے درخواست کی ہے اُن کا سلام پیش کیا جائے ۔ **اِن اوراق کے لکھنے والے اقبال احمد بن محمد بن قمرالدین غوّاص بلگامی کا سلام پیش کرنے کی بھی درخواست ہے نیز مغفرت وہدایت کی سفارش کی بھی**۔ اللہ کے نبی سے اپنے لئے، پوری امت کے لئے مغفرت، رشد وہدایت‘ عافیت وعزت اور یہ کہ امت آپ کے نقشِ قدم پر آپ کے لائے ہوئے دین وایمان، شریعت وقرآن کے علم وعمل کو عالم میں عام کرنے پر کمربستہ ہو جائے، قوتیں وصلاحتیں اس کام کے لئے وقف کرے اور آپ کی اُسے دی ہوئی یہ ذمہ داری پوری کرے اور دارین میں سرخ رو ہو، اس کی دعاء کی درخواست کر لیجئے۔

پھر داہنی طرف دو ہاتھ آگے بڑھ کر **حضرتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ** کو سلام کیجئے : اے ابوبکر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبر

کاتہ۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ہر اعتبار سے بہت ساتھ دیا، اسلام و مسلمین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اللہ آپ کو ہم تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ کے مبارک صفات، خوبیوں اور کمالات سے ہمیں اور پوری امت کو متصف فرمائے۔ آپ ہمارے لئے نبی ﷺ کے پاس سفارش کر دیجئے کہ آپ خدا سے ہماری سفارش فرمائیں

پھر داہنی طرف ایک ہاتھ آگے بڑھ کر **حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ** کو سلام کیجئے : اے عمر! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے اے عمر! رسول اللہ ﷺ کا ہر اعتبار سے بہت ساتھ دیا، اسلام و مسلمین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اللہ آپ کو ہم تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ کے مبارک صفات، خوبیوں اور کمالات سے ہمیں اور پوری امت کو متصف فرمائے۔ آپ ہمارے لئے نبی ﷺ کے پاس سفارش کر دیجئے کہ آپ خدا سے ہماری سفارش فرمائیں

پھر ابو بکر و عمر کے درمیان سے دونوں کو اجتماعی سلام اور ان کے لئے اور ان کے طفیل اپنے لئے اور امت کے لئے دعاء کر لیجئے۔ ہمارا بھی سلام ان دونوں سے عرض کرنے اور دعاء کی سفارش کے لئے کہنے کی درخواست ہے۔ پوری امت کے حق میں دعاء و سفارش کیلئے ان سے درخواست کی جائے۔

قیامِ مدینہ میں اصل توجہ باذن اللہ حضور ﷺ کی طرف بغرضِ اِستفادہ ہو۔

؎ چمن میں بہار اب جو آئی ہوئی ہے
یہ سب پودا نہی کی لگائی ہوئی ہے

حضور ﷺ کی صحبت، زیارت، آپ سے فیض حاصل کرنے اور اپنی اصلاح و تربیت کی نیت سے زیادہ سے زیادہ وقت آپ ﷺ کے قریب مسجدِ نبوی میں گزارا جائے۔

آپ ﷺ نے خود فرمایا کہ میں معلم بنا کر علم سکھانے والا، علم کو عام کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو علمِ قرآن میں لگا ہوا ہو یا سیکھنے میں یا سکھانے میں۔ قرآن و دین سیکھنے سکھانے اور اس کے دَور کے مجمعوں پر اللہ کی خصوصی، عمومی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، رحمتِ الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں،، اللہ اپنی خصوصی مجلس میں ان کا ذکر فرماتے ہیں۔..........

لہٰذا آپ ﷺ کے مدینہ اور مسجد میں وہی کام کئے جائیں جو آپ کو سب سے زیادہ پسند تھے اور جن کاموں کی تعلیم و تبلیغ کے لئے آپ کو مبعوث کیا گیا۔ (۱) ہر جگہ چل پھر کر مقصدِ تخلیق سے لوگوں کو آگاہ کرنا، دعوتِ ایماں اور پیغامِ قرآں کے لئے ہر وقت مجمعوں کی حرکت و بیداری اور آمد و رفت (۲) قرآن و سنت کے سیکھنے سکھانے کی محفلیں، مجلسیں، صُفے، چبوترے، مکتبے، مدرسے ہر ہر جگہ قائم ہو کر تجوید و ترتیل، تلاوت و تفسیر نیز روایتِ حدیث اور درایتِ حدیث کو ان کی ضرورت، عظمت و اہمیت کے یقین و احساس کے ساتھ ہر فردِ امت، ہر جگہ، ہر موقع کا اگلا درس سیکھنے لگے یا سکھانے لگے اور اس کے لئے قریب و بعید کے فاصلے آسان ہو جائیں (۳) اللہ کے ذکر کی کثرت، کثرتِ تلاوتِ قرآن، غیر اللہ سے مایوسی اور اجتناب، کم سے کم میل جول اور بات چیت، خاموشی و مراقبہ، توبہ استغفار، درود شریف و تسبیح، اذکارِ مسنونہ صباحیہ و مسائیہ، شور و شو سے پرہیز، اپنی شخصیت، اپنی صلاحیت اور اپنی نیکیوں کا خیال تک دل میں آنے نہ دینا، معتبر تفسیر و حدیث اور اصلاحی کتب کے مطالعہ وغیرہ کے ذریعہ سے نفوس کی اصلاح و تربیت! کہ ہر قسم کے رذائل اندر سے نکلتے جائیں اور اس کی جگہ

شمائل پیوست ہوتے چلے جائیں‘ حیوانیت پست اور انسانیت بلند ہوتی چلی جائے۔ اغراض کی بندگی، ضمیر فروشی، مخلوق سے طمع و حرص، انسانوں کی چاپلوسی اور اِشرافِ نفس، کبر وریاء، بغض وحسد، حُبِّ جاہ اور حُبِّ مال وغیرہ انگنت پستیوں، کمینگیوں‘ حماقتوں سے قلب وقالب کی پاکی اور اس کا تزکیہ حاصل ہو۔......

اب دل کی آنکھیں ہوں تو وہ موجودہ حالات پر آنسو بہائے بغیر نہ رہیں۔ دلِ مؤمن ہو تو تلملا اُٹھے کہ **کاش دوبارہ مسجدِ نبوی اور مدینہ منورہ میں وہی ایمانی‘ اسلامی ،قرآنی، سنتی، دعوتی، علمی، عملی، اخلاقی، للّٰہی فضائیں قائم ہوجائیں جو دَورِ نبوت میں تھیں۔** مدینہ طیبہ میں جو بھی آئے، جیسا بھی آئے، آتے ہی اُس کی زندگی بدل جائے۔

ہر سال، سال بھر دنیا کے چپہ چپہ سے ہزاروں، لاکھوں زائرین وہاں حاضر ہوتے ہیں۔ ان آنے والے حضرات کی زندگیاں بدل جائیں اور وہ اپنے وطن توحید وسنت کے پکّے اور دعوت‘ تعلیم‘ ذکر وعبادت ومدنی مہمان نوازی وخدمت گزاری کے خوگر بن کر لوٹیں تو عالمی پیمانہ پر کتنی تبدیلیاں آئیں گی۔ ہم حق کے داعی تھے تو ہمیں باطل کی کوئی دعوت نہیں دیتا تھا۔ جب سے ہم نے دعوتِ حق چھوڑ دی تو اہلِ باطل کے مہمان بن گئے اور سالہا سال سے اُن کا دسترخوان چھوٹتا ہی نہیں۔ اور اُس وقت تک نہیں چھوٹے گا جب تک ہم خود اپنے ایمانی، دینی دسترخوان پر اُن کو نہ بلایا کریں۔

نوٹ : وقت ضائع نہ کیا جائے۔ مسجدِ نبوی میں نیز اپنے کمروں میں اور پورے مدینہ پاک میں ایمانیات‘ توحید وسنت‘ قرآن وحدیث کا سیکھنا سکھانا‘ ذکر وتلاوت‘ دُعاء ومناجات اور اس کو رواج دینے کی فکر ومحنت ہو

(۲) جنت البقیع

؎ ’’ دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز ‘‘

مسجدِ نبوی سے متصل حضور ﷺ کے قدموں میں یہ مبارک قبرستان ہے‘ جس میں ہزاروں صحابہ کرام، تابعین اور سلف صالحین رضی اللہ عنہم مدفون ہیں، جن میں حضور ﷺ کے داماد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے نواسہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم علیہ وعلیٰ ابیہ السلام، آپ ﷺ کی صاحبزادیاں فاطمہ (ایک رائے کے مطابق) اور رقیہ، زینب، اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہن، آپ ﷺ کی پھوپھیاں رضی اللہ عنہن، حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن، آپ ﷺ کے خاص خادم عبداللہ بن مسعود نیز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور ایک قول کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی قبر یہیں ہے۔ وغیرہ حضراتِ صحابہ وتابعین کے ساتھ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا، حضرت مولانا بدرِ عالم میرٹھی، حضرت مولانا سعید احمد خان اور حضرت مولانا مفتی محمد عاشق اِلٰہی بلندشہری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ بھی یہیں اپنے نبی ﷺ کے قدموں میں مدفون ہیں۔

پہلے اجتماعی سلام کیجئے **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوءْ مِنِیْنَ فَاِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْ نَ**

آپ حضرات نے اسلام و مسلمین کی بڑی خدمت کی ہے۔ اللہ آپ کو ہم تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا

فرمائے۔ اور آپ حضرات کے مبارک صفات، خوبیوں اور کمالات سے ہمیں اور پوری امت کو متصف فرمائے۔

(۳) مسجدِ قباء

مدینہ طیبہ سے تقریباً ۳/کلومیٹر پر مدینہ طیبہ میں داخلہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے قبا میں ایک مسجد بنائی اور تقریباً ۱۴ دن قیام فرمایا تھا۔ اب اس جگہ نئی مسجد ہے۔ مکہ مکرمہ سے رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین کی جماعت کا پہلا پڑاؤ وہاں ہوا ہے۔ انتہائی برکت کی جگہ ہے۔ قبولیت کی جگہ ہے ۔

مسجدِ قبا میں نماز: حضرت اسید بن زہیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسجد قبا میں ایک نماز ایک عمرہ کے برابر ہے

اور حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی یعنی وضو کیا پھر مسجدِ قباء میں آیا اور اس میں کوئی نماز پڑھی تو اس کے لئے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

(۴) شہداءِ اُحد (جس کو آج کل ''سید الشہداء'' کہتے ہیں)

مدینہ منورہ کے زمانہ قیام میں احد بھی جایا جائے۔ (یہ ایک پہاڑ کا نام ہے) حضور ﷺ نے فرمایا کہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں

۳ھ میں احد کے قریب غزوہ میں مکہ معظّمہ کے مشرکین حملہ آور ہو کر چڑھ آئے تھے۔ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے ان سے مقابلہ کیا اور ستّر صحابہ اس موقع پر شہید ہوئے۔

حضور اقدس ﷺ کو بھی تکلیف پہنچائی گئی۔ دشمنوں نے آپ کو زخمی کر دیا اور اور آپ کے چچا حضرت حمزہؓ کی بھی اسی موقع پر شہادت ہوئی۔ ان شہداء کے مزارات ایک احاطہ کے اندر موجود ہیں (سعودی حکومت نے ہر طرف دیوار بنا دی ہے دروازہ جنگلہ دار ہے لیکن مقفل رہتا ہے)۔ دروازہ سے ذرا فاصلہ پر حضرت حمزہ اور حضرت مصعبؓ بن عمیر کی قبر ہے جو باہر سے نظر آتی ہے۔ دوسرے حضرات کی قبریں چہار دیواری کے اخیر میں ہیں۔

یہاں حاضری میں بھی کہئے :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْءِ مِنِیْنَ فَاِنَّآ اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْ نَ

آپ حضرات نے اسلام و مسلمین کی بڑی خدمت کی۔ یہاں تک کہ آپ حضرات نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اللہ آپ کو ہم تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ حضرات کے مبارک صفات، خوبیوں اور کمالات سے ہمیں اور پوری امت کو متصف فرمائے

آخری گزارش

بہت ہی زیادہ عاجزی کے ساتھ اس عاجز راقمِ سطور (بندہ اقبال احمد بن محمد بن قمر الدین غوّاص عُفی عنہ بلگامی) اور اس کے والدینؒ، رشتہ دار و دوست احباب کے ایمان و اسلام، مغفرت و ہدایت، صحت سلامتی و عافیت، تعلیم و تعلم، تقویٰ و اِخلاص، اتباعِ سنت و شریعت، عمل و دعوت، حج و عمرہ و زیارتِ (روضۂ رسول ﷺ) وحسنِ خاتمہ (عند الرسول ﷺ) رضاء و مغفرت، شفاعت وجنّت (مع الرسول ﷺ) کے لئے دُعاؤں کی نیز اس بندہ، اس کے والدینؒ، رشتہ دار و دوست احباب کی طرف سے **صلوٰۃ و سلام** (عند الرسول ﷺ) پیش فرمانے اور اُن سے سفارش کرنے کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

اختصار کے پیشِ نظر صرف حجِ تمتع کی ہی تفصیلات لائی جاسکیں اور اِفراد و قِران اور حجِ بدل کو چھیڑا نہیں جاسکا۔ آئندہ اِس کی بھی بھرپائی ہوگی اِنشاء اللہ۔

بے عیب ایک اللہ کی ذات ہے۔ نبی معصوم ہیں۔ باقی انسان تو بشر ہی ہے، ہر ایک کے سوچنے کا، کام کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔ راقم کو بھی اپنی کمیوں کوتاہیوں کا پورا پورا اعتراف ہے۔ اس تحریر کے متعلق آپ حضرات اپنی رائے سے آگاہ کریں۔ فقط والسلام طالب و محتاجِ دُعاء:

اقبال احمد بن محمد بن قمر الدین غوّاص عُفی عنہ بلگام/کرناٹک/الہند

۲۱/جمادی الاُخریٰ ۱۴۲۶؁ھ م ۲۸/جولائی ۲۰۰۵؁ء یہ خط خدا کے بھروسہ پر پریس کے حوالہ کیا گیا تھا۔ قدرے تصحیح و ترمیم کے ساتھ اب چوتھی بار ۳۰/ستمبر ۲۰۱۱؁ پیشِ خدمت ہے۔ اب یہ پانچواں ایڈیشن اپریل ۲۰۱۳؁ پیشِ خدمت ہے

اس نسخہ کی وجہِ اشاعت

حرمین شریفین کے اس وقت کے سخت ہنگامی حالات، بے تحاشہ ہجوم اور خطرناک بھیڑ بھاڑ کے باوجود بھی افضل، مستحب، مباح و مکروہ کی بحث کو حج تربیتی کیمپوں میں اہتمام سے ہر سال چلائے رکھنا کسی علم و عقل والے کی سمجھ میں آنے والی بات ہے ہی نہیں، کیونکہ اس کا نتیجہ سب لوگ دیکھ رہے ہیں کہ کیا کیا ہو رہا ہے، ہر سال سینکڑوں جانیں ضائع ہو رہی ہیں، بہت بڑا مجمع حج اور حرمین شریفین سے بددل ہو کر آرہا ہے، اکثریت حج کے ارکان اُلٹ پلٹ کر رہی ہے۔ مستحب چیزوں کو فرائض کا درجہ دیا جارہا ہے اور فرائض و واجبات میں انتہائی درجہ کوتاہیاں کمیاں ہو رہی ہیں۔

شریعت نے جو اس کا متبادل حل اور گنجائش کا علم خود بتلایا ہے، آج کل اُس کو صاف صاف بیان کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جان بھی بچے اور بآسانی فریضہ ادا ہو

نیز عورتوں کی اس مبارک سفر میں حد سے زیادہ بے پردگی سب کے حج کو برباد کر رہی ہے۔ حرمین شریفین کے اطراف کے بازار ہر وقت عورتوں مردوں سے بھرے رہتے ہیں۔ اپنے کو کلمہ، لبیک، نماز، حج کے ارکان کے سیکھنے کی فرصت نہیں مگر بازاروں کے لئے حاجی مرد و عورت کے پاس فرصت ہی فرصت ہے۔ اس طرح کی بہت سی تفصیلات اور شرعی حل بتلانے کے لئے یہ تازہ کتاب منظرِ عام پر لائی جارہی ہے۔